حقیقت شرک

کیا آلِ محمدؐ غیر اللہ ہیں؟

تحریر و تحقیق

سید علی اصغر عباس زیدی

فہرست

Facebook Profile:-

https://www.facebook.com/syed.aliasghar.7503

Syed Ali Asghar Abbas Zaidi

Facebook Page:-

https://www.facebook.com/Shia.Refrences/

Shia Help-Refrences

مقدمہ

جیسا کہ آج کل مقصرین موالیان حیدر کرارؑ پر مشرک ہونے کا فتوی لگا رہے ہیں۔ کیونکہ وہ مولاؑ کے فضائل کھل کر بیان کرتے ہیں اور آل محمدؐ کے فضائل و کمالات کا انکار کر رہے ہیں۔اسی وجہ سے یہ کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس میں میں نے یہ ثابت کیا ہے کہ آل محمدؐ اللہ کے غیر نہیں ہیں جب آل محمدؐ اللہ کے غیر نہیں تو انکا انکار اللہ کا انکار ہے انکا شریک اللہ کا شریک ہے یہی حقیقی شرک ہے۔

امید ہے مومنین میری اس کتاب سے مستفید ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ایک دفعہ دعائے تعجیل ظہور امام زمانہ عجل اللہ شریف پڑھ کے مضمون پڑھیں)

الحمد للہ الذی جعلنا من المتمسکین بولایت امیر المومنین و امام المتقین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ سلام و الآئمہ الھدی و المعصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین

اللھم العن اول ظالم ظلمہ حق محمد و آل محمد و آخر تابع لہ علی زلک

اس عنوان پہ لکھنے کی وجہ میرے مولا پاک امام صادق صلوات اللہ علیہ والسلام کی ایک حدیث پاک ہے جس کو وہابی زہن شیعہ اپنے باطل مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک میں مولا امام جعفر صادق علیہ الصلوات اللہ والسلام فرماتے ہیں

کوئی آدمی اس وقت تک مشرک نہیں بنتا جب تک کہ وہ ان تین کاموں میں سے کوئی کام نہ کرے

غیر اللہ کے لیے نماز پڑھنا

غیر اللہ کے نام پر جانور زبح کرنا

غیر اللہ سے دعا و پکار کرنا

(بحوالہ وسائل الشیعہ جلد 18 صفحہ 353 حدیث 8 اردو ترجمہ)

اس کے بعد وہ وہابی زہنیت لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر اللہ ہیں کیونکہ وہ اللہ نہیں ہیں۔ لہذا غیر ہوئے۔۔ لہذا ان سے دعا مانگنا، پناہ مانگنا، اولاد مانگنا، رزق مانگنا وغیرہ وغیرہ شرک ہے اور اگر وہ غیر اللہ نہیں ہیں تو پھر محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر جانور زبح کریں۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

میرے مولا کا فرمان ہم پر ہر دم ہر گھڑی حجت رکھتا ہے۔ یہ موضوع چننے کا مقصد ان لوگوں کو جواب دینا ہے جو محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات و قدرت و فضائل کے خلاف جسارت کرتے ہیں۔

انشااللہ و علیؑ میرے پاک مولاؑ کا اس حدیث پاک سے کیا مقصد ہے وہ آپ کو مولاؑ کی دی ہوئی توفیق اور عطا سے بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

مضمون شروع کرنے سے پہلے مولا متقیانؑ کی حدیث معرفت نورانیہ سے کچھ بیان کروں گا جس کے راوی حضرت سلمان علیہ السلام ہیں۔

مولا اس حدیث نورانیہ میں فرماتے ہیں

"اے سلمان! ہم میں سے اگر کوئی مر جائے تو وہ مردہ نہیں اور کوئی ہمارا مقتول ہو تو وہ قتل ہی نہ ہوا اور ہمارا غائب غائب نہیں ہمارا سلسلہ تولد و تناسل بطون میں نہیں اور لوگوں کی طرح ہم پر قیاس نہیں کیا جا سکتا جس نے میری ولایت کو قائم کیا اس نے صلات کو قائم کیا۔ امتحان لیا ہوا مومن ہمارے امر سے کسی شے کو رد نہیں کرتا مگر یہ کہ اسے قبول کرنے کے لیے خدا اس کے سینے کو کھول دیتا ہے اور وہ نہ شک کرتا ہے نہ رد کرتا ہے اور جس نے کہا کہ نہیں اور کس طرح پس وہ کافر ہوا"

الحنیف ۲ وقوله "ویقیموا الصلوٰۃ" وهی
ولایتی فمن والانی فقد اقام الصلوٰۃ وهو
صعب مستصعب "ویؤتوا الزکوٰۃ" وهو الاقرار
بالائمة وذالک دین القیمة شهد
القرآن ان الدین القیم الاخلاص بالتوحید
والاقرار بالنبوۃ والولایۃ فمن جاء بهذا
فقد اتی بالدین ۵

یا سلمان ویا جندب المومن الممتحن
الذی لم یرد علیه شئ من امرنا الا شرح
الله صدره بقوله ولم یشک ولا یرتاب ومن
قال لم وکیف فقد کفر فسلم الله امره فنحن
امر الله ۵

یا سلمان ویا جندب ان الله جعلنی
امینه علی خلقه وخلیفته فی ارضه وبلاده
وعباده واعطانی ما لم یصفه الواصفون
ولا یعرفه العارفون فاذا عرفتمونی هکذا فانتم
مومنون ۵

یا سلمان قال الله تعالیٰ واستعینوا
بالصبر والصلوٰۃ فالصبر محمد والصلوٰۃ ولایتی
ولذالک قال "وانها لکبیرۃ" ولم یقل وانهما
ثم قال "اِلَّا عَلَی الخاشعین" فاستثنی اهل
ولایتی الذین استبصروا بنور هدایتی۔
یا سلمان نحن سر الله الذی لا یخفی

نبوت کا اور وہی دین حنیف ۲ ہے اور اس کے قول
"قائم کرو صلوٰۃ" سے میری ولایت مقصود ہے پس
جس نے ہم سے ولا رکھی ضرور اس نے صلوٰۃ کو قائم کیا
اور وہ سخت اور دشوار تر منزل ہے اور یؤتی الزکوٰۃ
سے ائمہ کی منزلت و مقام کا اقرار مقصود ہے اور یہی
خدا کا دین قائم ہے۔ قرآن گواہی دیتا ہے کہ دین قائم
اخلاص ہے توحید کے ساتھ اور اقرار ہے نبوت اور
ولایت کے ساتھ پس جس نے اس پر عمل کیا اس نے
دین کو حاصل کیا۔

اے سلمان و اے جندب امتحان دیا ہوا مومن وہ
ہے کہ جس پر ہمارے امر سے کوئی چیز وارد نہیں ہوتی مگر
یہ کہ اللہ اس کے سینہ کو اس کے قبول کرنے کے لئے
کشادہ کر دیتا ہے۔ اور اس میں وہ شک و شبہ نہیں
کرتا اور جس نے کہا کیوں کر اور کیسے وہ کافر ہو گیا پس اللہ
کے امر کو مان لو کہ ہم امر اللہ ہیں۔

اے سلمان و اے جندب خدا نے مجھے اپنی مخلوق
پر امین قرار دیا ہے اور اپنی زمین شہروں اور بندوں
پر اپنا خلیفہ قرار دیا ہے اور مجھے وہ سب کچھ عطا
کیا ہے جس کا نہ ہی وصف کرنے والے وصف کر
سکتے ہیں اور نہ عارفین جان سکتے۔

پس جب تم نے مجھے اس طرح پہچانا تم
مومن ہو۔

اے سلمان! خدا نے فرمایا کہ "استعانت چاہو

ع۲ : حنیف یعنی جو غلط مذہب سے پھر کر صحیح مذہب اختیار کرے مذہب میں مخلص جمع حنفاء

یاسلمان ان میتنا اذا مات لم یمت ومقتولنا لم یقتل وغائبنا اذا غاب لم یغب لم نلد ولم نولد فی البطون ولا یقاس بنا احد من الناس انا تکلمت علی لسان عیسٰی فی المھد، انا نوح، انا ابراھیم انا صاحب الناقۃ انا صاحب الرجفۃ انا صاحب الزلزلۃ انا اللوح المحفوظ الٰی انتھٰی علم ما فیہ انا اتقلب فی الصور کیف شآء اللہ من رآھم فقد رآنی ومن رآنی فقد رآھم

ونحن فی الحقیقۃ نور اللہ الذی لایزول ولا یتغیرہٗ

یاسلمان بنا شرف کل مبعوث فلا تدعونا اربابًا وقولوا فینا ما شئتم ففینا ھلك وبنا نجیٰ ہٗ

یاسلمان من آمن بما قلت وشرحت فھو مومن امتحن اللہ قلبہ للایمان ورضی عنہ ومن شک وارتاب فھو ناصب وان ادعی ولایتی فھو کاذب ہٗ

یاسلمان انا والھداۃ من اھلبیتی سر اللہ المکنون واولیاؤہ المقربون کلنا واحد وسرنا واحد فلا تفرقوا فینا فتھلکو فانا نظھر فی کل زمان لما شآء الرحمٰن فالویل کل الویل لمن انکر ما قلت ولا ینکرہ الا اھل الغباوۃ ومن ختم علٰی قلبہ وسمعہ وجعل علی بصرہ غشاوۃ ہٗ

یاسلمان انا ابو کل مومن ومومنۃ

یاسلمان انا الطامۃ الکبریٰ انا الازفۃ اذا ازفت انا الحاقۃ انا القارعۃ انا الغاشیۃ ہٗ انا الصاخۃ انا المحنۃ النازلۃ ونحن الایات والدلالات والحجب ووجہ اللہ انا کتب اسمی علی العرش فاستقر وعلی السماوات فقامت وعلی الارض فرشت وعلی الجبال فرست وعلی الریح فذرت وعلی البرق

سے ندا دینے والا ہوں میں دابۃ الارض ہوں میں وہ ہوں جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا یا علی تم ذوالقرنین ہو اور اس کے دونوں کنارے ہو تمہارے ہی لئے ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔

اے سلمان ہم میں سے کوئی مر جائے تو وہ مردہ نہیں اور کوئی ہمارا مقتول ہو تو وہ قتل ہی نہ ہوا اور ہم میں کا غائب غائب نہیں ہمارا سلسلہ توالد وتناسل بطون میں نہیں اور لوگوں کی طرح ہم پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، میں نے گہوارہ سے عیسٰیؑ کی زبان سے بات کی تھی۔ میں نوح کا مونس اور ابراہیم کا مددگار ہوں میں عذاب کا بھیجنے والا ہوں اور میں صاحب رجفہ اور صاحب زلزلہ ہوں میں لوح محفوظ ہوں اور اس میں جو کچھ علم ہے مجھ ہی پر منتہا ہوا، جس صورت میں خدا چاہتا ہے میں منقلب ہو جاتا ہوں جس نے ان صورتوں کو دیکھا مجھے دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا اس نے ان کو دیکھا ہم درحقیقت اللہ کا وہ نور ہیں جس کو نہ زوال ہے اور نہ تغیر۔

اے سلمان ہر پیغمبر نے ہمارے ہی سبب سے شرف حاصل کیا تم ہمیں خدا نہ کہو اور پھر ہمارے بارے میں جو چاہو کہو پس ہماری ہی وجہ سے ہلاک ہونے والا ہلاک ہوا اور نجات پانے والے نے نجات پائی۔

اے سلمان میں نے جو کچھ کہا اور شرح کی اس پر جو ایمان لایا وہ مومن ہے جس کے قلب کا امتحان اللہ نے ایمان کے ساتھ لے لیا ہے۔ اور اس سے راضی ہے اور جس نے شک کیا وہ ناصبی ہے اگر وہ ہماری ولایت کا دعوی کرے تو جھوٹا ہے۔

پس جب بھی محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی امر آپ تک پہنچے اور پھر آپ اس کے متحمل نہ ہو سکیں تو مولا کے اس قانون کو یاد رکھیں اور مولا پاک صلوات اللہ علیہ السلام کی طرف اس امر کو پلٹا دیں اس دعا کے ساتھ کہ ہمیں اپنی حقیقی معرفت نصیب فرمائیں اور ہمارے لیے اس مدعا کو آسان کر دیں۔

اوپر وسائل الشیعہ والی حدیث پاک کی جو توجیہ بیان کی جاتی ہے اور اعتراض اٹھایا جاتا ہے اس بچگانہ اعتراض کا سادہ سا جواب ہے کہ ہم شیعہ اثنا عشریہ امامیہ مقلد امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف میں قیاس اور ظن حرام گردانہ جاتا ہے۔ میرے امام کا حکم صاف اور واضح ہے کہ جانور ذبح کرتے وقت **ب اسم اللہ و اللہ اکبر اللھم تقبل منی** پڑھنا چاہیئے۔ غور کریں تو اس میں محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ہی شریک ہو چکے ہیں۔ لیکن کیونکہ آپ کے ہاں ظن و قیاس حلال ہے جس کی وجہ سے کبھی شہادت ثالثہ پہ باطلیت کا فتویٰ لگایا جاتا ہے اور کبھی حرام شتر مرغ اور مور کو حلال قرار دیا جاتا ہے اس لیے اس طرح کے قیاسی سوالات آپ کے ذہن میں اٹھتے رہتے ہیں۔

اگر محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غیر اللہ مان لیا جائے تو پھر اس حدیث پاک کی رو سے یا علی مدد کہنا شرک ہے۔

اب اگر آپ انسانی قیاس کے گھوڑے ان ہستیوں کو سمجھنے کے لیے دوڑائیں گے تو نتیجہ اوپر روایت کا جو معانی اخذ کیا جاتا ہے وہی نکلے گا جبکہ مولا پاک کا فرمان ہے کہ ہم پر انسانوں کی طرح قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

غیر اللہ کون ہیں

غیر اللہ کیا ہے کون ہے۔ اس کو سمجھنے کے لیے ہم قرآن اور معصومؑ کی مدد لیتے ہیں۔

لفظ غیر اللہ قرآن مجید میں سات مقامات پر مندرجہ ذیل آیات میں استعمال ہوا ہے (2۔173، 5۔3، 6۔14، 6۔145، 6۔164، 7۔140، 16۔115)۔

ان سب آیات ماسوائے 6.14 میں زبیحہ پر اللہ کے علاوہ کوئی اور نام لینا حرام قرار دیا گیا ہے۔ نیچے ان آیات کے حوالے سے قول معصوم کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ آیت 173

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ **لِغَيْرِ اللّٰهِ**

۱۷۳۔ یقیناً اسی نے تم پر مردار، خون، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام قرار دیا

اس آیت کے حوالے سے **تفسیر صافی جلد 1 صفحہ 335** اردو ترجمہ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ آیت کفار کی تنبیہ میں نازل ہوئی۔ کفار نے اللہ کے مقابل جو شر کا بنا رکھے تھے زبح کرتے وقت وہ ان ناموں کے زریعے سے تقرب حاصل کرتے تھے۔

سورۃ المائدہ آیت 3

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ

۳۔ تم پر حرام کیا گیا ہے مردار، خون، سور کا گوشت اور (وہ جانور) جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو

اس آیت کے حوالے سے تفسیر صافی جلد 2 صفحہ 449 اردو ترجمہ میں درج ہے کہ

کتاب عیون میں اس آیت کی تفسیر میں امام باقر صلوات اللہ علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ **مردار، خون اور سور کا گوشت تو واضح ہے اور "ما اھل لغیر اللہ بہ" کا مفہوم یہ ہے کہ جن جانوروں کو بتوں کے لیے زبح کیا جائے۔**

سورۃ انعام آیت 145

قُلۡ لَّاۤ اَجِدُ فِیۡ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطۡعَمُہٗۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّکُوۡنَ مَیۡتَۃً اَوۡ دَمًا مَّسۡفُوۡحًا اَوۡ لَحۡمَ خِنۡزِیۡرٍ فَاِنَّہٗ رِجۡسٌ اَوۡ فِسۡقًا اُہِلَّ لِغَیۡرِ اللّٰہِ بِہٖ ۚ

۱۴۵۔ کہدیجئے: جو وحی میرے پاس آئی ہے، اس میں کوئی چیز ایسی نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو مگر یہ کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت کیونکہ یہ ناپاک ہیں یا ناجائز ذبیحہ جس پر **غیر اللہ** کا نام لیا گیا ہو

اس آیت کے حوالے سے **تفسیر صافی جلد 3 صفحہ 168 اردو ترجمہ** میں کچھ ایسے بیان کیا گیا ہے

"او فسقا لغیر اللہ بہ"

یا فسق ہو جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پہ زبح کیا گیا ہو

جو صنم (بت) کے نام پر زبح کیا جاتا ہے اسے فسق کہا گیا ہے اس لیے کہ وہ فسق و فجور میں شامل ہے۔

اوپر میں نے سات میں سے تین آیات کی تفاسیر آپ کے سامنے رکھیں۔

قرآن میں غیر اللہ جس معانی میں آیا ہے اسی معانی میں معصوم صلوات اللہ علیہ السلام نے وسائل الشیعہ والی حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

4۔ **سورہ انعام آیت 14 (6-14)** کا ذکر خاص طور پہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ وہاں سے غیر اللہ سمجھنے میں آسانی ہو گی۔

قُلۡ اَغَیۡرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ ہُوَ یُطۡعِمُ وَ لَا یُطۡعَمُ

۱۴۔ کہدیجئے: کیا میں آسمانوں اور زمین کے خالق اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو اپنا آقا بناؤں؟ جبکہ وہی کھلاتا ہے اور اسے کھلایا نہیں جاتا

اللہ پاک رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ **اے رسول کہہ دیجیئے کیا میں کسی غیر خدا کو ولی بنالوں**؟

لیکن سورہ المائدہ میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے

آیت 55| اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا الَّذِیۡنَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ رٰکِعُوۡنَ(۵۵)

۵۵۔ تمہارا ولی تو صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔

یاد رہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور علی ولی صلوات اللہ علیہ السلام انہی معنوں میں ولی ہیں جن معنوں میں اللہ ولی ہے، کیونکہ ایک ہی استعمال میں لفظ کے دو معانی مراد نہیں لیے جا سکتے

(بحوالہ تفسیر الکوثر)

ان دونوں آیات کو اب ملا کر پڑھیے تو سیدھا سیدھا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اللہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کو ولی و سرپرست کہ رہا ہے اور باقی ان تمام لوگوں کو جو اللہ کی طرف سے اصطفی/چنے نہیں کیے گئے ان سب کو غیر اللہ بلا رہا ہے۔

اسی طرح سورہ النساء آیت 150-152 (4۔152/150) کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ یَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ نَکۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یَّتَّخِذُوۡا بَیۡنَ ذٰلِکَ سَبِیۡلًا(۱۵۰)ۙ

۱۵۰۔ جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور اللہ اور رسولوں کے درمیان تفریق ڈالنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں: ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض کا انکار کریں گے اور وہ اس طرح کفر و ایمان کے درمیان ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں۔

اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ حَقًّا ۚ وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا مُّہِیۡنًا(۱۵۱)

۱۵۱۔ ایسے لوگ حقیقی کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ لَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ یُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا(۱۵۲)

۱۵۲۔اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے درمیان کسی تفریق کے بھی قائل نہیں ہیں عنقریب اللہ ان کا اجر انہیں عطا فرمائے گا اور اللہ بڑا درگزر کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

جب اللہ اپنے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان تفریق نہیں کرتا تو ہماری کیا جراءت کہ ایک کو اپنے قیاسی زہنوں کی بناء پر دوسرے سے علیحدہ سمجھیں؟

کیونکہ یہی میرا عنوان ہے اس پہ نیچے تفصیلا ذکر کرتا ہوں۔

اب قرآن وحدیث سے نابلد لیکن علم الگرائمر وصرف ونحو پہ اکڑاتے ہوئے ملا نے کبھی قرآن وتفسیر کھول کے دیکھی ہوتی تو ایسے محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے لب کشائی کرنے کی جسارت نہ کرتا۔

اسی لیے یہ عقیدہ بھی رکھنا ضروری ہے کہ قرآن کا ظاہر بنا معصوم صلوات اللہ علیہ السلام کی تفسیر کے حجت نہیں رکھ سکتا۔ جیسا کہ نیچے آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

سورہ القیامت آیت 19

ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا بَيَانَهٗ (۱۹)

۱۹۔ پھر اس کی وضاحت ہمارے ذمے ہے ۔

یعنی قرآن کی تفسیر کرنا بھی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی استحقاق ہے کیونکہ وہی اللہ کے علم کے وارث ہیں۔اور تفسیر بالرائے کی سختی سے مذمت کی گئی ہے۔

کیونکہ اگر قرآن کے ظاہر کو حجت مانیں گے تو محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غیر اللہ نظر آئیں گے۔۔یعقوب اور آل یعقوب یوسف کو سجدہ کرتے نظر آئیں گے۔ یہ وارثان علم ہی بیان فرما سکتے ہیں کہ کس آیت کا کیا معنی اور مصداق اور توجیہ ہے۔

اپنے عنوان کی طرف واپس آتا ہوں۔

فضائل محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قرآن و تفسیر کی رو سے

آپ کے سامنے کچھ آیات رکھتا ہوں جو اللہ نے محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان میں نازل فرمائیں اور ان آیات سے ان ہستیوں کا تعارف کروایا۔

1۔ سورہ المائدہ آیت 55 (5۔55)

جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے

2۔ سورہ النساء آیت 152-150

جس کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔

3۔ سورہ المائدہ آیت 35

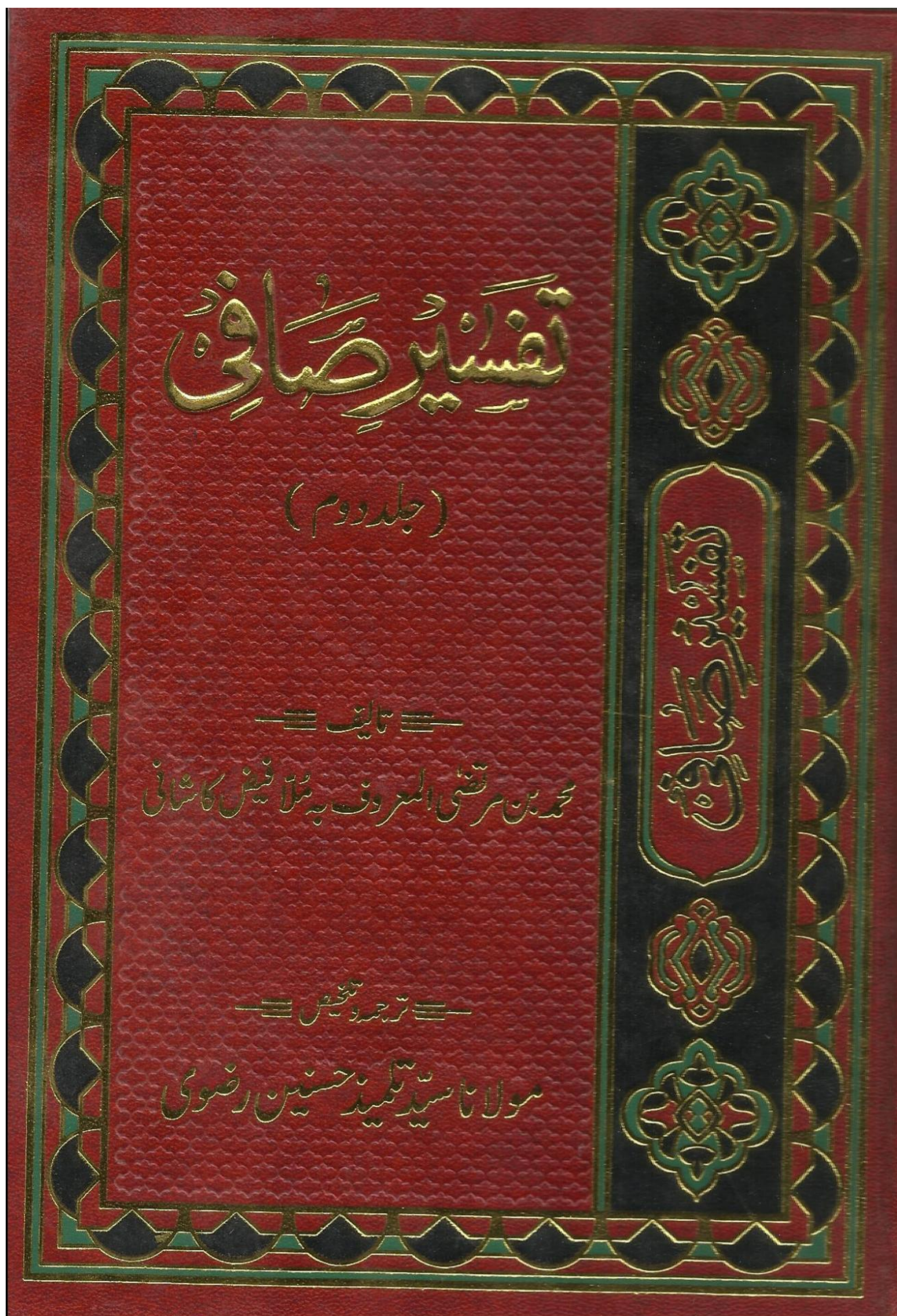
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ ابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡہِ الۡوَسِیۡلَۃَ وَ جَاہِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِہٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ(۳۵)

۳۵۔اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (قربت کا) ذریعہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو شاید تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

اس آیت کے حوالے سے تفسیر صافی جلد 2 صفحہ 494 اردو ترجمہ میں درج ہے کہ

تفسیر قمی میں ہے کہ امام کے زریعے اللہ کا تقرب حاصل کرو

کتاب عیون میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ اولاد حسین صلوات اللہ علیہ السلام میں جو آئمہ آئیں گے جو بھی ان کے اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو ان کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ وہ اللہ کی مظبوط رسی ہیں اور اللہ تک رسائی کے لیے وسیلہ ہیں۔


تفسیرِ صافی
(جلد دوم)
تالیف
محمد بن مرتضی المعروف بہ مُلّا فیض کاشانی
ترجمہ و تلخیص
مولانا سیّد تلمیذ حسنین رضوی
تفسیرِ صافی

يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٣٦
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧

۳۵- اے ایمان لانے والو! تم اللہ سے ڈرو اور اس تک باریابی کا وسیلہ تلاش کرو، اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاسکو۔

۳٦- یاد رکھو کہ جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے اگر ان کے قبضے میں زمین کی ساری دولت ہو اور اتنی ہی اور اس کے ساتھ ہو اور وہ چاہیں کہ اسے فدیہ دے کر روزِ قیامت کے عذاب سے بچ جائیں تب بھی وہ ان سے قبول نہیں کی جائے گی اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

۳۷- وہ چاہیں گے کہ جہنّم کے عذاب سے نکل بھاگیں لیکن وہ نکل نہ سکیں گے اور انھیں قائم رہنے والا عذاب ملے گا۔

۳۵- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ............ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ-

اے ایمان لانے والو! تم اللہ سے ڈرو اور اس تک باریابی کا وسیلہ تلاش کرو۔

جو تمھیں اس کے ثواب تک پہنچا دے، اور اطاعت کے امور انجام دینے اور نافرمانیوں کو ترک کرنے کے بعد تمھیں اللہ کی قربت دلا دے، امام کی معرفت حاصل کرنے اور اس کی اتّباع کرنے کے بعد جو بھی اس طرح توسّل طلب کرے گا اسے اللہ کی قربت نصیب ہوگی۔

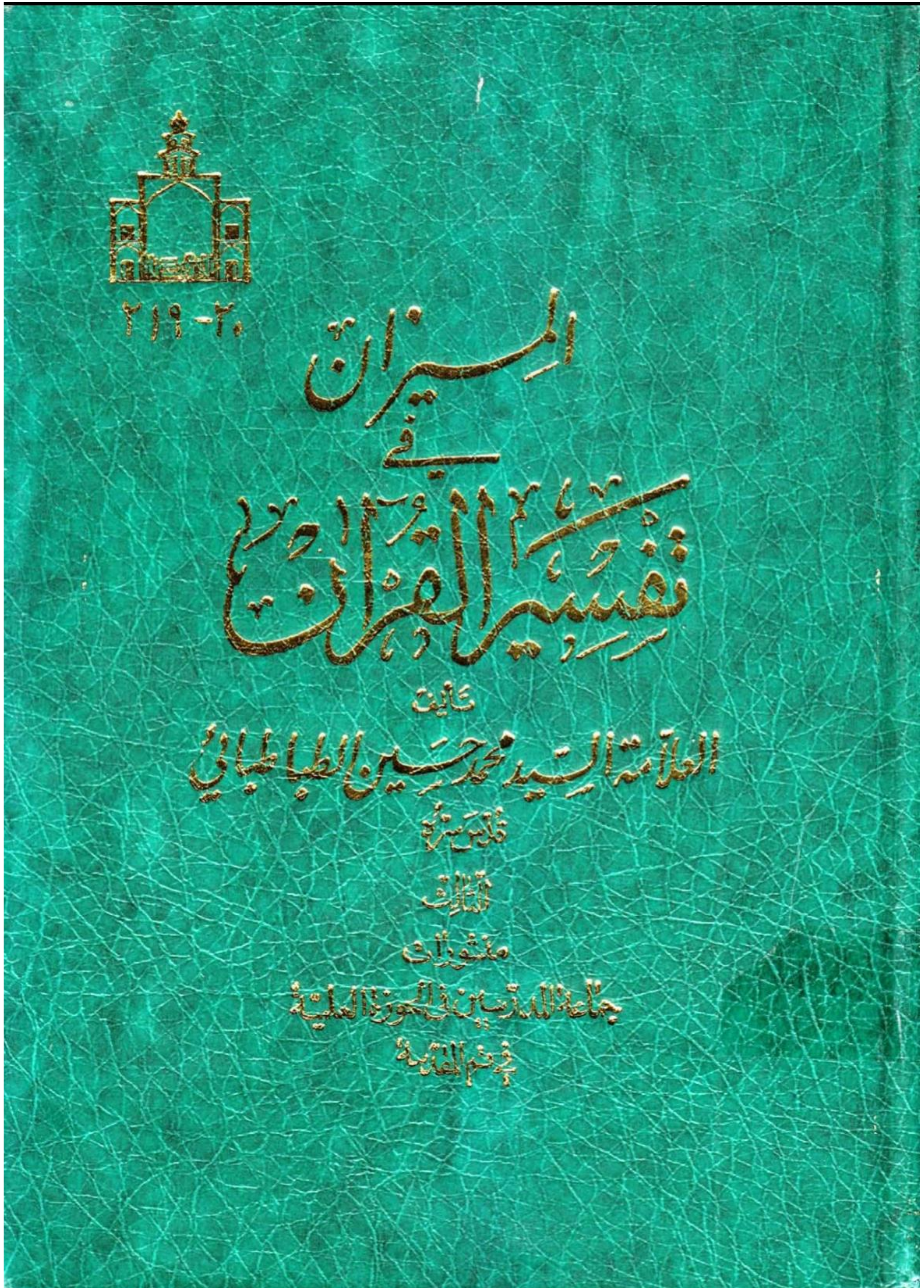
تفسیر قمّی میں ہے کہ امام کے ذریعے سے اللہ کا تقرّب حاصل کرو۔ [1]

کتاب عیون میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت ہے کہ اولادِ حسینؑ میں جو ائمّہ آئیں گے جو بھی ان کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی اطاعت کرے گا اور جو اُن کی نافرمانی کرے گا وہ اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسّی ہیں اور اللہ تک رسائی کے لیے وسیلہ ہیں۔ [2]

---

(۱) تفسیر قمّی، ج۱ ص ۱٦۸　　(۲) عیون اخبار الرّضا، ج۲ ص ۵۸ ح ۲۱۷

مولا امیر المومنین صلوات اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **میں وہ وسیلہ ہوں**



فهو آمن ؟ قال : نعم ، قال : فجاء به اليه فبايعه وقبل ذلك منه وكتب له اماناً .

اقول : قول سعيد في الرواية : « وان كان حارثة بن بدر » ضميمة ضمها الى الآية لابانة اطلاقها لكل تائب بعد المحاربة والافساد وهذا كثير في الكلام .

وفي الكافي باسناده عن سورة بني كليب قال : قلت لأبي عبد الله عليه السلام : رجل يخرج من منزله يريد المسجد أو يريد حاجة فيلقاه رجل فيستقفيه فيضربه فيأخذ ثوبه ؟ قال : أي شيء يقول فيه من قبلكم ؟ قلت : يقولون : هذه ذعارة معلنة وانما المحارب في قرى مشركة ، فقال : ايها اعظم حرمة : دار الاسلام أو دار الشرك ؟ قال : فقلت : دار الاسلام فقال : هؤلاء من أهل هذه الآية : « انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله » (الى آخر الآية) .

اقول : ما أشار اليه الراوي من قول القوم هو الذي وقع في بعض روايات الجمهور كما في بعض روايات سبب النزول عن الضحاك قال : نزلت هذه الآية في المشركين ، وما في تفسير الطبري : أن عبد الملك بن مروان كتب الى انس يسأله عن هذه الآية فكتب اليه انس يخبره : ان هذه الآية نزلت في اولئك النفر من العرنيين وهم من بجيلة ، قال انس: فارتدوا عن الاسلام ، وقتلوا الراعي ، واستاقوا الابل ، واخافوا السبيل ، وأصابوا الفرج الحرام فسأل رسول الله صلى الله عليه وآله جبرئيل عن القضاء فيمن حارب فقال : من سرق واخاف السبيل واستحل الفرج الحرام فاصلبه ، إلى غير ذلك من الروايات .

والآية بإطلاقها يؤيد ما في خبر الكافي ، ومن المعلوم ان سبب النزول لا يوجب تقيد ظاهر الآية .

وفي تفسير القمي في قوله تعالى : « يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وابتغوا إليه الوسيلة » (الآية) قال : فقال : تقربوا إليه بالامام .

اقول : أي بطاعته فهو من قبيل الجري والانطباق على المصداق ، ونظيره ما عن ابن شهر آشوب قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام في قوله تعالى : « وابتغوا إليه الوسيلة » : أنا وسيلته . وقريب منه ما في بصائر الدرجات بإسناده عن سلمان عن علي عليه السلام ، ويمكن أن يكون الروايتان من قبيل التأويل فتدبر فيهما .

وفي المجمع : روي عن النبي صلى الله عليه وآله : سلوا الله لي الوسيلة فانها درجة في الجنة لا ينالها

4۔ سورہ آل عمران آیت 103

وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا

۱۰۳۔اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو

اس آیت کے حوالے سے **تفسیر صافی جلد2 صفحہ116** میں تحریر ہے کہ

تفسیر قمی میں حبل سے مراد توحید وولایت ہے

یعنی توحید وولایت کی رسی مشترک ہے۔الگ الگ نہیں۔

"حبل اللہ المتین" تفسیر عیاشی میں امام باقر صلوات اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ ہیں جن سے وابستہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

امام کاظم صلوات اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ حبل اللہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ السلام ہیں

"حبل اللہ" امام صادق صلوات اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم ہی وہ ہیں

تفسیر صافی – جلد دوم – پارہ – ۴ — ۱۱۶ — آل عمران – ۳ – آیت ۱۰۳ تا ۱۰۵

گرنے کا خطرہ نہیں رہتا۔[۱]

تفسیر قمی میں "حبل" سے مراد توحید اور ولایت ہے۔[۲]

تفسیر عیاشی میں امام باقر علیہ السّلام سے مروی ہے کہ آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہی وہ "حَبۡلُ اللّٰهِ الۡمَتِيۡنُ" ہیں جن سے وابستہ رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور فرمایا ہے وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰهِ جَمِيۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا۔[۳]

امام کاظم علیہ السّلام سے روایت ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب "حبل اللہ المتین" ہیں۔[۴]

امالی میں امام صادق علیہ السّلام سے مروی ہے کہ ہم "حبل اللہ" ہیں۔[۵]

کتاب معانی میں امام سجادؑ سے مروی ہے کہ ہم میں سے ہر امام کا معصوم ہونا لازم ہے اور عصمت ظاہری خلقت سے نظر نہیں آتی جسے پہچانا جاسکے اسی لیے امام "مَنۡصُوۡصٌ مِّنَ اللّٰهِ" (اللہ کا مقرر کردہ) ہوتا ہے۔تو آپ سے سوال کیا گیا اے فرزند رسولؐ معصوم کے کیا معنیٰ ہیں؟ تو امامؑ نے جواب دیا کہ وہ حبل اللہ سے اعتصام رکھتا ہے اور حبل اللہ قرآن ہے اور قرآن امام کی جانب رہنمائی کرتا ہے۔اِنَّ هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ يَهۡدِيۡ لِلَّتِيۡ هِيَ اَقۡوَمُ[۶]

میں (فیض کاشانی) کہتا ہوں ان تمام روایات کا مقصد ایک ہے اور اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا ہے حَبۡلَيۡنِ مَمۡدُوۡدَيۡنِ طَرَفٌ مِنۡهُمَا بِيَدِ اللّٰهِ وَطَرَفٌ بِاَيۡدِيۡكُمۡ وَاِنَّهُمَا لَنۡ يَفۡتَرِقَا[۷]

یہ دو پھیلی ہوئی رسّیاں ہیں جن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سر اتمھارے ہاتھوں میں ہے اور یہ ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گی۔

وَّلَا تَفَرَّقُوۡا–

اور آپس میں اختلاف پیدا کر کے حق سے جدا جدا نہ ہو جاؤ۔

تفسیر قمی میں امام باقر علیہ السّلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ نبی اکرم کے تشریف لے آنے کے بعد یہ لوگ تفرقہ اندازی اور اختلافات کرنے لگیں گے اسی لیے اس نے افتراق سے روکا ہے جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو منع کیا تھا اور ان سب کو حکم دیا تھا کہ وہ سب آل محمدؐ کی ولایت پر اکٹھے ہو جائیں اور اختلافات سے گریز کریں۔[۸]

وَاذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ اِذۡ كُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً–

اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا ہے، تم زمانۂ جاہلیت میں ایک دوسرے کے دشمن تھے ایک دوسرے سے جنگ کرتے تھے۔

(۱) تفسیر انوار التنزیل للبیضاوی، ج۱، ص۱۷۵، س۵ (۲) تفسیر قمی، ج۱، ص۱۰۸
(۳) تفسیر عیاشی، ج۱، ص۱۹۴، ح۱۲۳ (۴) تفسیر عیاشی، ج۱، ص۱۹۴، ح۱۲۲
(۵) الامالی للشیخ طوسیؒ، ص۲۷۲، ح۵۱۰ (۶) الاسرا۹، ومعانی الاخبار، ص۱۳۲، ح۱، باب معنی عصمۃ الامام
(۷) مجمع البیان، ج۱-۲، ص۴۸۲ (۸) تفسیر قمی، ج۱، ص۱۰۸

5۔

سورہ التوبہ آیت 59

وَ لَوۡ اَنَّہُمۡ رَضُوۡا مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ ۙ وَ قَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰہُ سَیُؤۡتِیۡنَا اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَ رَسُوۡلُہٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوۡنَ (٪۵۹)

۵۹۔اور کیا ہی اچھا ہوتا کہ اللہ اور اس کے رسول نے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس پر راضی ہو جاتے اور کہتے: ہمارے لیے اللہ کافی ہے، عنقریب اللہ اپنے فضل سے ہمیں بہت کچھ دے گا اور اس کا رسول بھی، ہم اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں

سورہ التوبہ آیت 74

وَ مَا نَقَمُوۡۤا اِلَّاۤ اَنۡ اَغۡنٰہُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوۡلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ

اور انہیں اس بات پر غصہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان (مسلمانوں) کو دولت سے مالا مال کر دیا ہے

اوپر دی گئی سورہ توبہ کی دونوں آیات کے ضمن میں ایک واقعہ **بحار الانوار جلد 47 صفحہ 240 (عربی متن)** میں درج ہے جو کہ کتاب کنز الفوائد سے لیا گیا ہے۔ خلاصہ واقعہ یہ ہے کہ **امام جعفر صادق صلوات اللہ علیہ السلام اور ابو حنیفہ کھانا کھا رہے تھے کہ کھانے کے بعد پاک مولا نے اللہ کا شکر ان القاب میں ادا کیا کہ میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جو عالمین کا پروردگار ہے۔ اے اللہ یہ تیرے اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بہترین نعمت تھی۔ یہ سنتے ہی صرف اللہ کو ماننے والوں کو شرک کی بدبو سونگھی۔ فوراً اعتراض اٹھایا پاک مولا پہ کہ آپ نے اللہ کے ساتھ شریک کر دیا کسی اور کو۔ مولا نے فوراً ان دونوں آیات کی تلاوت فرمائی۔ تلاوت سننے کے بعد ابو حنیفہ نے کہا کہ ایسا لگتا ہے جیسے میں نے قرآن میں یہ دو آیات نہ کبھی پڑھیں نہ سنیں۔**

پاک امام صلوات اللہ علیہ السلام نے اس کے جواب میں مندرجہ زیل دو آیات تلاوت فرمائیں۔

سورہ محمد (47-24): **اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُہَا (۲۴)**

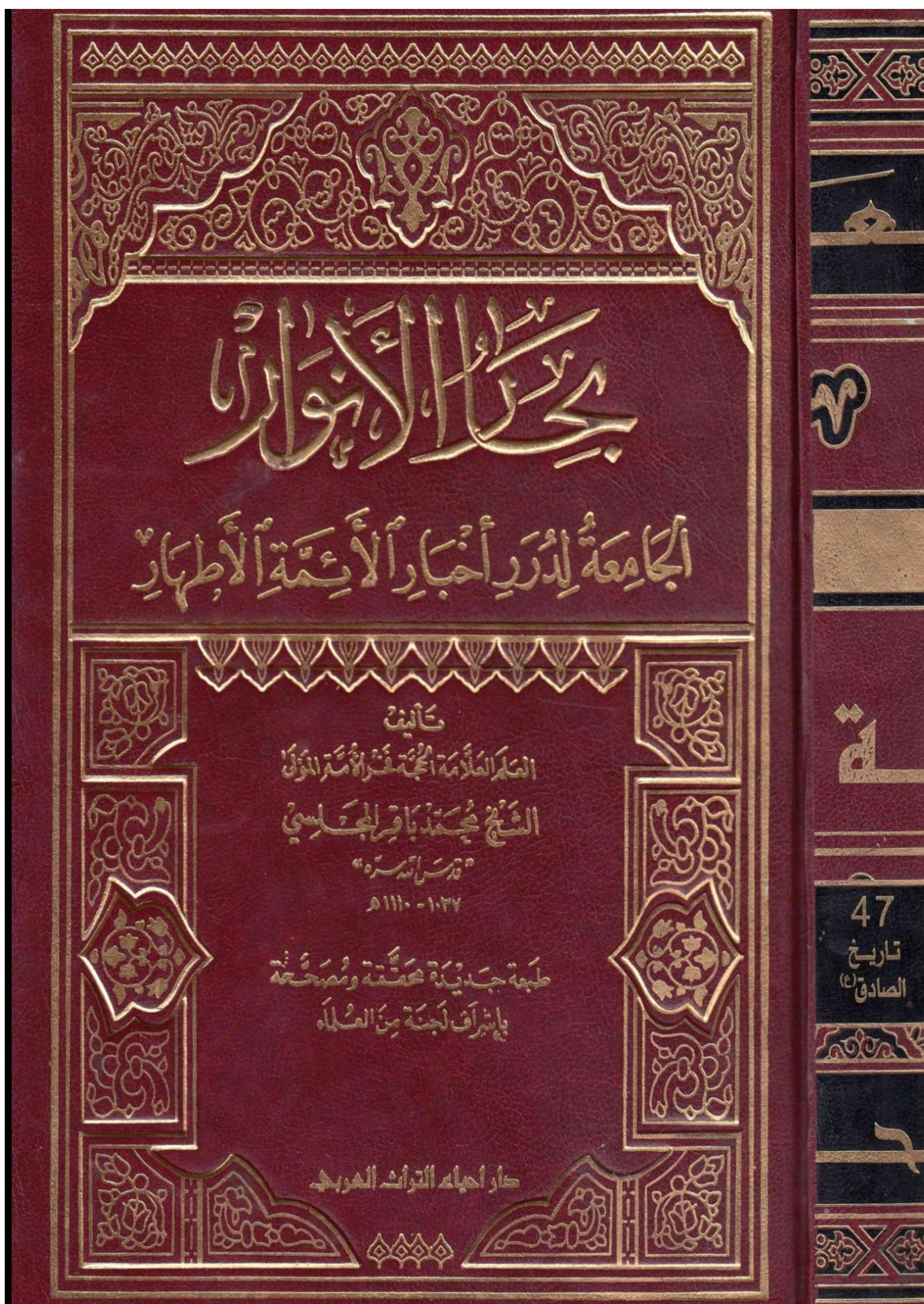
۲۴۔ کیا یہ لوگ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا (ان کے) دلوں پر تالے لگ گئے ہیں؟

سورہ مطففین (83:14): **کَلَّا بَلۡ ٜ رَانَ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ مَّا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ (۱۴)**

۱۴۔ ہر گز نہیں! بلکہ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔

اس روایت سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خدا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ ہر عطا میں ہر نعمت میں شریک کیا ہے۔اس سے بڑھ کر اس کا ثبوت کیا ہو کہ ان کی اطاعت ہی در حقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔

بیشک ان کے دل زنگ آلود ہیں۔بیشک یہ علوم محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نابلد لوگ ہیں۔بیشک اللہ اور اسکا رسول اور ولی صلوات اللہ علیہ السلام ہی عطا کرتے ہیں لیکن یہ ابو حنیفہ کی طرح اللہ کے منتخب اور چنے ہوئے ولیوں کا انکار کرتے ہیں۔


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
47
تاريخ
الصادق (ع)

فركب أبو عبدالله عليه السلام البغلة و ركب أبو حنيفة بعض الدواب فتصحّرا جميعاً فلمّا ارتفع النهار نظر أبو عبدالله عليه السلام إلى السراب يجري قد ارتفع كأنّه المآء الجاري، فقال أبو عبدالله عليه السلام : يا أبا حنيفة ماذا عند الميل كأنّه يجري ؟ قال : ذاك المآء يا ابن رسول الله، فلمّا وافيا الميل وجداه أمامهما فتباعد، فقال أبو عبد الله عليه السلام : اقبض ثمن البغل قال الله تعالى : «كسراب بقيعة يحسبه الظمآن ماء حتّى إذا جاءه لم يجده شيئاً ووجدالله عنده» (١) .

قال : خرج أبو حنيفة إلى أصحابه كئيبا حزيناً فقالوا له : مالك يا أبا حنيفة ؟ قال : ذهبت البغلة هدراً، وكان قد أعطى بالبغلة عشرة آلاف درهم (٢) .

٢٥ـ كنز الفوائد للكراجكي: ذكر أنّ أبا حنيفة أكل طعاماً مع الامام الصادق جعفر بن محمّد عليهما السلام فلمّا رفع عليه السلام يده من أكله قال : «الحمدلله ربّ العالمين اللّهمّ إنّ هذا منك ومن رسولك» . فقال أبو حنيفة : يا أبا عبدالله أجعلت مع الله شريكاً ؟ فقال له : ويلك إنّ الله تعالى يقول في كتابه : «وما نقموا إلاّ أن أغناهم الله ورسوله من فضله» (٣) .

ويقول في موضع آخر: «ولو أنّهم رضوا ما آتيهم الله ورسوله وقالوا : حسبنا الله سيؤتينا الله من فضله و رسوله» (٤) فقال أبو حنيفة : والله لكأنّي ما قرأتهما قطّ من كتاب الله ولا سمعتهما إلاّ في هذا الوقت، فقال أبو عبدالله عليه السلام : بلى قد قرأتهما وسمعتهما، ولكنّ الله تعالى أنزل فيك وفي أشباهك «أم على قلوب أقفالها» (٥) وقال (٦) : «كلاّ بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون» (٧) .

(١) سورة النور الاية : ٣٩ .
(٢) الاختصاص ص ١٩٠ وأخرجه السيد البحراني في تفسيره البرهان ج ٣ ص ١٤٠ .
(٣) سورة التوبة ، الاية : ٧٤ .
(٤) سورة التوبة ، الاية : ٥٩ .
(٥) سورة محمد «ص» الاية : ٢٤ .
(٦) سورة المطففين ، الاية : ١٤ .
(٧) كنز الفوائد للكراجكي ص ١٩٦ طبع ايران سنة ١٣٢٢ .

6۔

سورہ یوسف آیت نمبر 40

اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ‌ؕ

"نہیں ہے حکم مگر صرف اللہ کیلیے"

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو حاکم سمجھنا قرآن کے خلاف ہے۔

لیکن وہی اللہ

سورہ النسا آیت نمبر 65

میں یوں ارشاد فرماتا ہے

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا

تیرے رب کی قسم یہ مومن ناہونگے جب تک کہ اپنے جھگڑوں میں تجھے حاکم نابنا لیں۔پھر تیرے فیصلے کے خلاف اپنے دلوں میں ذرا بھی تنگی نہ کریں اور اس طرح قبول کریں جس طرح قبول کرنے کا حق ہے

اللہ کے اس واضح حکم کے بعد کون مسلمان ہوگا جو مولا محمدؐ کو اپنا حاکم نہ مانے اور اگر نہیں مانے گا تو تکذیب خدا کا مرتکب ٹھہرے گا اور مسلمان ہی نا رہے گا۔لہذا رسول اللہ غیر اللہ میں داخل نہیں ہو سکتے

بلکہ انہیں من اللہ و بامر اللہ تسلیم کیا جائے گا اور یہ ایمان رکھنا پڑے گا کہ آپؐ کو حاکم ماننا ہی اللہ کو حاکم ماننا ہے کیونکہ حکم خدا اسی مقدس وجود سے جاری ہوتا ہے۔

اسی لیے تو جب جنگ نہروان میں خوارج نے لا حکم الا اللہ کا نعرہ لگایا تو مولا نے فرمایا کلمۃ حق یرد بہ بالباطل کلمہ تو حق ہے مگر جو اسے مراد لیا جا رہا ہے وہ باطل ہے۔اسکا مطلب جہاں بھی اللہ اور خلیفہ اللہ میں تفریق کی جائے گی وہاں باطل رائج ہے۔

7۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 107 میں ارشاد ہوا

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ؕ وَمَا لَـكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مِنۡ وَّلِىٍّ وَّلَا نَصِيۡرٍ

تمہیں معلوم نہیں کہ آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے،اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی اور مددگار نہیں۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی ولی نہیں ہے اور جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو ولی مانے وہ بلاشبہ کافر ہے۔لیکن خود اللہ سورہ مائدہ آیت نمبر 55 میں فرماتا ہے۔**بے شک تمہارا ولی اللہ ہے اور اسکا رسول ہے اور وہ مومنین ہے جو حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔**

اس بات پر شیعہ تفاسیر کے علاوہ اہلیسنت نے بھی لکھا کہ رکوع میں زکوۃ دینے والے میرے مرشد علیؑ ہیں۔ لہذا جو مسلمان اس حکم کے تحت رسول اور مولا علیؑ کو اپنا ولی نہ مانیں وہ خود اللہ کی ولایت کا منکر ہو گا۔

اور مولاؑ کا بہت سی کتب میں یہ فرمان بھی آپ کو ملے گا

ولایتنا ولایت اللہ

یعنی بے شک ہماری ولایت اللہ کی ولایت ہے۔

اب کچھ ایسی قرآنی آیات پیش کرتا ہوں جہاں آیت میں اللہ کا ذکر ہے لیکن معصومؑ نے اس آیت کی تفسیر میں اپنی ذات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اس سے مراد ہم ہیں۔

8۔

سورہ بقرہ آیت نمبر 210

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

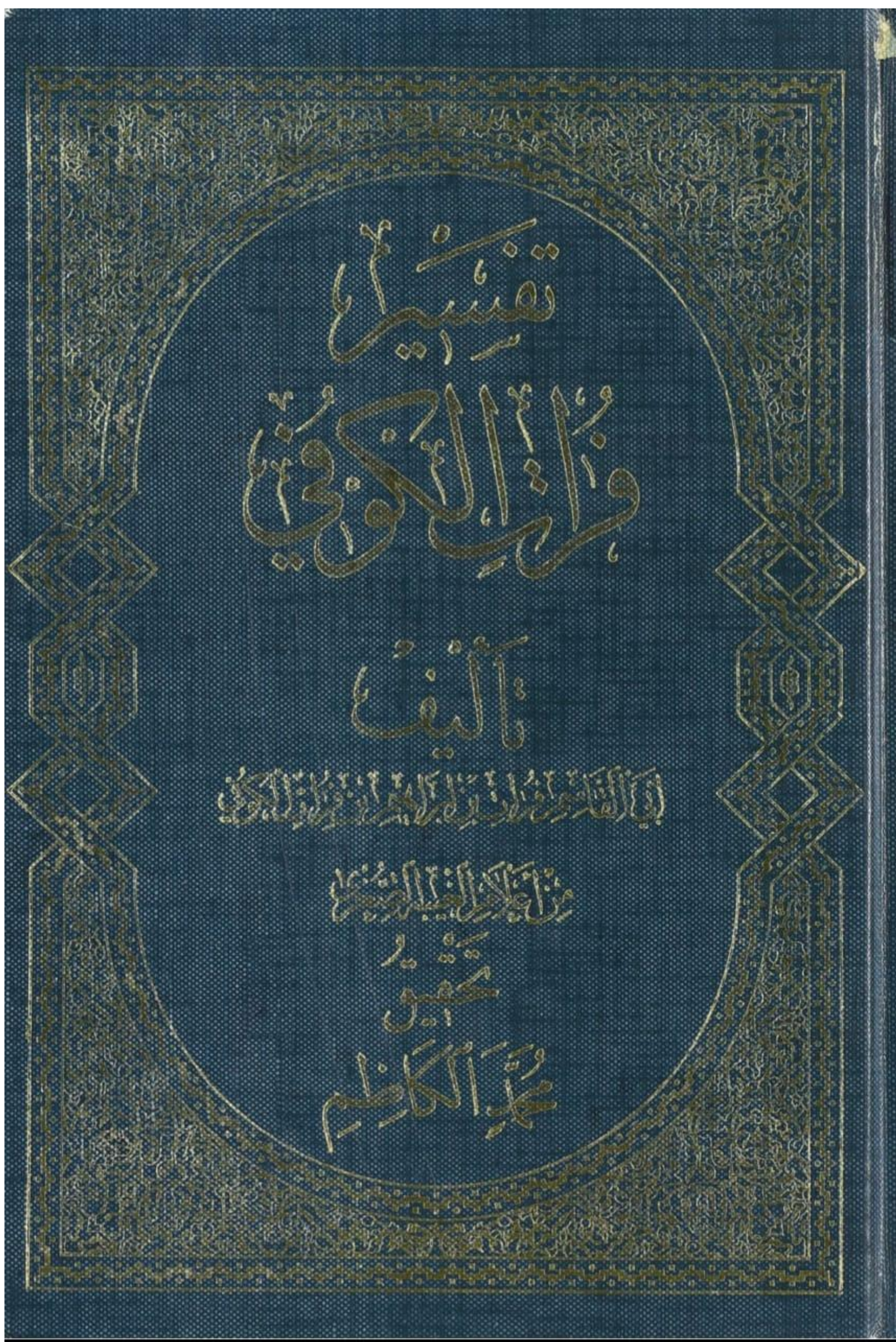
یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ابر کے سایہ میں سے .. اللہ .. یا ملائکہ آجائیں اور ہر امر کا فیصلہ ہو جائے اور سارے امور کی بازگشت تو اللہ ہی کی طرف ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں امام علی ص فرماتے ہیں ..**أنا! قال الله هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الامر وإلى الله ترجع الأمور**.....وہ میں ہوں جس کے بارے میں اللہ نے کہا ہے کہ کیا لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ الغمام کے سائے میں سے آجائے۔

اس آیت میں اللہ سے مراد مولا علیؑ ہیں۔

تو مولا علیؑ کیسے اللہ کا غیر ہوئے۔

تفسیر عیاشی میں یہاں اللہ سے مراد امام زمانہؑ ہیں۔


تفسير
فرات الكوفي
تأليف
أبي القاسم فرات بن إبراهيم بن فرات الكوفي
من أعلام الغيبة الصغرى
تحقيق
محمد الكاظم

٣٧ ــ فرات قال: حدثني جعفر بن محمد الفزاري قال: حدثنا أحمد بن ميثم الميثمي قال: حدثنا احمد بن محرز الخراساني عن [ر: قال: حدثنا] عبدالواحد بن علي قال:

قال أمير المؤمنين [علي بن أبي طالب. ر] عليه السلام أنا أؤدى من النبيين إلى الوصيين ومن الوصيين إلى النبيين، ومابعث الله نبياً إلّا وأنا أقضي دينه وأنجز عداته، ولقد اصطفاني ربي بالعلم والظفر، ولقد وفدت إلى ربي اثنى عشر وفادة فعرفني نفسه وأعطاني مفاتيح الغيب.

ثم قال: ياقنبر مَنْ على الباب [ب: بالبـاب]؟ قال: ميثم التمار! ماتقول ان احدثك فان أخذته كنت مؤمناً وإن تركته كنت كافراً؟ [ثم. أ] قال: أنا الفاروق الذي أفرق بين الحق والباطل، أنا أدخل أوليائي الجنة وأعدائي النار، أنا !قال الله (هل ينظرون إلا أن يأتيهم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الأمر وإلى الله ترجع الأمور).

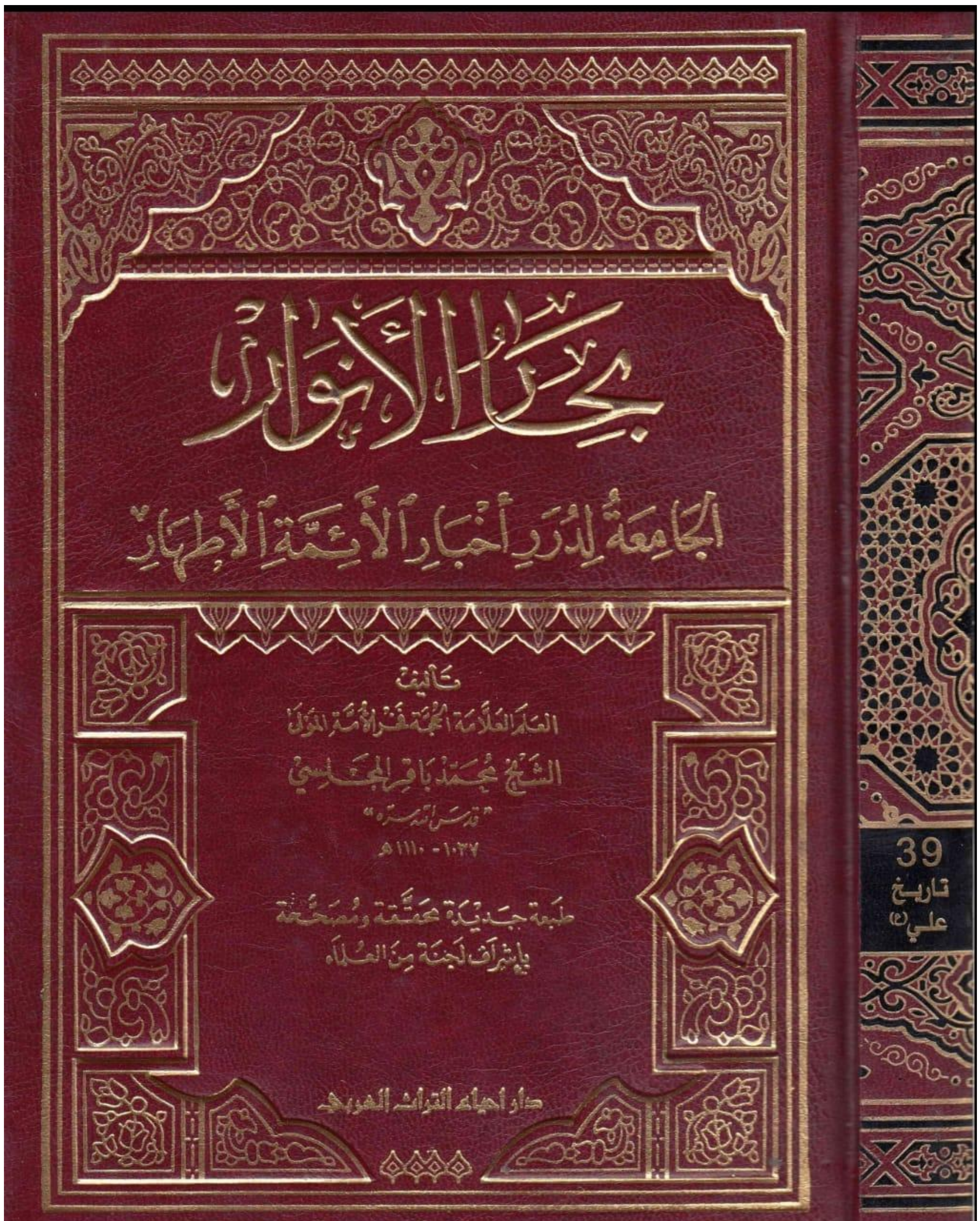
بَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ موسى وآل هارون ٢٤٨

٣٨ ــ ٢٩ ــ فرات قال: حدثني علي بن محمد الزهري قال: حدثني القاسم بن

---

٣٧. في سند هذه الرواية اختلاف بين النسخ ففي (أ) جعل أحمد بن محرز شيخاً لفرات ثم كرره في محله وفي (ر) جعله شيخاً لفرات دون تكرار وفيه قال أحمد بن ميثم. هذا والمثبت من (ب) وذلك لأن الفزاري من شيوخ فرات المعروفين ولايروى عنه بواسطة والتكرار في (أ) غير صحيح وسند (ر) ناقص كما هو واضح.

٣٨. وأخرجه محمد بن العباس عن علي بن محمد الجعفي عن أحمد بن القاسم عن علي بن محمد بن مروان عن أبيه بما يقرب منه على ماذكره شيخنا الوالد في نهج السعادة خ ٢٤٣ ط ١ نقلاً عن البحار ١٢٧/٧.
وقد أخرج صدر هذه الرواية حديث النبي جمع من المحدثين والحفاظ منهم أحمد في المسند والفضائل والحاكم في المستدرك والروياني وابن المغازلي والبخاري في تاريخه وأبوجعفر القاضي في المناقب ح ١١٩ و ١٢٥ وانظر ح ٦٦٦ من ترجمة أمير المؤمنين من تاريخ دمشق لابن عساكر ط ٢ تحقيق فضيلة الوالد. وقال الكنجي في الكفاية: هذا سندٌ مشهور.
القاسم بن إسماعيل روى عن الحسن بن علي ويحيى بن المثنى وعنه جعفر بن محمد كما في اسناد الكافي ولم نعثر له على ترجمة وسيأتي في ح ١٣ من سورة الشورى: القاسم بن أحمد يعني ابن إسماعيل.
حفص بن عاصم أوجعفر كما في خ وكما سيأتي لم نجد له ترجمة.
نصر بن مزاحم أبوالفضل المنقري العطار الكوفي سكن بغداد له مصنفات منها كتاب وقعة صفين المطبوع قال النجاشي: مستقيم الطريقة صالح الأمر غير أنّه يروى عن الضعفاء، كتبه حسان. هذا والرواية عن الضعفاء غير قادحة بعد البناء على تحقيق رواة السند وهولايروى عن الضعفاء فقط بل ←


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار إحياء التراث العربي
39
تاريخ
علي (ع)

و إذا أنـزل ربّـي آيـة علّمنيها ☆ ولقد زقّـني العلم لكي صرت فقيها[(١)]

۲۳ـ فر : أحمد بن محرز الخراساني ، عن جعفر بن محمّد الفزاري ، عن أحمد بن ميثم الميثمي ، عن عبدالواحد بن علي قال: قال أمير المؤمنين علي بن أبي طالب عليه السلام أنا اُورث [(٢)] من النبيّين إلى الوصيّين و من الوصيّين إلى النبيّين ، و ما بعث الله نبيّاً إلاّ و أنـا أقضي دينه واُنجز عداته ، ولقد اصطفاني ربّـي بالعلم والظفر ، ولقد وفدت إلى ربّـي اثني عشر وفادة ، فعرّفني نفسه وأعطاني مفاتيح الغيب . ثمّ قال : أنا الفاروق الّذي اُفرّق بين الحقّ والباطل . و أنا اُدخل أوليائي الجنّـة وأعدائي النار[(٣)] ، أنـا الّذي قـال الله : « هل ينظرون إلاّ أن يـأتيهـم الله في ظلل من الغمام والملائكة وقضي الأمر وإلى الله ترجع الاُمور»[(٤)].

۲٤ـ فر : عبدالرحمن بن الحسن التميمي البزّاز، معنعناً عن أبي عبدالله ، عن أبيه ، عن جدّه عليهم السلام قـال : خطب أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب عليه السلام على منبر الكوفـة وكان فيما قـال : والله إنّي لديّـان الناس يـوم الدين ، وقسيم بين الجنّـة والنار[(٥)]، لايدخلها الداخل إلاّ على أحد قسْميَّ ، وأنا الفاروق الأكبر [(٦)] ، وإنّ جميع الرسل والملائكة والأرواح خلقوا لخلقنا ، ولقد اُعطيت التسع الّذي لم يسبقني إليهـا أحد ، علّمت فصل الخطاب وبصّـرت سبيل الكتاب ، وأزجل إلى السحاب ، و علّمت علم المنايا و البلايا و القضايا ، وبي كمال الدين ، و أنا النعمة الّتي أنعمها الله على خلقه ، كلُّ ذلك منٌّ من الله منَّ به عليَّ[(٧)] ، ومنّـا الرقيب على خلق الله ، و نحن قسيم الله [(٨)] و حجّـته بـين العباد إذ يقول الله : « اتّـقوا الله الّذي تساءلون بـه

---

(١) الروضة : ۳۷ .
(٢) في المصدر : أنا اؤدى .
(٣) » » : إلى النار وفي (د) في النار .
(٤) تفسير فرات : ۱۳ . والاية في سورة البقرة : ۲۱٠ .
(٥) في المصدر : وقسيم الجنة والنار .
(٦) في المصدر و (د) : وانى الفاروق الاكبر .
(٧) » » : من من الله به على .
(٨) في المصدر و (م) : ونحن قسم الله .

ہیں میرا رہن اور میری ضمانت ہیں ویل ہے ان کے لیے جو ان سے تخلف کرے یہ ایسے ہیں جو اصحاب کہف (اپنی قوم میں) اور میری مثل اور باب حطہ ہیں اور وہ سلامتی کا دروازہ ہیں اور یہ تمام باتیں اس قول خدا میں موجود ہیں۔ فادخلوا فی السلم کافة لا تتبعوا خطوات الشیطان تم تمام کے تمام سلامتی کے دروازہ میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔

جابر کہتے ہیں کہ ابوجعفر باقرؑ نے قول خدا کے بارے میں فِی ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَ الْمَلٰئِكَةِ وَ قُضِيَ الْاَمْرُ بادلوں کے سائے میں ان کے پاس آئے اور فرشتے آئیں اور کل معاملات طے کیے جائیں فرمایا سات قبہ نازل ہوں گے نور کے اس بارے میں علم نہیں ہے وہ جب نازل ہوں گے کوفہ میں ظاہر یہ اس کا نزول ہے۔

ابوحمزہ کہتے ہیں ابوجعفر باقرؑ نے فرمایا اے ابوحمزہ جب ہم اہل بیتؑ سے قائمؑ آئے گا وہ نجف میں ہوگا پس جب وہ نجف کے اوپر ہوگا تو اس کے پاس رسول اللہؐ کا جھنڈا ہوگا تو اس وقت کے ساتھ نشر ہونے والے ملائکہ بدر کے برابر ہوں گے۔

اور فرمایا ابوجعفر باقرؑ نے بے شک اس میں نازل ہوں گے۔ قبے نور سے یہ نازل ہوں گے ظاہر کوفہ میں حق اور باطل میں فرق کرتے ہوئے اور پھر قُضِيَ الْاَمْرُ تو ان سے معاملات طے ہوں گے پس ان کو نشان لگائے جائیں گے ہاتھی کی سونڈ سے اور گردن وسم کا (نشان لگانے کا) کافروں کے لیے ہے۔

﴿۳۰۴﴾ ابوبصیر کہتے ہیں ابوعبداللہ صادقؑ نے قول خدا کے بارے میں سَلْ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۭ بَيِّنَةٍ بنی اسرائیل سے سوال کر کہ ہم نے ان کو کتنی ظاہر نشانیاں دیں فرمایا بعض ان میں سے ایمان لائے بعض ان کے منکر تھے بعض ان کے مقر تھے بعض جان بوجھ کر انکار کرنے والے تھے بعض نے اللہ کی نعمتوں کو بدل ڈالا۔

سب ایک امت تھے

حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-C1

﴿۳۰۵﴾ زرارہ و حمران و محمد بن مسلم کہتے ہیں ابوجعفر باقرؑ و ابوعبداللہ صادقؑ نے قول خدا کے بارے وَ كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ وَ النَّبِيّٖنَ لوگ ایک ہی امت (حال) پر تھے پھر اللہ نے انبیاء کو بھیجا فرمایا وہ لوگ گمراہی میں مبتلا تھے تو اللہ نے ان میں انبیاء بھیجے اور اگر چہ لوگوں سے سوال کریں کہ وہ کہتے ہیں بے شک امر سے فارغ تھے۔

﴿۳۰۶﴾ یعقوب بن شعیب کہتے ہیں ابوعبداللہ صادقؑ سے سوال کیا اس آیت کے بارے میں كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً سب لوگ ایک ہی امت (حال) پر تھے فرمایا یہ نوحؑ سے قبل تک ایک امت (حال) پر تھے پھر اللہ نے تبدیل کیا پس رسول کو بھیجا نوحؑ سے پہلے میں نے عرض کیا وہ ہدایت یافتہ تھے یا گمراہ تھے فرمایا کہ وہ گمراہی میں تھے نہ مومنین تھے نہ کافرین تھے نہ مشرکین تھے۔

﴿۳۰۷﴾ یعقوب بن شعیب کہتے ہیں ابوعبداللہ صادقؑ سے سوال کیا اس آیت کے بارے میں کان الناس امة واحدة سب

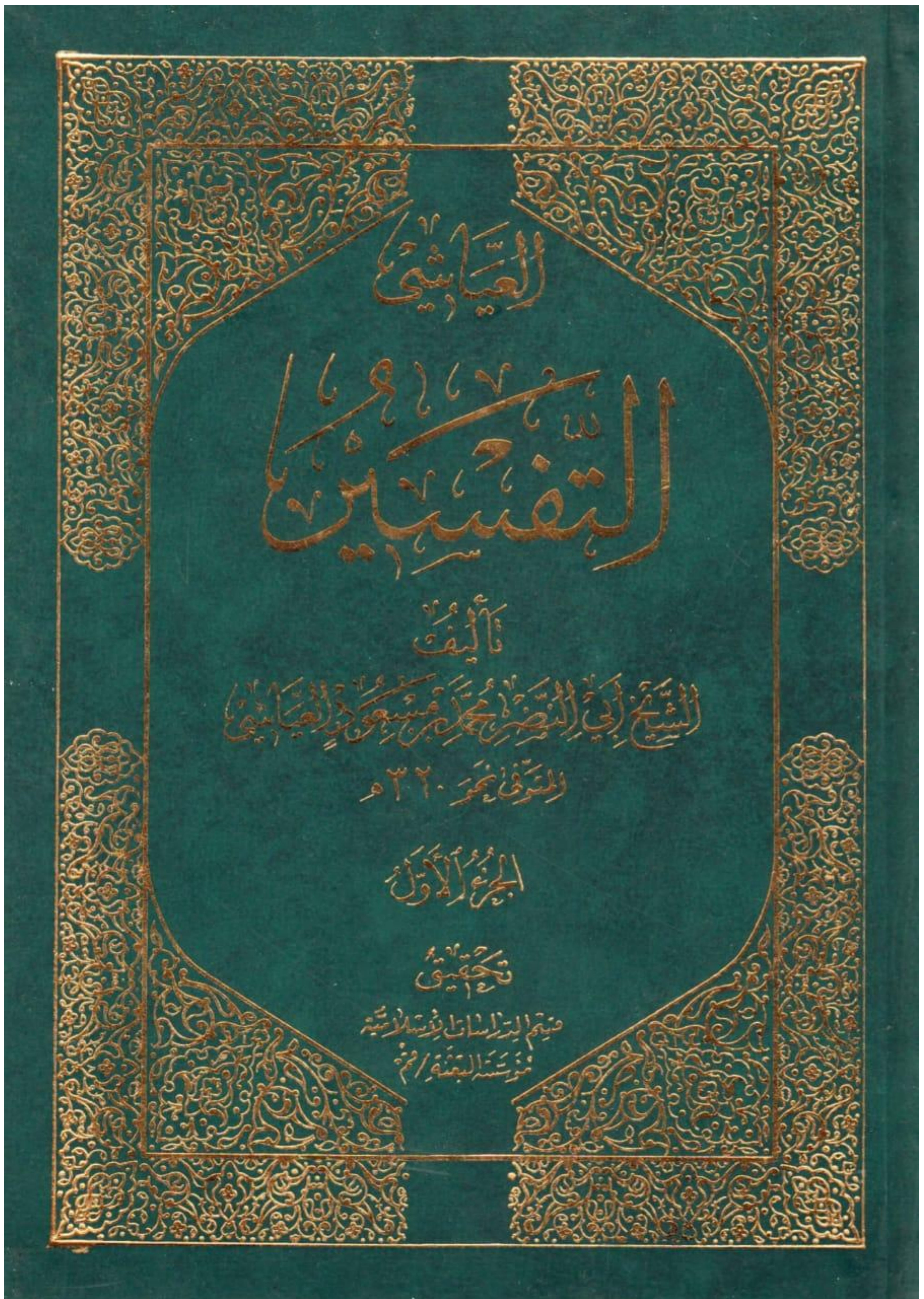
9۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 18

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

اللہ نے گواہی دی کہ ھو کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے ملائکہ اور صاحبانِ علم گواہ ہیں کہ وہ عدل کے ساتھ قائم ہے۔ ھو کے علاوہ کوئی الہ نہیں ہے اور وہ صاحبِ عزّت و حکمت ہے۔

اس آیت میں لفظ اللہ اور الہ دونوں استعمال ہوئے ہیں... تفسیر میں فرمان معصوم ص ہے...**سألت أبا الحسن عليه السلام عن قول الله " شهد الله انه لا إله إلا هو والملائكة وأولوا العلم قائما بالقسط " قال: هو الامام**..........اس سے مراد امام ہے......


العياشي
التفسير
تأليف
الشيخ أبي النضر محمد بن مسعود العياشي
المتوفى نحو ٣٢٠ هـ
الجزء الأول
تحقيق
قسم الدراسات الإسلامية
مؤسسة البعثة / قم

قال أبو جعفر عليه السلام: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ فإنّ الله تبارك وتعالى يَشْهَد بها لنفسه، وهو كما قال.

فأمّا قوله: ﴿وَالْمَلَائِكَةُ﴾ فإنّه أكرم الملائكة بالتسليم لربهم، وصدّقوا وشَهِدُوا كما شَهِدَ لنفسه.

وأمّا قوله: ﴿وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ﴾ فإنّ أُولي العلم الأنبياء والأوصياء، وهم قيام بالقِسط، والقِسط: هو العَدْل فى الظاهر، والعَدْل في الباطن: أمير المؤمنين عليه السلام[١].

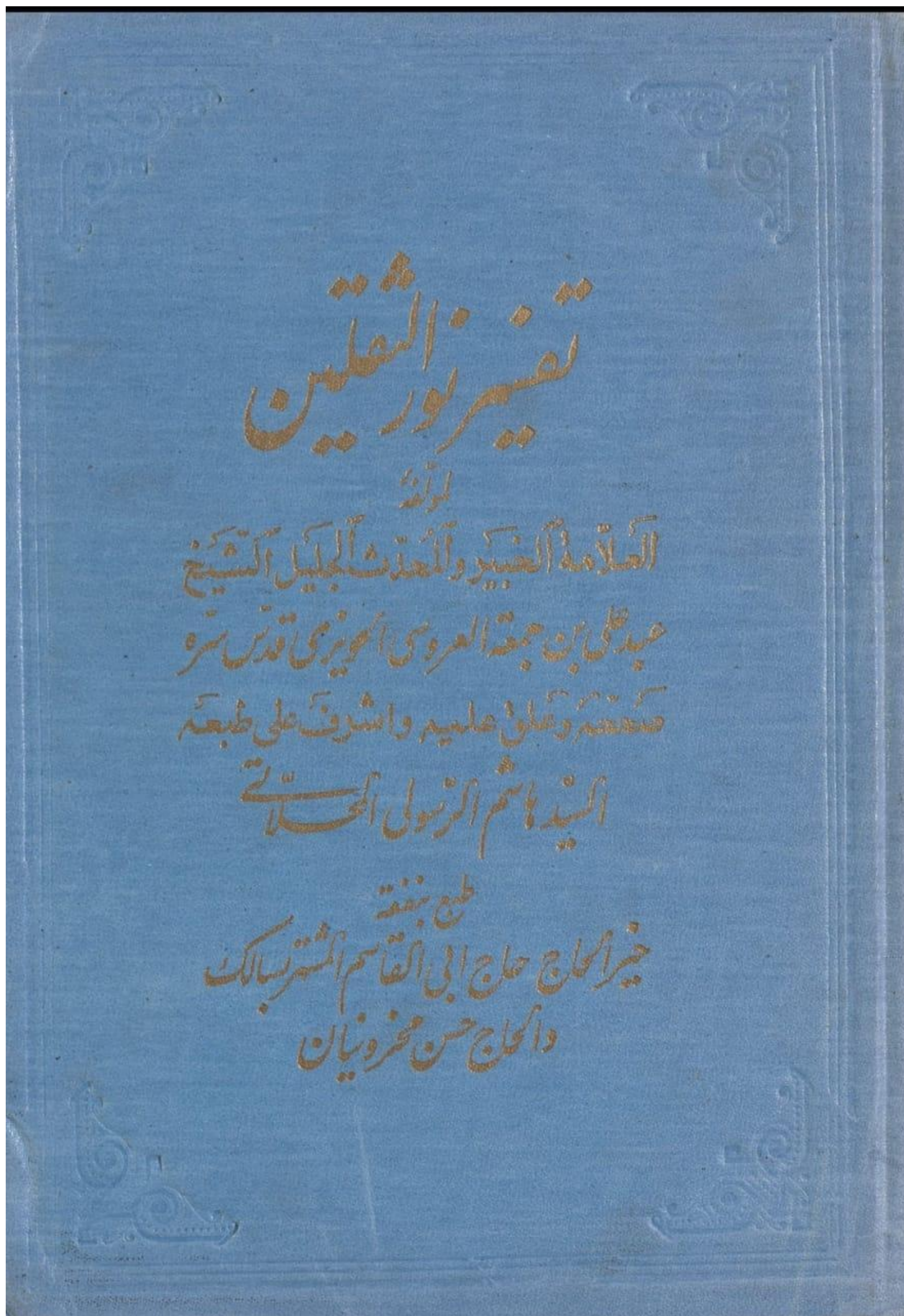
٦٥٩/٢٠ ـ عن مَرْزُبان القُمّيّ، قال: سألتُ أبا الحسن عليه السلام عن قول الله عزّ وجلّ: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ﴾، قال: هو الإمام[٢].

٦٦٠/٢١ ـ عن إسماعيل، رفعه إلى سعيد بن جُبَير، قال: كان على الكعبة ثلاثمائة وستّون صَنَماً، لكلّ حيٍّ من أحياء العرب الواحد والاثنان، فلمّا نزلت هذه الآية: ﴿شَهِدَ اللهُ أَنَّهُ لَا إِلَـٰهَ إِلَّا هُوَ﴾ إلى قوله: ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ خرَّت الأصنامُ في الكعبة سُجَّداً[٣].

٦٦١/٢٢ ـ عن محمّد بن مُسلم، قال: سألتُه عن قوله تعالى: ﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ الإِسْلَامُ﴾ [١٩]، فقال: الدين[٤] فيه الإيمان[٥].

---

(١) تفسير فرات الكوفي: ٥١/٧٧ «نحوه»، بحار الأنوار ٢٣: ٥١/٢٠٤، و٣٦: ٨٤/١٣٢
(٢) بحار الأنوار ٢٣: ٥٢/٢٠٤.
(٣) مجمع البيان ٢: ٧١٧ «نحوه»، الدر المنثور ٢: ١٦٧ «نحوه»، بحار الأنوار ١٧: ١٢/٣٦٦.
(٤) في «أ، د»: الذي.
(٥) تفسير البرهان ١: ١/٦٠٤، ويأتي الحديث لاحقاً.


تفسير نور الثقلين
لمؤلفه
العلامة الخبير والمحدث الجليل الشيخ
عبد علي بن جمعة العروسي الحويزي قدس سره
صححه وعلق عليه واشرف على طبعه
السيد هاشم الرسولي المحلاتي
طبع بنفقة
خير الحاج حاج ابي القاسم المشتهر بسالك
والحاج حسن مخزونيان

عليه ولا يمنعه دخول الجنة الاان يموت .

٦٦ ـ **في تفسير العياشي** عن جابر قال : سألت ابا جعفر عليه السلام عن هذه الاية «شهد الله انه لااله الا هو و الملئكة و اولوا العلم قائماً بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم» قال أبوجعفر عليه السلام : شهد الله انه لااله الاهوفان الله تبارك و تعالى يشهد بها لنفسه ، وهو كما قال : فأما قوله : «والملئكة» فانه اكرم الملائكة بالتسليم له بهم ، وصدقوا وشهدواكماشهد لنفسه، واما قوله : «واولوا العلم قائماً بالقسط» فان اولى العلم الانبياء والاوصياء وهم قيام بالقسط ، والقسط العدل في الظاهر، والعدل في الباطن أمير المؤمنين عليه السلام .

٦٧ ـ عن مروان القمي قال : سألت أبا الحسن عليه السلام عن قول الله ، «شهدالله انه لا اله الاهووالملئكة واولوا العلم قائماً بالقسط» قال : هوالامام .

٦٨ـ عن محمدبن مسلم عن ابي جعفر عليه السلام قال: **ان الدين عندالله الاسلام** قال يعني: الدين فيه الايمان .

٦٩ـ **في بصائر الدرجات** عن عبدالله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي الوشاء عن أبي الحسن عليه السلام قال: قلت «واولوا العلم قائماً بالقسط» قال: الامام .

٧٠ـ **في اصول الكافي** علي بن ابراهيم عن أبيه عمن ذكره عن يونس بن يعقوب عن ابي عبدالله عليه السلام حديث طويل يقول فيه عليه السلام : ان الاسلام قبل الايمان، وعليه يتوارثون ويتناكحون ، والايمان عليه يثابون.

٧١ـ عدة من أصحابنا عن سهل بن زياد ومحمد بن يحيى عن أحمد بن محمد جميعاً عن ابن محبوب عن علي بن رئاب عن حمران بن أعين عن أبي جعفر عليه السلام قال: سمعته يقول : الاسلام لا يشرك الايمان ، والايمان يشرك الاسلام ، وهمافي القول والفعل يجتمعان، كما صارت الكعبة في المسجد ، و المسجد ليس في الكعبة ، وكذلك الايمان يشرك الاسلام والاسلام لا يشرك الايمان ، وقدقال الله عزوجل: «قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولكن قولوا اسلمنا ولما يدخل الايمان في قلوبكم » فقول الله عزوجل أصدق القول، والحديث طويل اخذنا منه موضع الحاجة .

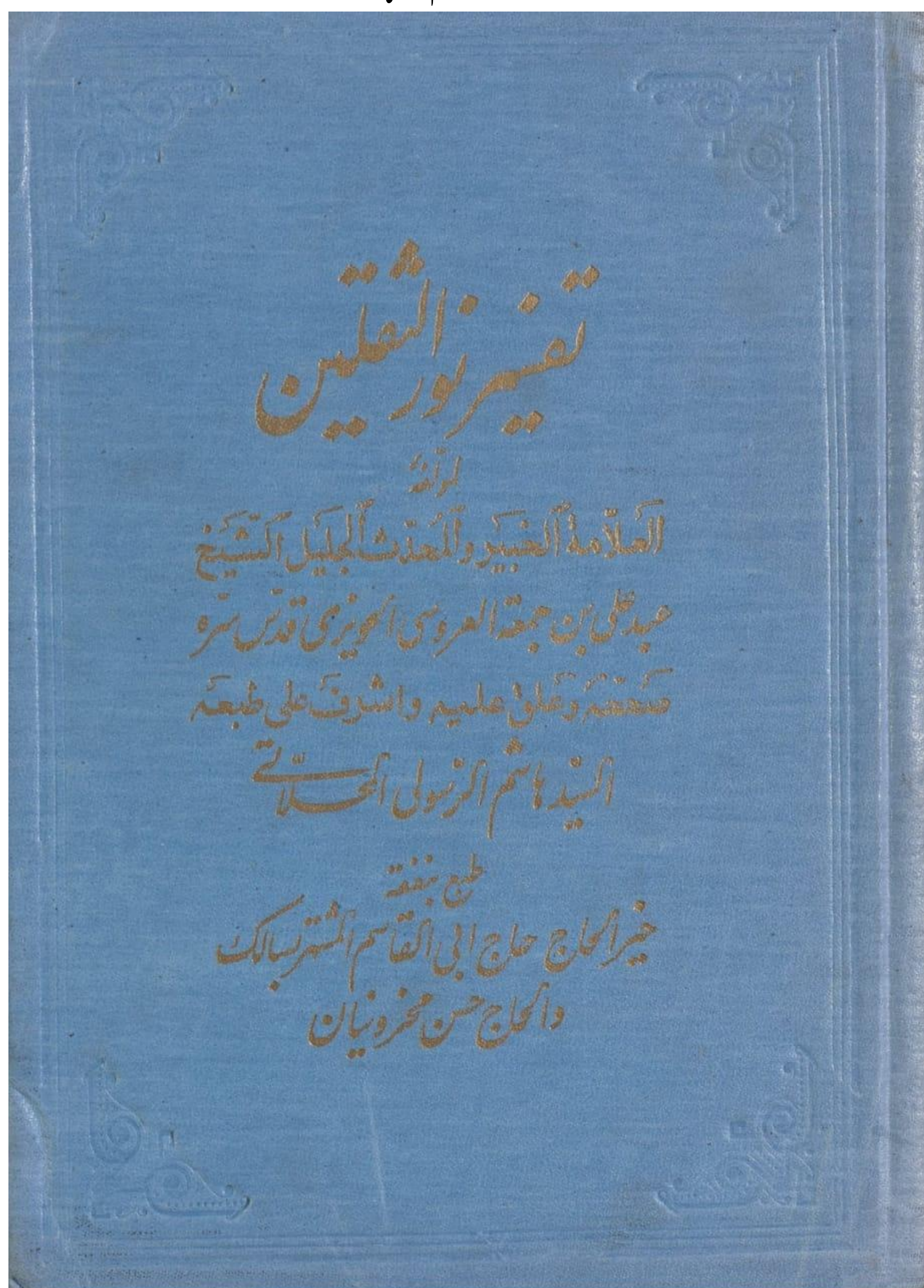
10۔

سورہ نحل آیت نمبر 51

وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ

اور اللہ نے کہہ دیا ہے کہ خبردار دو خدا نہ بناؤ کہ الہ صرف ھو واحد ہے لہذا مجھ ہی سے ڈرو

ابو بصیر اس آیت کی تفسیر امام جعفر الصادق ص سے بیان کر رہے ہیں....- **عن أبي بصير قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: (ولا تتخذوا الهين اثنين إنما هو اله واحد) يعنى بذلك: ولا تتخذوا امامين إنما هو امام واحد**.......اس آیت میں دو اللہ بنانے سے مراد... یہ ہے خبردار دو امام مت بناؤ بس اور بس ھو ہی تمہارا امام واحد ہے.......اس آیت میں بھی اللہ سے مراد....امام ہے۔



يأخذهم على تخوف» فاحذروا ما حذر كم الله بما فعل بالظلمة في كتابه، ولا تأمنوا أن ينزل بكم بعض ما توعد به القوم الظالمين في الكتاب ، و الله لقد وعظكم الله في كتابه بغير كم فان السعيد من وعظ بغيره .

١٠٧ ـ **في تفسير علي بن ابراهيم** قوله: «افأمن الذين مكروا السيئآت» يا محمد و هو استفهام « ان يخسف الله بهم الارض أو ياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون ✿ او يأخذهم في تقلبهم فما هم بمعجزين» **قال** : اذا جاؤا وذهبوا في التجارات وفي أعمالهم فيأخذهم في تلك الحالة «أو يأخذهم على تخوف» قال: على تيقظ «فأن ربكم لرؤف رحيم»

١٠٨ ـ **قوله: أولم يروا الى ما خلق الله من شيء يتفيئوا ظلاله عن اليمين والشمائل سجداً لله وهم داخرون** قال : تحويل كل ظل خلقه الله فهو سجود لله ، لانه ليس شيء الا له ظل يتحرك بتحريكه وتحويله وسجوده .

١٠٩ ـ قوله : **و لله يسجد ما في السموات و ما في الارض من دابة والملائكة وهم لا يستكبرون يخافون ربهم من فوقهم و يفعلون ما يؤمرون** قال : الملائكة ما قدر الله لهم يمرون فيه (١) .

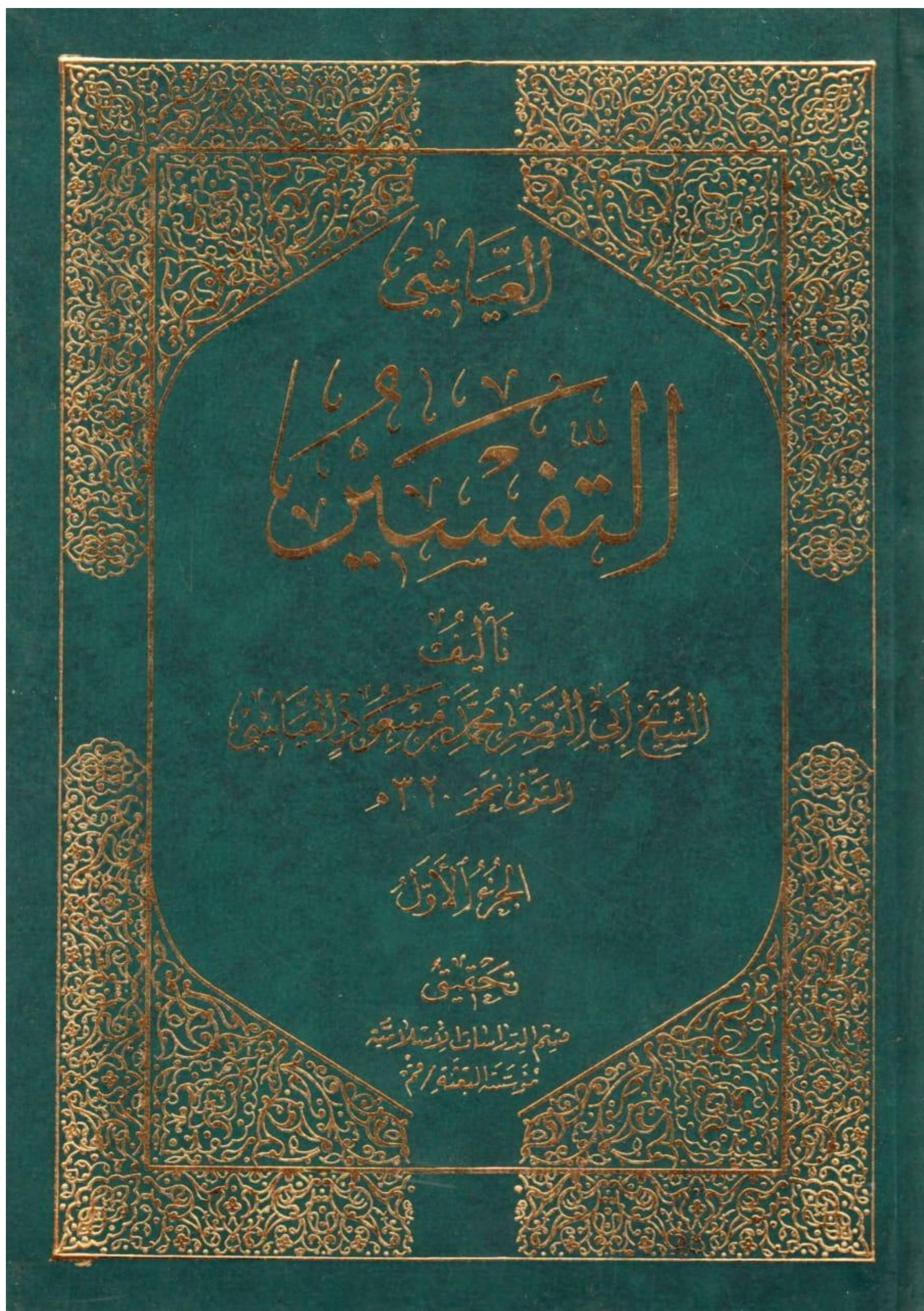
١١٠ ـ **في مجمع البيان** «ولله يسجد ما في السموات وما في الارض» الآية وقد صح عن النبي ﷺ انه قال: ان لله ملائكة في السماء السابعة سجوداً منذ خلقهم الى يوم القيمة ترعد فرائصهم من مخافة الله ، لا تقطر من دموعهم قطرة الا صار ملكاً ، فاذا كان يوم القيمة رفعوا رؤسهم وقالوا : ما عبدناك حق عبادتك أورده الكلبي في تفسيره .

١١١ ـ **في تفسير العياشي** عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : **ولا تتخذوا الهين اثنين انما هو اله واحد** يعني بذلك و لا تتخذوا امامين انما هو امام واحد .

قال عزمن قائل : **وما بكم من نعمة فمن الله**

١١٢ ـ **في تفسير علي بن ابراهيم** عن النبي ﷺ حديث طويل وفيه يقول عليه السلام ومن لم يعلم ان الله عليه نعمة الا في مطعم اوملبس فقد قصر عمله ودنى عذابه .

(١) وفي المصدر : « يأمرون فيه » .


العياشي
التفسير
تأليف
الشيخ أبي النضر محمد بن مسعود العياشي
المتوفى نحو ٣٢٠ هـ
الجزء الأول
تحقيق
قسم الدراسات الإسلامية
مؤسسة البعثة / قم

٣٥/٢٣٩٥ ـ عن أبي بصير، قال: سَمِعتُ أبا عبدالله عليه السلام يقول: ﴿لَا تَتَّخِذُوا إِلَـٰهَيْنِ ٱثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلَـٰهٌ وَاحِدٌ﴾ [٥١] يعني بذلك: ولا تتّخذوا إمامين، إنّما هو إمامٌ واحدٌ(١).

٣٦/٢٣٩٦ ـ عن سَماعة، عن أبي عبدالله عليه السلام، قال: سألتُه عن قول الله: ﴿وَلَهُ الدِّينُ وَاصِباً﴾ [٥٢]. قال: واجباً(٢).

٣٧/٢٣٩٧ ـ عن حُمران، عن أبي عبدالله عليه السلام، قال: الأجل الذي يُسمّى في ليلة القَدر، هو الأجل الذي قال الله: ﴿فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُم لَا يَسْتَئْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾(٣) [٦١].

٣٨/٢٣٩٨ ـ عن أنس بن مالك، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: يا أنس، اسكُب لي وَضُوءاً(٤)، قال: فَعَمدتُ فسكبتُ للنبيّ وَضُوءاً في البيت، فأعلمته فَخَرج فتوضّأ، ثمّ عاد إلى البيت إلى مجلسه، ثمّ رفع رأسه إلى أنس، فقال: يا أنس، أوّل من يدخُل علينا أمير المؤمنين، وسيّد المسلمين، وقائد الغُرّ المحجّلين.

قال أنس: فقلتُ بيني وبين نفسي: اللّهمّ اجعله رجلاً من قومي، قال: فإذا أنا بباب الدّار يُقرَع، فخرجتُ ففتحتُ، فإذا عليّ بن أبي طالب عليه السلام، فدخل فتمشّى، فرأيت رسول الله صلى الله عليه وآله حين رآه وثب على قدميه مستبشراً، فلم يَزَل قائماً وعليّ يمشي حتّى دخل عليه البيت، فاعتنقه رسول الله صلى الله عليه وآله، فرأيت رسول الله صلى الله عليه وآله يَمسح بكَفّه وجهه، فيمسح به وجه عليّ، ويمسح عن وجه عليّ بكَفّه، فيمسح به وجهه ـ يعني وجه نفسه ـ.

(١) بحار الأنوار ٢٣: ٩/٣٥٧.
(٢) بحار الأنوار ٩: ١٠٧/٢٢٢، و٧٠: ٣٣٩، و٩٣: ٩/١٤٤.
(٣) بحار الأنوار ٩٧: ٣/٢.
(٤) الوَضوء: الماء.

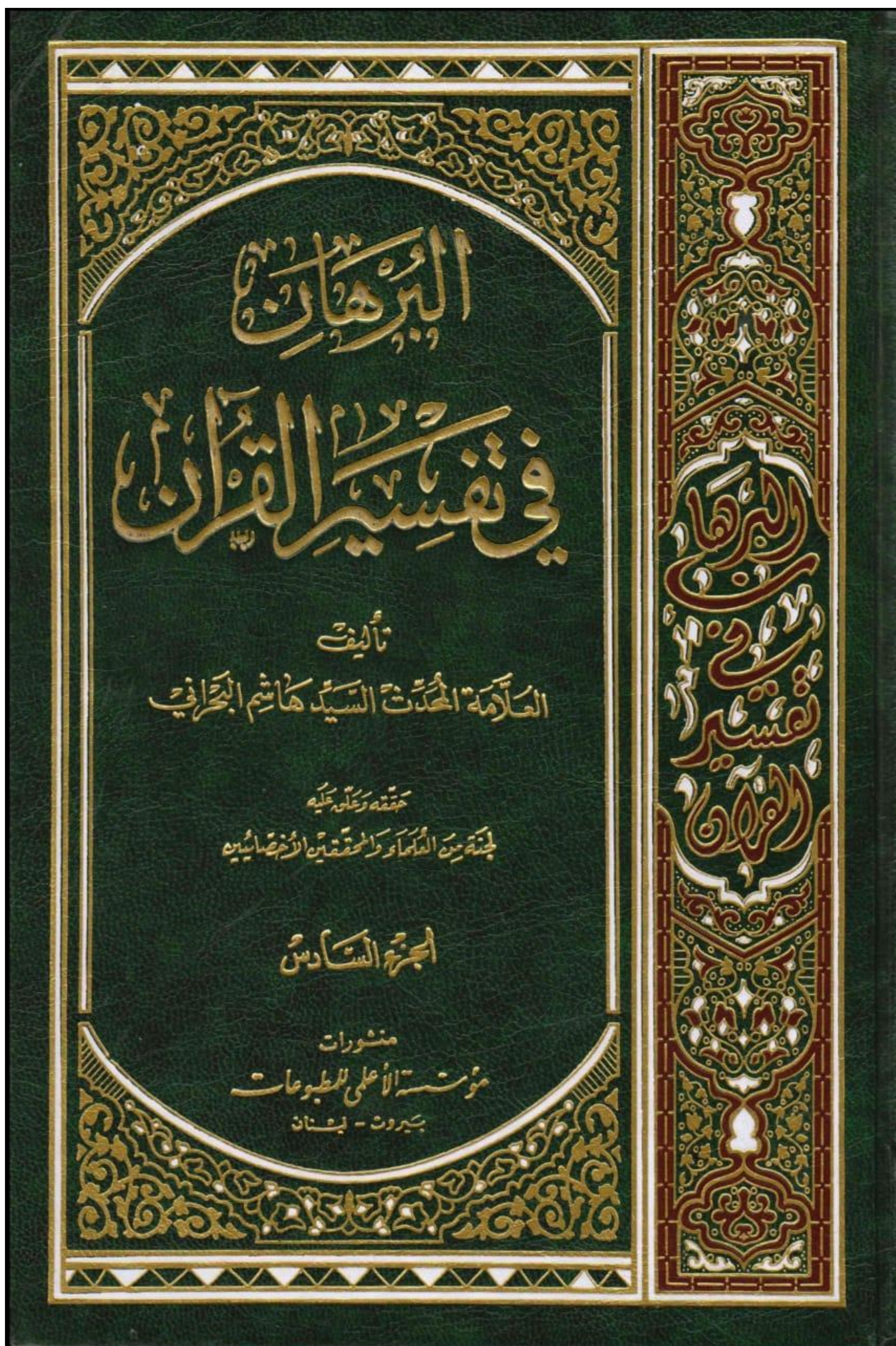
11۔

سورہ نحل آیت نمبر 61

أَمَّن جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

بھلا وہ کون ہے جس نے زمین کو قرار کی جگہ بنایا اور پھر اس کے درمیان نہریں جاری کیں اور اس کے لئے پہاڑ بنائے اور دو دریاؤں کے درمیان حد فاصل قرار دی کیا الہ کے ساتھ کوئی اور بھی اللہ ہے ہر گز نہیں اصل یہ ہے کہ ان کی اکثریت جاہل ہے....

الامام جعفر الصادقؑ فرماتے ہیں الہ مع اللہ... اللہ کے ساتھ الہ بنانے سے مراد کسی بھی دور میں امام ھادی کے ساتھ گمراہ کو امام بنانا..


البرهان
في تفسير القرآن
تأليف
العلامة المحدث السيد هاشم البحراني
حققه وعلق عليه
لجنة من العلماء والمحققين الأخصائيين
الجزء السادس
منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان
البرهان في تفسير القرآن

صاغِرين، وأمّا قوله: ﴿أَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ﴾(١) يقول: أحسَن كلّ شيء خَلقه(٢).

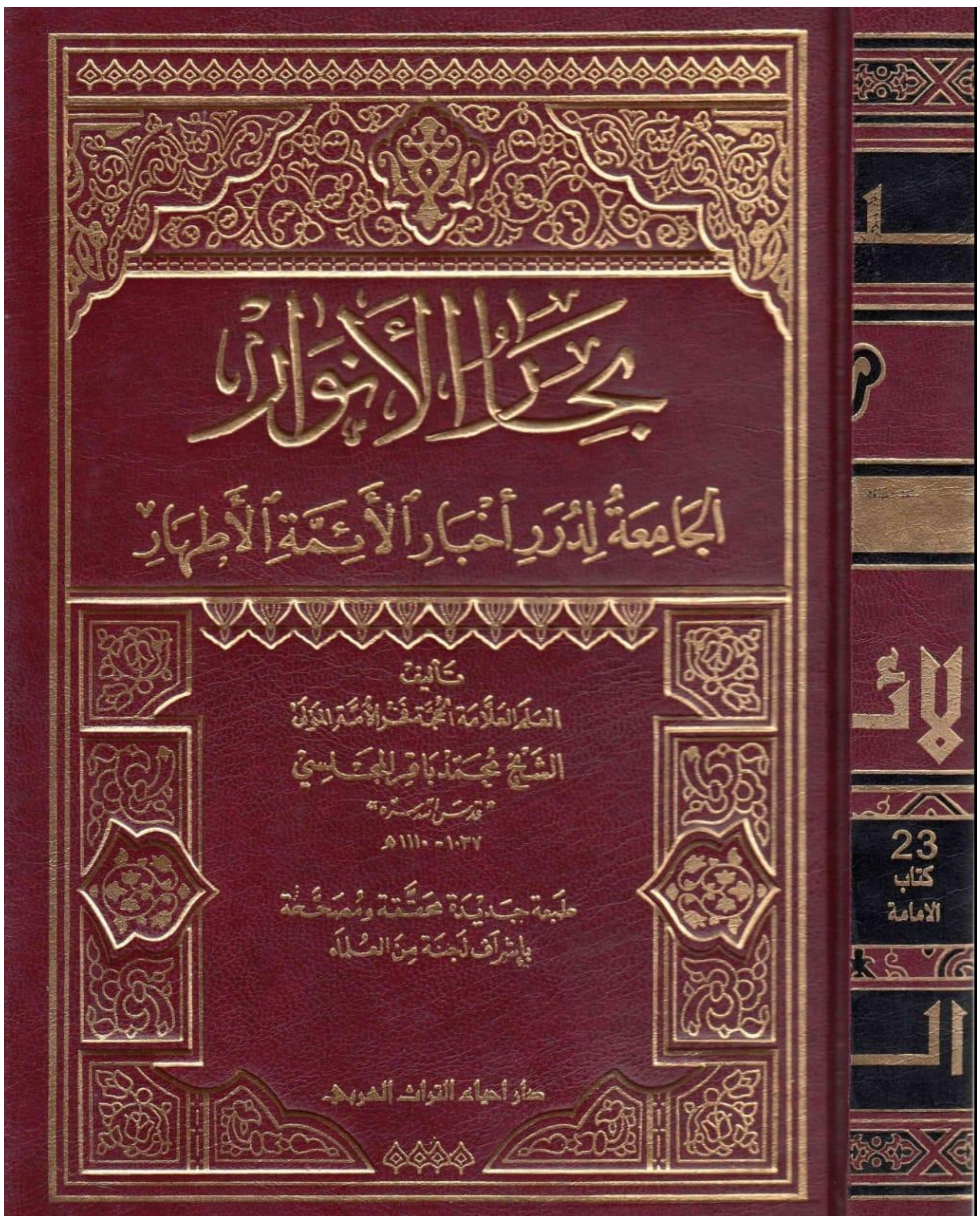
قُلِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَٰمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ ٱلَّذِينَ ٱصْطَفَىٰٓ ءَآللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٥٩﴾ أَمَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَأَنزَلَ لَكُم مِّنَ ٱلسَّمَآءِ مَآءً فَأَنۢبَتْنَا بِهِۦ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَّا كَانَ لَكُمْ أَن تُنۢبِتُوا۟ شَجَرَهَآ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ ﴿٦٠﴾ أَمَّن جَعَلَ ٱلْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَٰلَهَآ أَنْهَٰرًا وَجَعَلَ لَهَا رَوَٰسِىَ وَجَعَلَ بَيْنَ ٱلْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ أَمَّن يُجِيبُ ٱلْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ ٱلسُّوٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ ٱلْأَرْضِ ۗ أَءِلَٰهٌ مَّعَ ٱللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

١ ـ **ابن شهر آشوب**: عن أنس بن مالك، قال: لمّا نزَلت الآيات الخمس في طسّ: **﴿أَمَّن جَعَل الْأَرْضَ قَرَاراً﴾** انتفَض عليّ عليه السلام انتفاض العُصفور، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله: «ما لك، يا عليّ؟» قال: «عجبت ـ يا رسول الله ـ من كُفرِهم، وحِلم الله تعالى عنهم» فمسَحه رسول الله صلى الله عليه وآله بيده، ثمّ قال: «أبشِر، فإنّه لا يَبْغُضُكَ مؤمن، ولا يُحبّك منافق، ولولا أنت لم يُعرف حزب الله»(٣).

٢ ـ **عليّ بن إبراهيم**، **﴿قُلِ الْحَمْدُ لله وَسَلاَمٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ﴾** قال: هم آل محمّد عليهم السلام، وقوله: ﴿فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُواْ﴾(٤) قال: لا تكون الخلافة في آل فلان، ولا آل فلان، ولا آل فلان، ولا طَلحة، ولا الزُبَير. وأمّا قوله: **﴿أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ والْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِّن السَّمَاءِ مَاءً فَأَنبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ﴾** أي بساتين ذات حُسن **﴿مَّا كَانَ لَكُمْ أن تُنْبِتُوا شَجَرَها﴾** وهو على حدّ الاستفهام، **﴿أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللهِ﴾** يعني فعل هذا مع الله، **﴿بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعْدِلُونَ﴾**، قال: عن الحقّ(٥).

٣ ـ **شرف الدين النجفيّ، قال**: روى عليّ بن أسباط، عن إبراهيم الجعفريّ، عن أبي الجارود، عن أبي عبد الله عليه السلام، قوله: **﴿أَإِلٰهٌ مَّعَ الله بَلْ أَكْثَرُهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾**، قال: «أي إمامُ هدىً مع إمام ضَلالٍ في قرن واحد»(٦).

(١) سورة النمل، الآية: ٨٨.
(٢) تفسير القمي ج ٢ ص ١٠٨.
(٣) المناقب ج ٢: ص ١٢٥.
(٤) سورة النمل، الآية: ٥٢.
(٥) تفسير القمي ج ٢ ص ١٢٩.
(٦) تأويل الآيات ج ١ ص ٤٠١ ح ٢.


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
23
كتاب
الامامة

بيان : الهضم : النقص .

١٨ ـ **كنز** : روى علي بن أسباط عن إبراهيم الجعفري عن أبي الجارود عن أبي عبدالله عليه السلام في قوله تعالى : « أإله مع الله بل أكثرهم لا يعلمون » قال : أي إمام هدى مع إمام ضلال في قرن واحد (١) .

١٩ ـ **كنز** : محمد بن العباس عن محمد بن سهل العطار عن أبيه عن جده علي بن جعفر عن أخيه موسى عن آبائه عن أمير المؤمنين (٢) عليه السلام قال : قال لي رسول الله صلى الله عليه وآله : يا علي ما بين من يحبك وبين أن يرى ما تقر به عيناه (٣) إلا أن يعاين الموت ، ثم تلا : « ربنا أخرجنا نعمل صالحاً غير الذي كنا نعمل » يعني ان أعداءنا إذا دخلوا النار قالوا : ربنا أخرجنا نعمل صالحاً في ولاية علي عليه السلام غير الذي كنا نعمل في عداوته ، فيقال لهم في الجواب : «أولم نعمر كم ما يتذكر فيه من تذكر و جاءكم النذير » و هو النبي صلى الله عليه وآله « فذوقوا فما للظالمين » لآل محمد صلى الله عليه وآله « من نصير » ينصرهم ولا ينجيهم منه ولا يحجبهم عنه (٤) .

٢٠ ـ **كنز** : عن أبي بصير عن أبي عبدالله عن أبيه عليهما السلام أنه قال : أنتم الذين

← ال محمد : كذا نزلت ، ثم قال : « ومن يعمل » اه » أقول ، الايات في سورة طه ، ١٠٩ ـ ١١٢ قوله : « ظلما آل محمد » لعله مصحف ظلما من آل محمد ، و قوله ، كذا نزلت أى كذا اريد من الاية وقد سبق نظائرها

(١) كنز جامع الفوائد : ٢٠٧ و الاية في سورة النمل ، ٦١ ، و معنى الحديث انه كما لا يجوز أن يكون اله مع الله كذلك لا يجوز أن يكون امام هدى مع امام ضلال من الله تعالى في قرن واحد ، لان الهدى و الضلالة لا يجتمعان من الله في زمن من الازمان .

(٢) في المصدر : « محمد بن سهل العطار عن عمر بن عبد الجبار عن أبيه عن على بن الحسين عن أبيه عن على صلوات الله عليهم اجمعين » أقول ، لعل الصحيح ، عمر بن عبد الجبار عن ابيه عن على بن جعفر عن اخيه موسى عن ابيه جعفر بن محمد عن محمد بن على عن على ابن الحسين .

(٣) في المصدر . ما بين من يحبك و بين ان يقر عيناه .

(٤) كنز جامع الفوائد : ٢٥٤ . و الاية في سورة فاطر ، ٣٧ .

12۔

سورہ الانبیا آیت نمبر 29

وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ

اور اگر ان میں سے بھی کوئی یہ کہہ دے کہ خدا کے علاوہ میں بھی خدا ہوں تو ہم اس کو بھی جہنّم کی سزا دیں گے کہ ہم اسی طرح ظالموں کو سزا دیا کرتے ہیں.

تفسیر القمی میں الامام الباقرؑ فرماتے ہیں.... جس کو یہ گمان ہو کہ وہ امام ہے اور وہ امام نہ ہو..... یہاں بھی اللہ سے مراد امام ہے..... پتہ چلا جو صرف یہ کہہ دے کہ وہ امام ہے... یا اپنے نام کے ساتھ امام لکھوائے.... وہ بھی جہنمی ہے اور اس کو کہنے والے بھی......

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن إبراهيم القمي

من أعلام القرن الثالث الهجري

الجزء الثاني

مؤسسة الإمام المهدي



وقوله: ﴿وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهُ ـ يعني من الملائكة ـ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلاَ يَسْتَحْسِرُونَ﴾ وقوله: ﴿يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لاَ يَفْتُرُونَ﴾ أي لا يضعفون.(١)

وقوله: ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا﴾ فإنّه ردّ على الثنويّة.

ثمّ قطع عزّ وجلّ حجّة الخلق، فقال: ﴿لاَ يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ﴾.(٢)

وقوله: ﴿قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ﴾ أي حجّتكم.

﴿هَذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ ـ أي خبري ـ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِي﴾ أي خبرهم.(٣)

وقوله: ﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَداً سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ﴾ «٢٦»

قال: هو ما قالت النّصارى: إنّ المسيح ابن الله، وما قالت اليهود: عزير ابن الله، وقالوا في الأئمّة عليهم السلام ما قالوا، فقال الله عزّ وجلّ إبطالاً(٤) له: ﴿بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ﴾.

يعني هؤلاء الّذين زعموا أنّهم ولد الله، وجواب هؤلاء الّذين زعموا ذلك في سورة الزمر في قوله: ﴿لَوْ أَرَادَ اللهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَداً لاَّصْطَفَى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاء سُبْحَانَهُ﴾(٥).(٦)

قوله: ﴿وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ﴾ «٢٩»

قال: من زعم أنّه إمام وليس هو بإمام.(٧)

وأمّا قوله: ﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنَاهُمَا﴾ «٣٠»

---

(١) عنه البرهان: ٣/٨٠٧ ح١. (٢) عنه البرهان: ٣/٨٠٩ ح٣. (٣) عنه البرهان: ٣/٨١١ ح١.

(٤) «أنفة» خ. (٥) الزمر: ٤.

(٦) عنه البرهان: ٣/٨١١ ح١، ونور الثقلين: ٤/٤٦١ ح٤٠.

(٧) عنه البرهان: ٣/٨١٣ ح١، ونور الثقلين: ٤/٤٦٤ ح٥١.

ایک روایت سے استدلال پیش کرتا ہوں

شیخ صدوق اپنی کتاب التوحید میں لکھتے ہیں

عن أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قلت له: أخبرني عن الله عز وجل هل يراه المؤمنون يوم القيامة؟ قال: نعم وقد رأوه قبل يوم القيامة. فقلت: متى؟ قال: حين قال لهم: " ألست بربكم قالوا بلى " ثم سكت ساعة ثم قال: وإن المؤمنين ليرونه في الدنيا قبل يوم القيامة، ألست تراه في وقتك هذا ؟قال أبو بصير: فقلت له: جعلت فداك فأحدث بهذا عنك؟ فقال: لا فإنك إذا حدثت به فأنكره منكر جاهل بمعنى ما تقوله ثم قدر أن ذلك تشبيه و كفر، وليست الرؤية بالقلب كالرؤية بالعين تعالي الله عما يصفه المشبهون والملحدون.

ابو بصیر نے امام (جعفر صادق علیہ السلام) سے عرض کیا: مجھے خبر ملی ھے کہ مومنین اللہ عزوجل کو روز قیامت دیکھیں گے؟

آپ (ص) نے فرمایا: ہاں اور انہوں (مومنین) نے قیامت سے قبل بھی دیکھا ہے۔ تو میں (ابو بصیر) نے دریافت کیا کب؟

آپ (آپ (ص) نے فرمایا: جب اس (اللہ) نے کہا، کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا ہاں۔

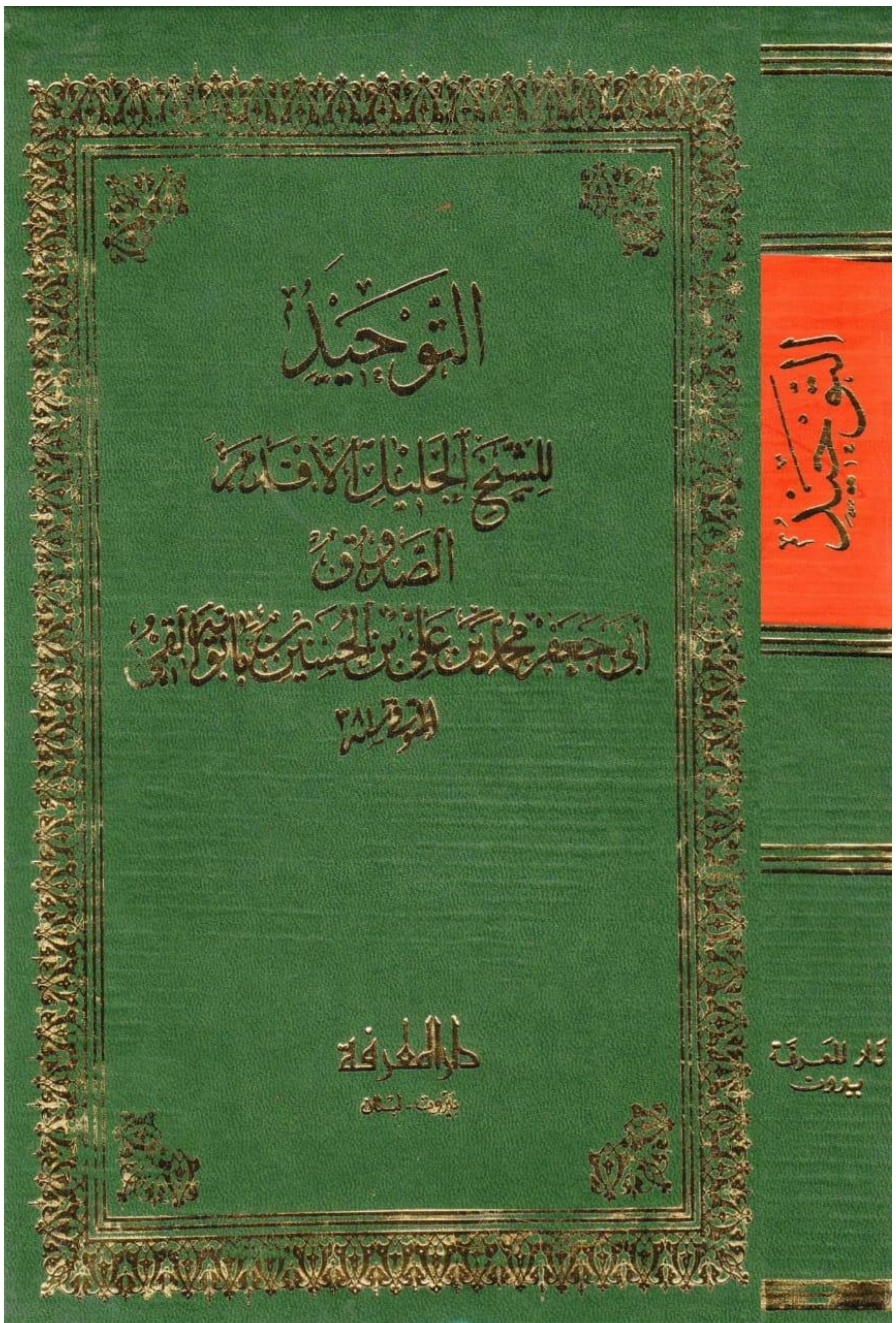
پھر چند لمحے خاموش رہے پھر فرمایا: یقیناً مومنین قبل قیامت اس کو دیکھیں گے۔

کیا تم اللہ کو اس وقت نہیں دیکھ رہے؟

ابو بصیر نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاوں۔ کیا آپ کی یہ حدیث بیان کر سکتا ہوں؟ آپ (ص) نے فرمایا نہیں۔ کیوں کہ جب تم اس (حدیث کو) بیان کرو گے تو منکر اس کا انکار کرے گا جو جاہل ہو گا اس معنی سے جو تم کہنا چاہو گے۔

پھر فیصلہ دیا۔ کہ بے شک یہ تشبیہ ہے اور کفر ہے۔

اور رویت قلب آنکھ کی طرح نہیں ہے اللہ تعالی اس سے بلند ہے جو مشبہ اور ملحد حضرات اسکا وصف بیان کرتے ہیں۔


التوحيد
للشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
ابي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١
دار المعرفة
بيروت - لبنان
التوحيد
دار المعرفة
بيروت

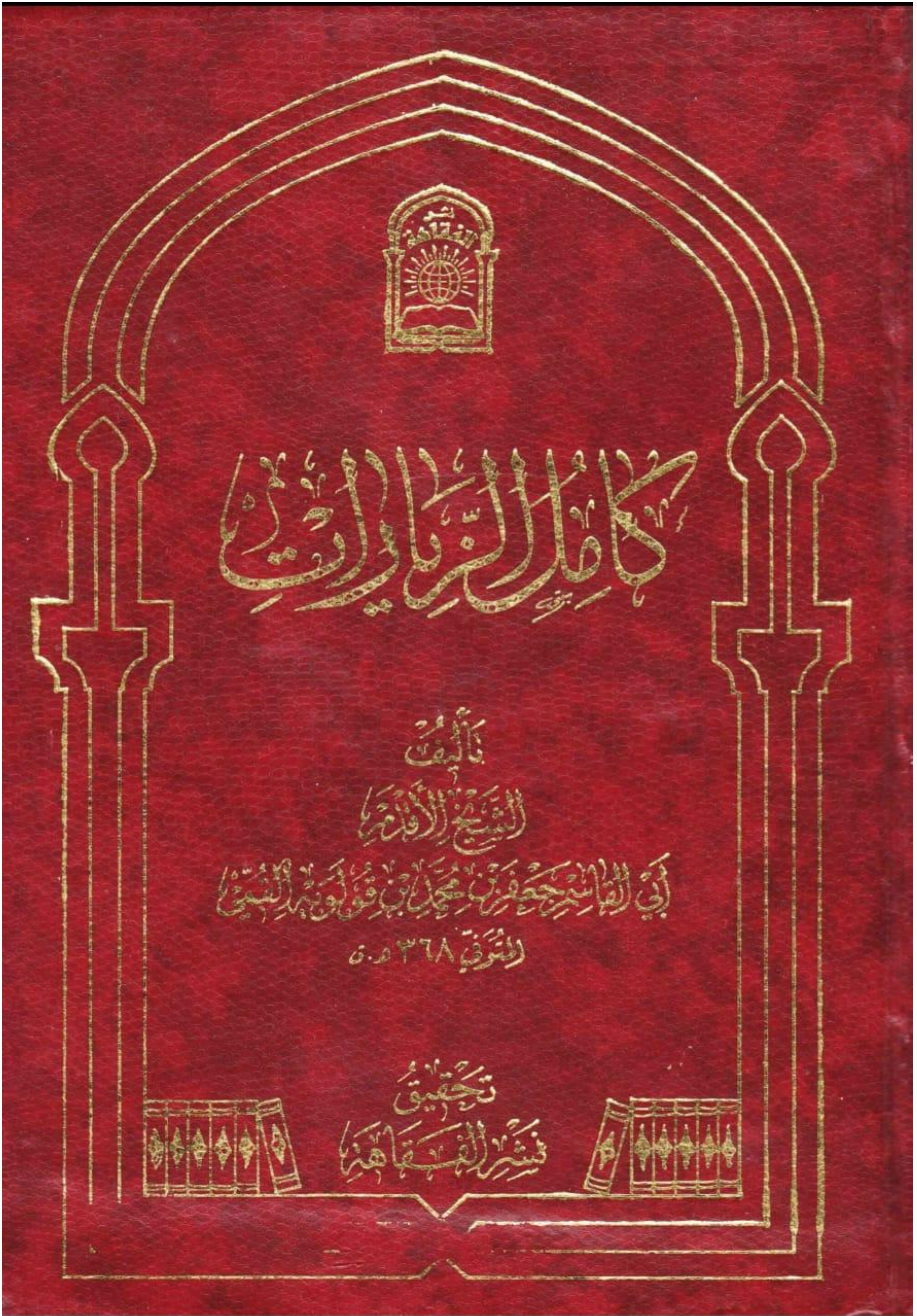
٢٠ ـ حدَّثنا عليُّ بن أحمد بن محمّد بن عمران الدَّقّاق رحمه‌الله ، قال : حدَّثنا محمّد بن أبي‌عبدالله الكوفيُّ ، قال : حدَّثنا موسى بن عمران النخعيُّ ، عن الحسين بن يزيد النوفليِّ ، عن عليِّ بن أبي حمزة ، عن أبي بصير ، عن أبي‌عبدالله عليه‌السلام ، قال: قلت له : أخبرني عن‌الله عزَّوجلَّ هل يراه المؤمنون يوم القيامة ؟ قال : نعم ، وقد رأوه قبل يوم القيامة ، فقلت : متى ؟ قال : حين قال لهم : «ألست بربّكم قالوا بلى» ثمَّ سكت ساعة ، ثمَّ قال : وإنَّ المؤمنين ليرونه في الدُّنيا قبل يوم القيامة ، ألست تراه في وقتك هذا ؟ قال أبو بصير : فقلت : له جعلت فداك فاُحدِّث بهذا عنك ؟ فقال لا ، فإنّك إذا حدَّثت به فأنكره منكر جاهل بمعنى ما تقوله ثمَّ قدَّر أنَّ ذلك تشبيه كَفَرَ [(١)] وليست الرُّؤية بالقلب كالرُّؤية بالعين ، تعالى الله عمّا يصفه المشبّهون والملحدون .

٢١ ـ حدَّثنا أحمد بن زياد بن جعفر الهمدانيُّ رحمه‌الله ، قال : حدَّثنا عليُّ ابن إبراهيم ، عن أبيه إبراهيم بن هاشم ، عن عبدالسلام بن صالح الهرويِّ ، قال : قلت لعليِّ بن موسى الرِّضا عليهما‌السلام : يا ابن رسول‌الله ما تقول في الحديث الّذي يرويه أهل الحديث أنَّ المؤمنين يزورون ربّهم من منازلهم في الجنّة ؟ فقال عليه‌السلام : يا أبا الصلت إنَّ الله تبارك وتعالى فضّل نبيّه محمّداً صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم على جميع خلقه من النبيّين والملائكة ، وجعل طاعته طاعته ومتابعته متابعته و زيارته في الدُّنيا والآخرة زيارته فقال عزَّوجلَّ : « من يطع الرَّسول فقد أطاع الله» ، وقال : « إنَّ الّذين يبايعونك إنّما يبايعون الله يدالله فوق أيديهم » وقال النبيُّ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم : « من زارني في حياتي أو بعد موتي فقد زار الله » درجة النبيِّ صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم في الجنّة أرفع الدَّرجات ، فمن زاره إلى درجته في الجنّة من منزله فقد زارالله تبارك و تعالى .

قال : فقلت له : يا ابن رسول‌الله فما معنى الخبر الّذي رووه أنَّ ثواب لا إله إلّا الله النظر إلى وجه الله ؟ فقال عليه‌السلام : يا أبا الصلت من وصف الله بوجه كالوجوه فقد كَفَرَ ولكن وجه‌الله أنبياؤه ورسله وحججه صلوات‌الله عليهم ، هم الّذين بهم

(١) «كفر» فعل ماض جواب اذا .

تبھی تو مولا جعفر صادقؑ کامل الزیارات میں فرماتے ہیں۔ قبر حسینؑ کی زیارت کرنا عرش پر اللہ کی زیارت کرنا ہے۔



ابو خديجة ، عن ابي عبد الله عليه السلام قال : ان زيارة الحسين عليه السلام أفضل ما يكون من الاعمال[1].

الباب (٥٩)

ان من زار الحسين عليه السلام كان كمن زار الله في عرشه وكتب في أعلى عليين

[٤٣٧] ١ ـ حدثني ابي رحمه الله و علي بن الحسين و جماعة مشايخي رحمهم الله ، عن سعد بن عبد الله ، عن احمد بن محمد و محمد بن الحسين ، عن محمد بن اسماعيل بن بزيع ، عن صالح بن عقبة ، عن زيد الشحام ، قال :

قلت لابي عبد الله عليه السلام : ما لمن زار قبر الحسين عليه السلام ، قال : كان كمن زار الله في عرشه ، قال : قلت : ما لمن زار احداً منكم ، قال : كمن زار رسول الله صلى الله عليه وآله[2].

[٤٣٨] ٢ ـ و حدثني ابي رحمه الله ، عن سعد بن عبدالله ، عن احمد ابن محمد بن عيسى ، عن محمد بن اسماعيل ، عن الخيبري ، عن الحسين ابن محمد القمي ، عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال :

---

١ ـ عنه البحار ١٠١:٤٩، الوسائل ١٤ : ٥٠٠.

٢ ـ عنه البحار ١٠١:٧٦، المستدرك ١٠ : ١٨٥.

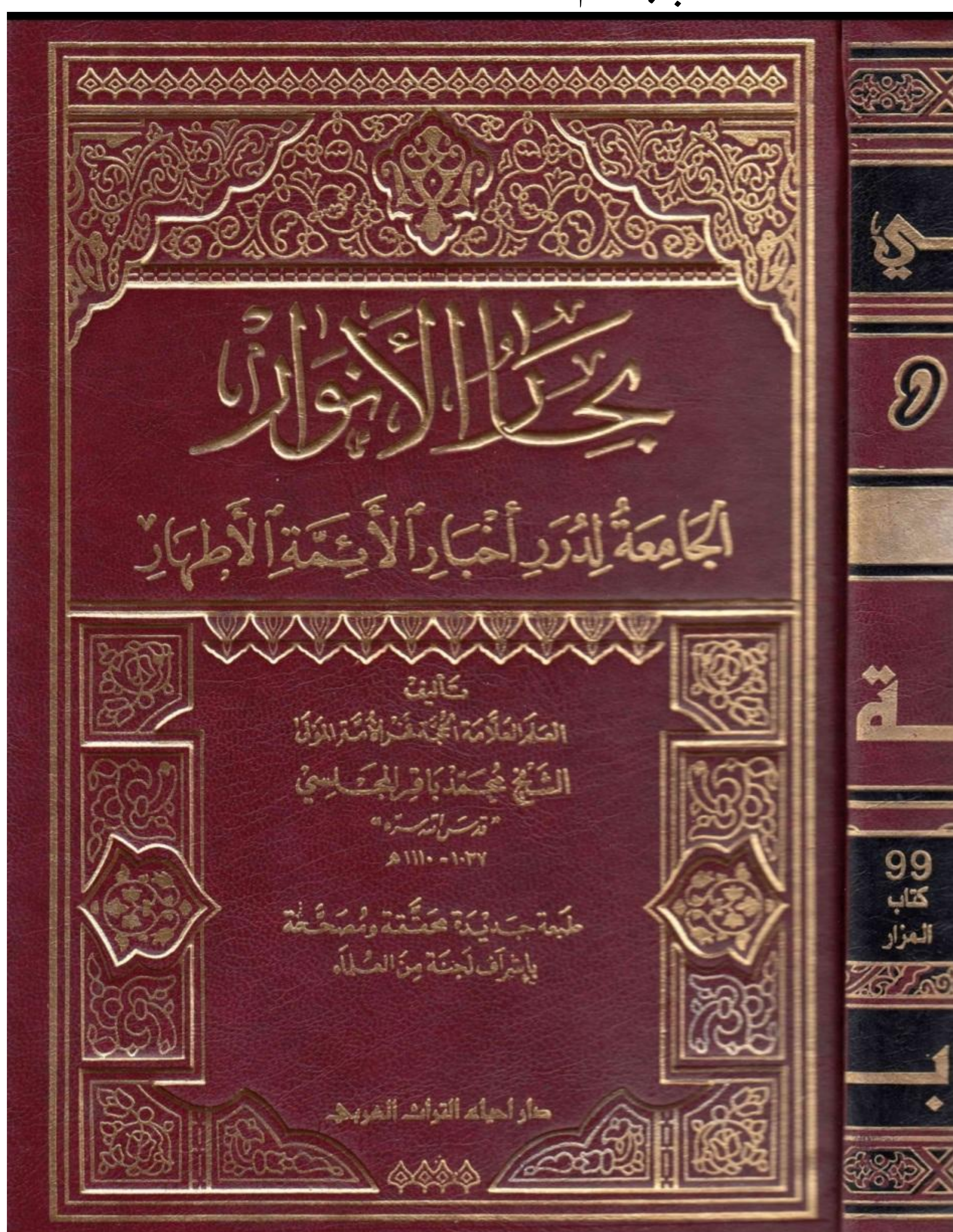
القابات معصومین زیارات معصومین کی رو سے دیکھتے ہیں کہ کیا معصوم غیر اللہ ہیں یا من اللہ ؟

مضمون کے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف معصومین کی زیارات کے چند جملے نیچے نقل کرتا ہوں کہ معصومین کو کن القابات سے یاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

زیارت آل یسین

اسلام علیک یا باب اللہ

اے اللہ کے دروازے آپ پر سلام ہو



يا مذلّ الكافرين المتكبّرين .

السّلام عليك يامولاي صاحب الزّمان ، ياابن رسول الله ، السّلام عليك ياابن أمير المؤمنين ، السّلام عليك ياابن فاطمة الزهراء ، سيّدة نساء العالمين السّلام عليك يا ابن الأئمة الحجج على الخلق أجمعين ، السّلام عليك يا مولاي سلام مخلص لك في الولاء ، أشهد أنّك الإمام المهدى قولاً وفعلاً ، وأنّك الّذي تملأ الأرض قسطاً و عدلاً ، عجّل الله فرجك ، وسهّل مخرجك ، وقرب زمانك وكثّر أنصارك وأعوانك، وأنجز لك وعدك ، فهو أصدق القائلين « ونريد أن نمنّ على الّذين استضعفوا في الأرض ، ونجعلهم أئمة ونجعلهم الوارثين » يامولاي حاجتي كذا وكذا فاشفع لي إلى ربّك في نجاحها ، وادع بما أحببت وتنصرف ولا تحوّل وجهك حتّى تخرج من الباب (١) .

أقول : سيأتي سند هذه الزيارة في باب رقاع الحوائج و فيه أنّه يقرأ في الركعة الأولى بعد الفاتحة سورة إنا فتحنا ، وفي الثانية إذا جاء نصر الله .

زيارة اخرى له عليه السلام قد تقدم ذكر الاستيذان في أوّل زيارته عليه السلام فأغنى ذلك عن الإعادة في كلّ زيارة. فاذا دخلت بعد الإذن فقل : السّلام عليك يا خليفة الله في أرضه ، وخليفة رسوله و آبائه الأئمة المعصومين المهديّين ، السّلام عليك ياحافظ أسرار ربّ العالمين ، السّلام عليك ياوارث علم المرسلين ، السّلام عليك يابقية الله من الصّفوة المنتجبين ، السّلام عليك ياابن الأنوار الزاهرة ، السّلام عليك ياابن الأشباح الباهرة ، السّلام عليك ياابن الصّور النّيرة الطّاهرة ، السّلام عليك ياوارث كنز العلوم الالهيّة ، السّلام عليك يا حافظ مكنون الأسرار الرّبانية السلام عليك يامن خضعت له الأنوار المجديّة ، السّلام عليك يا باب الله الّذي لايؤتى إلاّ منه ، السّلام عليك ياسبيل الله الّذي من سلك غيره هلك ، السّلام عليك ياحجاب الله الأزليّ القديم ، السّلام عليك ياابن شجرة طوبى وسدرة المنتهى ، السّلام عليك يانور الله الّذي لايطفى ، السّلام عليك ياحجّة الله الّتي

(١) مصباح الزائر ص ٢٢٥ – ٢٢٦ .

کیا دروازہ گھر کا غیر ہوتا ہے یا دروازہ گھر کے اند آنے کا ذریعہ ہوتا ہے؟

اسلام علیک یا حجۃ اللہ و دلیل ارادتہ

اے اللہ کی حجت اور اس کے ارادوں کی دلیل آپ پر سلام

ج ۹۹ ٥٦ - باب زيارة الحجة بن الحسن صلوات الله عليه - ٩٣ -

أمره فيما قضاه ودبّره ، ورتّبه وأراده في ملكوته ، فكشف لكم الغطاء وأنتم خزنته وشهداؤه وعلماؤه وأُمناؤه ،وساسة العباد، وأركان البلاد ، وقضاة الأحكام ، وأبواب الايمان ، و سلالة النبيّين ، وصفوة المرسلين ، و عترة خيرة ربّ العالمين ، و من تقديره منايح العطاء بكم إنفاذه محتوماً مقروناً ، فما شيء منا إلاّ و أنتم له السبب وإليه السبيل ، خياره لوليّكم نعمة ، وانتقامه من عدوّكم سخطة ، فلا نجاة ولا مفزع إلاّ أنتم، ولا مذهب عنكم ، يا أعين الله الناظرة، و حملة معرفته ، ومساكن توحيده في أرضه و سمائه . و أنت يا مولاي و يا حجّة الله و بقيّته كمال نعمته ، ووارث أنبيائه و خلفائه ، ما بلغناه من دهرنا ، وصاحب الرّجعة لوعد ربّنا ، الّتي فيها دولة الحقّ و فرجنا ، و نصر الله لنا و عزّنا .

السلام عليك أيّها العَلَم المنصوب ، و العِلم المصبوب ، والغوث والرّحمة الواسعة ، وعداً غير مكذوب ، السلام عليك يا صاحب المرأى و المسمع ، الّذي بعين الله مواثيقه ، وبيدالله عهوده ، و بقدرة الله سلطانه ، أنت الحكيم الّذي لا تعجّله الغضبة ، و الكريم الّذي لا تبخله الحفيظة ، و العالم الّذي لا تجهّله الحميّة ، مجاهدتك في الله ذات مشيّة الله، ومقارعتك في الله ذات انتقام الله، وصبرك في الله ذو أناة الله ، و شكرك لله ذو مزيد الله و رحمته .

السّلام عليك يا محفوظاً بالله ! الله نور أمامه و ورائه و يمينه و شماله ، وفوقه و تحته ، السّلام عليك يا مخزوناً في قدرة الله نور سمعه و بصره ، السّلام عليك يا وعدالله الّذي ضمنه ، ويا ميثاق الله الّذي أخذه ووكّده ، السلام عليك يا داعي الله و ديّان دينه ، السّلام عليك يا خليفة الله و ناصر حقّه ، السلام عليك يا حجّة الله و دليل إرادته ، السلام عليك يا تالي كتاب الله وترجمانه ، السلام عليك في آناء الليل و النهار ، السلام عليك يا بقية الله في أرضه ، السلام عليك حين تقوم ، السّلام عليك حين تقعد ، السلام عليك حين تقرأ و تبين ، السلام عليك حين تصلّي و تقنت ، السلام عليك حين تركع وتسجد ، السلام عليك حين تعوّذ و تسبّح ، السّلام عليك حين تهلّل و تكبر ، السلام عليك حين تحمد و تستغفر ،

زیارت امام موسیٰ کاظم صلوات اللہ علیہ السلام

اسلام علیک یا نور اللہ فی ظلمات الارض

اے زمین کی تاریکیوں میں اللہ کے نور آپ پر سلام

ج ۹۹   ٥١ ـ باب كيفيّة زيارتهما صلّى الله عليهما   ـ ٧ ـ

٢

« (باب) »

« (كيفية زيارتهما صلى الله عليهما) »

١ـ مل : محمّد بن جعفر الرزّاز ، عن محمّد بن عيسى بن عبيد ، عمّن ذكره عن أبي الحسن عليه السلام قال : تقول [ببغداد] : السّلام عليك ياوليّ الله ، السّلام عليك يا حجّة الله ، السّلام عليك يا نور الله في ظلمات الأرض ، السّلام عليك يا من بدا لله في شأنه ، أتيتك زائراً عارفاً بحقّك ، معادياً لأعدائك ، فاشفع لي عند ربّك يا مولاي .

قال : وادع الله و اسئل حاجتك ، قال وسلّم بهذا على أبي جعفر محمّد بن علي و قال : قل : إذا أردت زيارة موسى بن جعفر ومحمّد بن عليّ عليهما السلام فاغتسل وتنظّف والبس ثوبيك الطّاهرين ، وزر قبر أبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام و محمّد بن عليّ بن موسى صلى الله عليهم و قل حين تصير عند قبر أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام : السّلام عليك يا وليّ الله ، السّلام عليك يا حجّةالله ، السّلام عليك يا نور الله في ظلمات الأرض ، السّلام عليك يامن بدالله في شأنه ، أتيتك زائراً عارفاً بحقّك معادياً لأعدائك ، موالياً لأوليائك ، اشفع لي عند ربّك يا مولاي .

ثمّ سل حاجتك ، ثمّ سلّم على أبي جعفر محمّد بن علي عليهما السلام بهذه الأحرف و ابدأ بالغسل و قل : اللّهمّ صلّ على محمّد بن عليّ ، الامام البرّ التّقي الرّضي المرضيّ ، و حجّتك على من فوق الأرضين و من تحت الثّرى ، صلاة كثيرة نامية زاكية مباركة متواصلة مترادفة ، كأفضل ما صلّيت على أحد من أوليائك ، السّلام عليك يا وليّ الله ، السّلام عليك يا نور الله ، السّلام عليك يا حجّة الله ، السّلام عليك يا إمام المؤمنين ، و وراث النّبيّين ، وسلالة الوصيّين ، السّلام عليك يا نورالله في ظلمات الأرض، أتيتك زائراً عارفاً بحقّك ، معادياً لأعدائك ، موالياً لأوليائك ، فاشفع لي عند ربّك يا مولاي .

کیا سورج کی کرنیں سورج سے جدا ہیں؟

اتیتک متقربا بزیارتک الی اللہ تعالی و مستشفعا بک الیہ

آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں آپ کی زیارت سے خدا کا قرب حاصل کرنے اور اسکے حضور آپ سے شفاعت کروانے کے لیے۔

زیارت معصوم کی اور قرب خدا کا۔ زیارت معصوم کی اور اللہ کہتا ہے کہ یہ مجھ سے ملاقات ہے۔ شفاعت معصوم سے کرواتے ہو عربی میں اور اردو میں ان کو غیر اللہ بولتے ہو!

ج ٩٩ باب كيفيّة زيارتهما صلّى الله عليهما - ١٥ -

عليك يا خازن علم المرسلين ، السّلام عليك يا نائب الأوصيآء السّابقين ، السلام عليك يا معدن الوحي المبين ، السلام عليك يا صاحب العلم اليقين ، السلام عليك يا عيبة علم المرسلين، السلام عليك أيّها الامام الصّالح ، السلام عليك أيّها الامام الزاهد ، السلام عليك أيها الامام العابد ، السلام عليك أيها الامام السيد الرّشيد السلام عليك أيها الامام المقتول الشّهيد ، السلام عليك يا ابن رسول الله وابن وصيه.

السلام عليك يا مولاي ياموسى بن جعفر ورحمة الله وبركاته ، أشهد أنّك قد بلغت عن الله ماحمّلك ، وحفظت ما استودعك ، وحلّلت حلال الله ، وحرّمت حرام الله ، وأقمت أحكام الله ، وتلوت كتاب الله ، وصبرت على الأذى في جنب الله ، و جاهدت في الله حقّ جهاده ، حتّى أتاك اليقين .

وأشهد أنّك مضيت على مامضى عليه آباؤك الطّاهرون ، وأجدادك الطيّبون والأوصياء الهادون، الأئمة المهديّون، لم تؤثر عمى على هدى، ولم تمل من حقّ إلى باطل ، وأشهد أنك نصحت لله ولرسوله ولأمير المؤمنين ، وأنك أدّيت الأمانة و اجتنبت الخيانة ، وأقمت الصلاة و آتيت الزكاة ، و أمرت بالمعروف و نهيت عن المنكر ، و عبدت الله مخلصاً مجتهداً محتسباً حتّى أتاك اليقين فجزاك الله عن الاسلام وأهله أفضل الجزاء وأشرف الجزاء .

أتيتك يا ابن رسول الله زائراً عارفاً بحقّك ، مقرّاً بفضلك ، محتملا لعلمك محتجباً بذمّتك ، عائذاً بقبرك ، لائذاً بضريحك ، مستشفعاً بك إلى الله ، مواليا لأوليائك ، معادياً لأعدائك ، مستبصراً بشأنك ، وبالهدى الّذي أنت عليه ، عالماً بضلالة من خالفك ، وبالعمى الّذي هم عليه .

بأبي أنت وأمّي ونفسي وأهلي ومالي وولدي يا ابن رسول الله، أتيتك متقرّباً بزيارتك إلى الله تعالى ، ومستشفعاً بك إليه ، فاشفع لي عند ربك ، ليغفر لي ذنوبي ويعفو عن جرمي، ويتجاوز عن سيّئاتي، ويمحو عنّي خطيئاتي، ويدخلني الجنّة ، و يتفضّل عليّ بما هو أهله ، ويغفر لي ولآبائي ولاخواني ولجميع المؤمنين والمؤمنات في مشارق الأرض ومغاربها بفضله وجوده ومنّه .

زیارت وارثہ امام حسین صلوات اللہ علیہ سلام

السَّلاَمُ عَلَيكَ يا ثَارَ اللهِ وَ ابْنَ ثَارِهِ۔

سلام ہو آپ پر اے خونِ خدا اور خونِ خدا کے فرزند

السلام عليك أيّها الامام الفريد ، السّلام عليك أيّها الامام المنتظر ، و الحقّ المشتهر ، السلام عليك أيّها الامام الوليّ المجتبى ، و الحقّ المنتهى ، السلام عليك أيّها الامام المرتجى لإزالة الجور و العدوان ، السلام عليك أيّها الامام المبيد ، لأهل الفسوق و الطغيان ، السلام عليك أيّها الامام الهادم لبنيان الشرك و النّفاق ، و الحاصد فروع الغيّ و الشّقاق ، السلام عليك أيّها المدّخر لتجديد الفرائض والسّنن ، السلام عليك ياطامس آثار الزيغ و الأهواء ، و قاطع حبائل الكذب و الفتن و الامتراء ، السلام عليك أيّها المؤمّل لإحيآء الدّولة الشّريفة السلام عليك يا جامع الكلمة على التقوى ، السلام عليك يا باب الله ، السلام عليك يا ثار الله ، السلام عليك يا محيي معالم الدين وأهله ، السلام عليك يا قاصم شوكة المعتدين ، السلام عليك ياوجه الله الّذي لايهلك و لايبلى إلى يوم الدّين ، السلام عليك يا ركن الايمان ، السلام عليك أيّها السّبب المتّصل بين الأرض و السماء السلام عليك يا صاحب الفتح وناشر رأية الهدى ، السلام عليك يا مؤلّف شمل الصلاح و الرّضا ، السلام عليك يا طالب ثار الأنبياء ، و أبناء الأنبياء ، و الثائر بدم المقتول بكربلاء ، السلام عليك أيّها المنصور على من اعتدى ، السلام عليك أيّها المنتظر(١) المجاب إذادعا ، السلام عليك يا بقيّة الخلائف ، البرّ التقي الباقي لإزالة الجور و العدوان .

السلام عليك ياابن النبيّ المصطفى ، السلام عليك ياابن عليّ المرتضى ، السلام عليك ياابن فاطمة الزّهراء ، السلام عليك ياابن خديجة الكبرى ، و ابن السادة المقرّبين ، والقادة المتّقين ، السلام عليك ياابن النجباء الأكرمين ، السلام عليك ياابن الأصفياء المهتدين ، السلام عليك ياابن الهداة المهديّين ، السلام عليك ياابن خيرة الخير ، السلام عليك ياابن سادة البشر ، السلام عليك ياابن الغطارفة الأكرمين والأطائب المطهّرين ، السلام عليك ياابن البررة المنتجبين ، والخضارمة الأنجبين السلام عليك يا ابن الحجج المنيرة ، والسّرج المضيئة ، السلام عليك ياابن الشهب

(١) المضطرّ خ ل .

مولا علیؑ کی زیارت میں جملے ہیں

السلام على نفس الله تعالى القائمة فيه بالسنن وعينه التي من عرفها يطمئن

میر اسلام اللہ ج کے نفس پر جو اس کی سنت قائم کرتا ہے اور اس کی آنکھ ہے جس کو وہ جانتا ہے اور مطمئن ہے..

ج ٩٧ ١٤- باب زياراته صلوات الله عليه المطلقة -٣٣١-

الّذي من آمن به أمن ، السّلام على نفس الله تعالى القائمة فيه بالسّنن و عينه الّتي من عرفها يطمئن ، السّلام على اُذن الله الواعية في الاُمم ويده الباسطة بالنّعم وجنبه الّذي من فرّط فيه ندم ، أشهد أنّك مجازي الخلق وشافع الرّزق والحاكم بالحق بعثك الله علماً لعباده فوفيت بمراده ، وجاهدت في الله حقّ جهاده ، فصلّى الله عليكم و جعل أفئدة من الناس تهوي إليكم ، فالخير منك وإليك ، عبدك الزّائر لحرمك اللاّئذ بكرمك ، الشّاكر لنعمك ، قدهرب إليك من ذنوبه ، ورجاك لكشف كروبه فأنت ساتر عيوبه ، فكن لي إلى الله سبيلاً ، و من النّار مقيلاً ، و لما أرجو فيك كفيلاً أنجو نجاة من وصل حبله بحبلك ، و سلك بك إلى الله سبيلاً فأنت سامع الدّعاء وولّي الجزاء، علينا منك السّلام ، وأنت السّيد الكريم والامام العظيم ، فكن بنا رحيماً يا أمير المؤمنين ، و السّلام عليك ورحمة الله و بركاته .

٣٠- اقول: وجدت في نسخة قديمة من تأليفات بعض أصحابنا زيارة اُخرى لمولانا أمير المؤمنين صلوات الله و سلامه عليه و هي : السلام عليك يامولاي و مولا كلّ مؤمن و مؤمنة ، السلام عليك يا وليّ الله وحجّته ، السلام عليك يا خليفة الرّسول على اُمّته ، السلام عليك يا صهر النبيّ و زوج ابنته ، السلام عليك يا قائل الحقّ في قضيّته ، السلام عليك يا صاحب الزهد في إمامته ، السلام عليك يا واضح السبيل في دلالته ، السلام عليك يا خليفة الطهر في نبوّته ، السلام عليك يا ناصر الحقّ في شريعته ، السلام عليك يا أوحد الخلق في شجاعته ، السلام عليك يا شبه الأمين في سماحته ، السلام عليك أيها المقبول في شفاعته ، السلام عليك أيّها العادل في خلافته ، السلام عليك أيّها الأمين في إمارته ، السلام عليك أيّها الطيّب في ولادته ، السلام عليك يا صاحب الحوض وسقايته ، السلام عليك يا حامل اللواء لعظم كرامته ، السلام عليك يا خائف الله في سريرته ، السلام عليك يا وارث آدم صفوة الله من بريّته ، السلام عليك يا وارث نوح نبيّ الله و خيرته ، السلام عليك يا وارث إبراهيم الخليل في نبوّته ، السلام عليك يا وارث موسى الكليم لله في رسالته السلام عليك يا وارث عيسى الرّوح في بلاغته ، السلام عليك يا وارث محمّد النبيّ في

اب جو ثار اللہ اور نفس اللہ کو غیر اللہ مانتے ہیں ان کے دلوں پر اللہ نے محر لگائی ہوئی ہے۔

اب دعائے معصومؑ کی روسے دیکھتے ہیں کہ معصوم من اللہ ہیں یا غیر اللہ؟

جس کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی اس کے لیے اب آخر میں قول معصوم صلوات اللہ علیہ السلام سے تین چیزیں لکھوں گا۔اور حجت تمام۔۔ایسی حجت جو قیامت تک قائم رہے گی میرے پاک مولا صلوات اللہ علیہ السلام کے حکم سے کیونکہ اپنی بات نہیں لکھ رہا۔۔ معصوم کا فرمان لکھنے لگا ہوں۔

1۔

دعائے الفرج جو کہ شہنشاہ زمانہ عجل اللہ الشریف نے تعلیم فرمائی ہے کے الفاظ ہیں

یا محمد یا علی یا علی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکفیانی فانکما کافیان، احفظانی فانکما حافظان، انصرانی فانکما ناصران۔ یامولای یا صاحب الزمان الغوث الغوث الغوث ادرکنی ادرکنی ادرکنی الساعۃ الساعۃ الساعۃ العجل العجل العجل

یا محمد یا علی یا علی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری سرپرستی فرمائیں کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں میری سرپرستی کو، میری حفاظت فرمایئے کہ آپ دونوں ہی میرے محافظ ہیں، میری مدد فرمایئے کہ آپ دونوں ہی میرے مددگار ہیں۔ یا صاحب زمان فریاد کو پہنچیں، مدد کیجیئے، اسی وقت، اسی لمحے، اسی گھڑی، جلد تر، جلد تر، جلد تر

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو اس دعا کو رد کر دو اور ان سے مدد مانگنا چھوڑ دو! ان کی سرپرستی مت مانگو

حقیقت میں غیر اللہ وہ ہیں جنہوں نے تم کو اپنی اطاعت میں پھنسا لیا ہے اور تم کو نائب امام ہونے کا باطل دعوی کر کے گمراہ کر دیا ہے اور تم سے ان ہستیوں کی عظمت و اکرام چھپا دی ہے اور دین کو فتووں کا محتاج بنا دیا ہے۔

[redacted] [redacted]

الْأَرْضُ وَمُنِعَتِ السَّمَاءُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ

ہو گئی ہے اور آسمان نے رکاوٹ ڈال دی تو ہی مددگار ہے اور تجھی سے شکایت ہو سکتی ہے اور تنگی و آسانی میں صرف تو ہی سہارا بن

وَالرَّخَاءِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أُولِي الْأَمْرِ الَّذِينَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا طَاعَتَهُمْ وَ

سکتا ہے اے معبود رحمت نازل فرما محمد و آل محمد پر جو صاحبان امر بھی ہیں جن کی اطاعت تو نے ہم لوگوں پر فرض کی اور

عَرَّفْتَنَا بِذَلِكَ مَنْزِلَتَهُمْ فَفَرِّجْ عَنَّا بِحَقِّهِمْ فَرَجاً عَاجِلاً قَرِيباً كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ

اس طرح ہمیں ان کے مرتبہ کی پہچان کرائی ہے پس ان کے صدقے میں ہمیں آسودگی عطا فرما جلد تر نزدیک تر گویا آنکھ جھپکنے میں یا

هُوَ أَقْرَبُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اِكْفِيَانِي فَإِنَّكُمَا كَافِيَانِ وَانْصُرَانِي فَإِنَّكُمَا

اس سے بھی قریب تر یا محمد یا علیؑ یا علیؑ یا محمد میری سرپرستی فرمایئے کہ آپ دونوں ہی کافی ہیں میری مدد فرمایئے کہ آپ

نَاصِرَانِ يَا مَوْلَانَا يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي

دونوں ہی میرے مددگار ہیں اے ہمارے آقا اے صاحب زمان فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں فریاد کو پہنچیں مجھے سنبھالیں مجھے سنبھالیں مجھے سنبھالیں

السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ

اسی وقت اسی لمحے اسی گھڑی جلد تر جلد تر جلد تر اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے واسطہ ہے محمدؐ کا

وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

اور ان کی پاک آل کا

2۔

اسی طرح دعائے ندبہ کے چند جملے پیش خدمت ہیں۔

وَ كَانَ بَعْدَهُ هُدًى مِنَ الضَّلالِ وَ نُورا مِنَ الْعَمَى وَ حَبْلَ اللهِ الْمَتِينَ وَ صِرَاطَهُ الْمُسْتَقِيمَ

چنانچہ وہ آپ کے بعد گمراہی سے ہدایت میں لانے والے تاریکی سے روشنی میں لانے والے خدا کا مضبوط سلسلہ اور اسکا سیدھا راستہ ہیں ۔

مفاتیح الجنان　　(۱۳۱)　　دعائے ندبہ

[redacted]

ابنته سيدة نساء العالمين واحل له من مسجده ما حل له وسد

نکاح اپنی بیٹی سردار زنان عالم سے کیا مسجد میں ان کے لیے وہ امر حلال رکھا جو آپ کے لیے تھا اور مسجد کی طرف

الابواب الا بابه ثم اودعه علمه وحكمته فقال انا مدينة العلم

سے سبھی دروازے بند کرا دیئے سوائے علیؑ کے پھر اپنا علم و حکمت ان کے سپرد کیا تو فرمایا میں علم کا شہر ہوں

وعلي بابها فمن اراد المدينة والحكمة فليأتها من بابها ثم قال

اور علیؑ اس کا دروازہ ہیں لہذا جو علم و حکمت کا طالب ہے وہ اس در علم پر آئے نیز یہ کہا کہ

انت اخي ووصيي ووارثي لحمك من لحمي ودمك من دمي و

اے علیؑ تم میرے بھائی جانشین اور وارث ہو تمہارا گوشت میرا گوشت تمہارا خون میرا خون تمہاری صلح

سلمك سلمي وحربك حربي والايمان مخالط لحمك ودمك كما

میری صلح تمہاری جنگ میری جنگ ہے اور ایمان تمہارے خون و گوشت میں شامل ہے جیسے وہ میرے

خالط لحمي ودمي وانت غدا على الحوض خليفتي وانت تقضي ديني

گوشت و خون میں شامل ہے قیامت میں تم حوض کوثر پر میرے خلیفہ ہوگے تم ہی میرے قرضے چکاؤ گے

وتنجز عداتي وشيعتك على منابر من نور مبيضة وجوههم حولي

اور میرے وعدے نبھاؤ گے تمہارے شیعہ جنت میں چمکتے چہروں کے ساتھ نورانی تختوں پر میرے پاس میرے

في الجنة وهم جيراني ولولا انت يا علي لم يعرف المؤمنون

قرب میں ہوں گے اور اے علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومنوں کی پہچان نہ ہو پاتی چنانچہ

بعدي وكان بعده هدى من الضلال ونورا من العمى وحبل

وہ آپ کے بعد گمراہی سے ہدایت میں لانے والے تاریکی سے روشنی میں لانے والے خدا کا مضبوط سلسلہ اور

الله المتين وصراطه المستقيم لم يسبق بقرابة في رحم ولا

اس کا سیدھا راستہ تھے نہ قرابت پیغمبر میں کوئی ان سے بڑھا ہوا تھا نہ دین میں کوئی ان سے آگے

بسابقة في دين ولا يلحق في منقبة من مناقبه يحذو حذو الرسول

تھا ان کے علاوہ کوئی بھی اوصاف میں رسولؐ کے مانند نہ تھا خدا کی رحمت ہو

صلى الله عليهما وآلهما ويقاتل على التأويل ولا تأخذه في الله لومة

علیؑ و نبیؐ اور ان کی آل پر علیؑ نے تاویل قرآن پر جنگ کی اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کی پرواہ

أَيْنَ بَابُ اللهِ الَّذِی مِنْهُ يُؤْتَى أَيْنَ وَجْهُ اللهِ الَّذِی إِلَيْهِ يَتَوَجَّهُ الْأَوْلِيَاءُ أَيْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَيْنَ الْأَرْضِ وَ السَّمَاءِ

کہاں ہے وہ جو خدا کا دروازہ جس سے وارد ہوں کہاں ہے وہ جو مظہر خدا کہ جس کی طرف حبدار متوجہ ہوں کہاں ہے وہ جو زمین و آسمان کے پیوست رہنے کا وسیلہ

انصاف کرو اور بتاو مظہر کیا ہوتا ہے؟

مفاتیح الجنان ۱۰۴۴ دعائے ندبہ

[redacted]

اَیْنَ طَامِسُ اٰثَارِ الزَّیْغِ وَالْاَھْوَآءِ اَیْنَ قَاطِعُ حَبَآئِلِ الْکِذْبِ وَالْاِفْتِرَآءِ

کہاں ہے وہ کج دلی ونفس پرستی کے داغ مٹانے والا کہاں ہے وہ جھوٹ اور بہتان کی رگیں کاٹنے والا

اَیْنَ مُبِیْدُ الْعُتَاۃِ وَالْمَرَدَۃِ اَیْنَ مُسْتَاصِلُ اَھْلِ الْعِنَادِ وَالتَّضْلِیْلِ وَ

کہاں ہے وہ سرکشوں اور سخوروں کو تباہ کرنے والا کہاں ہے وہ دشمنوں گمراہ کرنے والوں اور بے دینوں

الْاِلْحَادِ اَیْنَ مُعِزُّ الْاَوْلِیَآءِ وَمُذِلُّ الْاَعْدَآءِ اَیْنَ جَامِعُ الْکَلِمَۃِ

کی جڑیں اکھاڑنے والا کہاں ہے وہ دوستوں کو باعزت اور دشمنوں کو ذلیل کرنے والا کہاں ہے وہ سب کو تقویٰ پر جمع

عَلَی التَّقْوٰی اَیْنَ بَابُ اللّٰہِ الَّذِیْ مِنْہُ یُؤْتٰی اَیْنَ وَجْہُ اللّٰہِ الَّذِیْ اِلَیْہِ

کرنے والا کہاں ہے وہ خدا کا دروازہ جس سے وارد ہوں کہاں ہے وہ مظہر خدا کہ جس کی طرف دوستدار

یَتَوَجَّہُ الْاَوْلِیَآءُ اَیْنَ السَّبَبُ الْمُتَّصِلُ بَیْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَیْنَ

متوجہ ہوں کہاں ہے وہ زمین و آسمان کے پیوست رہنے کا وسیلہ کہاں ہے

صَاحِبُ یَوْمِ الْفَتْحِ وَنَاشِرُ رَایَۃِ الْھُدٰی اَیْنَ مُؤَلِّفُ شَمْلِ الصَّلَاحِ

وہ یوم فتح کا حکمران اور ہدایت کا پرچم لہرانے والا کہاں ہے وہ نیکی و خوشنودی کا لباس پہننے والا

وَالرِّضَا اَیْنَ الطَّالِبُ بِذُحُوْلِ الْاَنْبِیَآءِ وَاَبْنَآءِ الْاَنْبِیَآءِ اَیْنَ الطَّالِبُ بِدَمِ

کہاں ہے وہ نبیوں کے خون اور نبیوں کی اولاد کے خون کا دعویدار کہاں ہے وہ کربلا کے مقتول

الْمَقْتُوْلِ بِکَرْبَلَآءَ اَیْنَ الْمَنْصُوْرُ عَلٰی مَنِ اعْتَدٰی عَلَیْہِ وَافْتَرٰی اَیْنَ

حسینؑ کے خون کا مدعی کہاں ہے وہ جو اس پر غالب ہے جس نے زیادتی کی اور جھوٹ باندھا

الْمُضْطَرُّ الَّذِیْ یُجَابُ اِذَا دَعٰی اَیْنَ صَدْرُ الْخَلَآئِقِ ذُوالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی

وہ پریشان کہ جب دعا مانگے قبول ہوتی ہے کہاں ہے وہ مخلوق کا حاکم جو نیک و پرہیزگار ہے کہاں ہے

اَیْنَ ابْنُ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی وَابْنُ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَابْنُ خَدِیْجَۃَ الْغَرَّآءِ

کہاں ہے وہ نبی مصطفیٰؐ کا فرزند علی مرتضیٰؑ کا فرزند خدیجہؑ پاک کا فرزند اور

وَابْنُ فَاطِمَۃَ الْکُبْرٰی بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ وَنَفْسِیْ لَکَ الْوِقَآءُ وَالْحِمٰی

فاطمہ کبریٰؑ کا فرزند جدیؑ قربان آپ پر میرے ماں باپ اور میری جان آپ کے لیے فدا ہے

یَابْنَ السَّادَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ یَابْنَ النُّجَبَآءِ الْاَکْرَمِیْنَ یَابْنَ الْھُدَاۃِ الْمَھْدِیِّیْنَ

اے خدا کے مقرب سرداروں کے فرزند اے پاک اصل بزرگواروں کے فرزند اے ہدایت یافتہ رہبروں کے فرزند

اب آخر میں مولا شہنشاہ زمانہ عجل اللہ شریف کی دعا جو مفاتیح الجنان میں صفحہ 272 پہ درج ہے،اور اس دعا کو ماہ رجب 3 میں پڑھنے کی خاص تاکید کی گئی ہے، کے جملے لکھ رہا ہوں تا کہ سب واضح ہو جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَعْرِفُکَ بِهَا مَنْ عَرَفَکَ لا فَرْقَ بَيْنَکَ وَ بَيْنَهَا اِلّا أَنَّهُمْ عِبادُکَ وَ خَلْقُکَ فَتْقُهَا وَ رَتْقُهَا بِيَدِکَ بَدْؤُهَا مِنْکَ وَ عَوْدُهَا إِلَيْکَ

جو تجھے پہچانتا (معرفت رکھتا) ہے ان کے زریعے پہچانتا (معرفت رکھتا) ہے۔ ان میں تجھ میں کوئی تفریق نہیں بلکہ یہ کہ وہ تیرے بندے اور تیری مخلوق ہیں۔ کہ ان کی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے۔ان کی ابتدا تجھ سے اور انتہا تجھ تک ہے

یہاں ایک سوال آپ کے لیے چھوڑے جاتا ہوں کہ کیا نور کی شکل میں خلق ہونے سے پہلے محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجود نہیں رکھتے تھے؟ ان کی ابتدا اللہ سے ہے اور انتہا بھی اللہ تک ہے۔ جب سے اللہ ہے (جب لگانا بھی توہین خداوندی ہے) تب سے یہ بھی وجود رکھتے ہیں۔

[redacted]

(۵)

شیخ نے روایت کی ہے کہ ناحیہ مقدسہ (امام زمان کی جانب) سے امام العصرؑ کے وکیل شیخ کبیر ابو جعفر محمد بن سعید بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے یہ توقیع یعنی مکتوب آیا ہے۔ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" رجب کے مہینے میں یہ دعا ہر روز پڑھا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَعَانِيْ جَمِيْعِ مَا يَدْعُوْكَ

خدا کے نام سے شروع جو رحمان و رحیم ہے اے معبود میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ان پر معنی الفاظ کے ذریعے جن سے تیرے

بِهٖ وُلَاةُ اَمْرِكَ الْمَاْمُوْنُوْنَ عَلٰى سِرِّكَ الْمُسْتَبْشِرُوْنَ بِاَمْرِكَ الْوَاصِفُوْنَ

امر کے ولی تجھے پکارتے ہیں جو تیرے راز کے امانتدار تیرے امر کی خوشخبری پانے والے تیری قدرت کی توصیف کرنے والے

لِقُدْرَتِكَ الْمُعْلِنُوْنَ لِعَظَمَتِكَ اَسْئَلُكَ بِمَا نَطَقَ فِيْهِمْ مِنْ مَشِيَّتِكَ فَجَعَلْتَهُمْ

اور تیری عظمت کا اعلان کرنے والے ہیں تجھ سے سوال کرتا ہوں بواسطہ تیری اس مشیت کے جو ان کے حق میں گویا ہے پس تو

مَعَادِنَ لِكَلِمَاتِكَ وَاَرْكَانًا لِتَوْحِيْدِكَ وَاٰيَاتِكَ وَمَقَامَاتِكَ الَّتِيْ لَا تَعْطِيْلَ

نے بنایا ان کو اپنے کلمات کی کانیں اور اپنی توحید، آیات اور مقامات کے ارکان کہ جو کسی جگہ بھی اپنے فرض کے ادا

لَهَا فِيْ كُلِّ مَكَانٍ يَعْرِفُكَ بِهَا مَنْ عَرَفَكَ لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا اِلَّا اَنَّهُمْ

کرنے سے باز نہیں رہتے کہ جو تجھے پہچانتا ہے ان کے ذریعے پہچانتا ہے ان میں تجھ میں کوئی فرق نہیں مگر یہ کہ وہ تیرے

عِبَادُكَ وَخَلْقُكَ فَتْقُهَا وَرَتْقُهَا بِيَدِكَ بَدْؤُهَا مِنْكَ وَعَوْدُهَا اِلَيْكَ

بندے اور تیری مخلوق ہیں کہ ان کی حرکت اور سکون تیرے حکم سے ہے ان کی ابتداء تجھ سے اور انتہا تجھ تک ہے

اَعْضَادٌ وَّاَشْهَادٌ وَّمُنَاةٌ وَّاَذْوَادٌ وَّحَفَظَةٌ وَّرُوَّادٌ فَبِهِمْ مَلَاْتَ سَمَآئَكَ وَ

وہ مددگار گواہ آزمودہ دافع محافظ اور پیغام رساں ہیں انہی کے ذریعے تو نے اپنے آسمان و

اَرْضَكَ حَتّٰى ظَهَرَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَبِذٰلِكَ اَسْئَلُكَ وَبِمَوَاقِعِ الْعِزِّ مِنْ

زمین کو آباد کیا تب آشکار ہوا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں پس ان کے ذریعے اور تیری رحمت کے عظیم موقعوں کے واسطے

رَحْمَتِكَ وَبِمَقَامَاتِكَ وَعَلَامَاتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَزِيْدَنِيْ

سے اور تیرے مراتب اور نشانیوں کے ذریعے سوال کرتا ہوں کہ محمد و آل محمد پر رحمت فرما اور میرے ایمان و

مزید معرفت کے لیے مفاتیح الجنان میں **بی بی سیدہ صلوات اللہ علیہ سلام** کی زیارت کا ابتدائی جملہ یہاں نقل کر رہا ہوں۔

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ اللهُ الَّذِی خَلَقَکِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَکِ فَوَجَدَکِ لِمَا امْتَحَنَکِ صَابِرَةً

اے آزمائش شدہ بی بی آپ کا اس اللہ نے امتحان لیا جس نے آپ کو پیدا کیا اس نے آپ کی خلقت سے پہلے ہی آپ کو صابرہ پایا

اسی ضمن میں ایک اور اشارہ دیتا چلوں کہ اللہ پاک کی ایک صفت قدیم ہے۔ اور اسی دعائے ندبہ میں مولا شہنشاہ زمانہ عجل اللہ الشریف کو قدیمی نعمت کے لفظ سے پکارا گیا ہے۔

مفاتیح الجنان ۱۲۶ [redacted]

زیارت دیگر حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُمْتَحَنَةُ اِمْتَحَنَكِ الَّذِيْ خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ وَكُنْتِ

سلام ہو آپ پر اے امتحان دینے والی آپ کے خالق نے آپ کی تخلیق سے پہلے آپ کا امتحان لیا لہذا اے بی بی

لِمَا امْتَحَنَكِ بِهٖ صَابِرَةً [redacted] نَحْنُ لَكِ اَوْلِيَاءُ مُصَدِّقُوْنَ وَلِكُلِّ مَا اَتٰى بِهٖ اَبُوْكِ

آپ امتحان میں صبر کرنے والی [redacted] ہم محب اور تصدیق کرنے والے ہیں آپ کے اور جو کچھ آپ کے بابا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَتٰى بِهٖ وَصِيُّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسَلِّمُوْنَ وَنَحْنُ

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا اور جو کچھ ان کے وصی علی مرتضیٰ علیہ السلام کو دیا گیا اسے تسلیم کرنے والے ہیں

نَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ اِذْ كُنَّا مُصَدِّقِيْنَ لَهُمْ اَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِيْقِنَا بِالدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ

ہم سوال کرتے ہیں تجھ سے اے معبود جبکہ ہم ان ہستیوں کی تصدیق کرتے ہیں تو ہمیں اس تصدیق کی بدولت درجہ عالیہ پر پہنچا دے

لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

تاکہ ہم خود مژدہ سنائیں کہ ہم اہلبیت علیہم السلام کی ولایت (کو ماننے) سے پاک دل ہو گئے ہیں

پھر اس دعا میں صفحہ 273 پہ مولا تعلیم فرماتے ہیں

وَ امْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِک وَ لا تَكِلْنَا إِلَى غَيْرِک

اور اپنے حسن نظر سے ہم پر احسان فرما اور ہمیں اپنے غیر کے حوالے نہ کر

[redacted]

إِيمَانًا وَتَثْبِيتًا يَا بَاطِنًا فِي ظُهُورِهِ وَظَاهِرًا فِي بُطُونِهِ وَمَكْنُونِهِ يَا مُفَرِّقًا بَيْنَ

ثابت قدمی میں اضافہ فرما اے وہ کہ اپنے ظہور میں پوشیدہ اور اپنی پوشیدگیوں اور پردوں میں ظاہر ہے اے نور اور تاریکی میں

النُّورِ وَالدَّيْجُورِ يَا مَوْصُوفًا بِغَيْرِ كُنْهٍ وَمَعْرُوفًا بِغَيْرِ شِبْهٍ حَادَّ كُلِّ مَحْدُودٍ

جدائی ڈالنے والے اسے بغیر علم ذات کے صفت کیے جانے اور بغیر مثال کے پہچانے جانے والے ہر محدود کی حد بندی کرنے والے

وَشَاهِدَ كُلِّ مَشْهُودٍ وَمُوجِدَ كُلِّ مَوْجُودٍ وَمُحْصِيَ كُلِّ مَعْدُودٍ وَفَاقِدَ

اے ہر محتاج گواہی کے گواہ ہر موجود کے ایجاد کرنے والے ہر تعداد کے شمار کرنے والے ہر گمشدہ کے گم

كُلِّ مَفْقُودٍ لَيْسَ دُونَكَ مِنْ مَعْبُودٍ أَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْجُودِ يَا مَنْ لَا يُكَيَّفُ

کرنے والے تیرے سوا کوئی معبود نہیں کہ جو بڑائی اور سخاوت والا ہو اے وہ جس کی حقیقت بیان نہیں

بِكَيْفٍ وَلَا يُؤَيَّنُ بِأَيْنٍ يَا مُحْتَجِبًا عَنْ كُلِّ عَيْنٍ يَا دَيْمُومُ يَا قَيُّومُ وَعَالِمَ

جو کسی مکان میں سماتا نہیں اے وہ جو ہر آنکھ سے اوجھل ہے اے ہمیشگی والے اے نگہبان اور ہر چیز کے

كُلِّ مَعْلُومٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَلَى عِبَادِكَ الْمُنْتَجَبِينَ وَبَشَرِكَ الْمُحْتَجِبِينَ

جاننے والے رحمت فرما محمد اور ان کی آل پر اور اپنے پاک نہاد بندوں پر اور پوشیدہ رہنے والے انسانوں پر

وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَالْبُهْمِ الصَّافِّينَ الْحَافِّينَ وَبَارِكْ لَنَا فِي شَهْرِنَا هٰذَا

اور اپنے مقرب فرشتوں پر اور نامعلوم صف بستہ دائرے میں کھڑے ہوؤں پر اور برکت نازل فرما ہمارے لیے ہمارے اس

الْمُرَجَّبِ الْمُكَرَّمِ وَمَا بَعْدَهُ مِنَ الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا فِيهِ النِّعَمَ وَ

رجب کے مہینے میں جو بزرگی والا ہے اور اس کے بعد آنے والے محترم مہینوں میں نیز اس مہینے میں ہم پر نعمتیں کامل فرما اور

أَجْزِلْ لَنَا فِيهِ الْقِسَمَ وَأَبْرِرْ لَنَا فِيهِ الْقَسَمَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ الْأَعْظَمِ

ہمیں زیادہ حصہ عنایت کر اور اس مہینے میں ہماری قسمیں نیک کر دے واسطہ ہے تیرے نام کا جو بڑے سے بڑا

الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ الَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَأَضَاءَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَاغْفِرْ لَنَا

خوش آیند اور کرامت والا ہے جسے تو نے دن پر متوجہ کیا تو وہ روشن ہو گیا اور رات پر رکھا تو وہ تاریک ہو گئی پس بخش دے

مَا تَعْلَمُ مِنَّا وَمَا لَا نَعْلَمُ وَاعْصِمْنَا مِنَ الذُّنُوبِ خَيْرَ الْعِصَمِ وَاكْفِنَا كَوَافِيَ

ہمارے وہ گناہ جن کو تو جانتا ہے ہم نہیں جانتے اور ہمیں گناہوں سے بہتر طریق محفوظ فرما ہماری کفایت فرما جیسی تو قدرت کاملہ

قَدَرِكَ وَامْنُنْ عَلَيْنَا بِحُسْنِ نَظَرِكَ وَلَا تَكِلْنَا إِلَى غَيْرِكَ وَلَا تَمْنَعْنَا مِنْ

رکھتا ہے اور اپنے حسن نظر سے ہم پر احسان فرما ہمیں اپنے غیر کے حوالے نہ کر [illegible] خیر و برکت

سوال

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو ان سے وابستہ رہنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو ان کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کا حکم کیوں دیا گیا؟

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو ان کا ذکر اور ان کے چہرے کی طرف دیکھنا اللہ کی عبادت کیوں ہے؟

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو یہ اللہ کے امر کے مالک کیسے ہیں؟

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ کیسے ہے؟

اگر یہ غیر اللہ ہیں تو اللہ نے ان کو اپنا ہاتھ، آنکھ، ارادہ، روح، پہلو، چہرہ کیوں قرار دیا؟

کہیں ان کو غیر اللہ کہ کر حسبنا کتاب اللہ کی روایت قائم کرنے کی کوشش تو نہیں کی جارہی تاکہ ولایت فقیہ جیسی بدعت کو قرآن سے اپنے معانی دے کے گھڑ لیا جائے؟

قرآن کو تو اللہ کی کتاب مانتے ہیں لیکن محمد وآل محمد اللہ کے غیر ہو گئے۔ واہ بھئی واہ شیعہ واہ۔۔

حاصل کلام

مولا پاک صلوات اللہ علیہ السلام نے

1۔دعائے فرج میں ہمیں محمد و علی ولی صلوات اللہ علیہ السلام کی سرپرستی اور مدد میں دیا اور ہم ان کو پکار پکار کر فوراً امداد مانگ رہے ہیں

2۔اور دعائے ندبہ میں ہم اللہ سے ان کی پناہ گاہ کو اپنی پناہ گاہ بنانے کی دعا مانگ رہے ہیں ان کے دامن سے جڑے رہنے کی دعا مانگ رہے ہیں

3۔اور ماہ رجب میں پڑھنے والی دعا میں مانگ رہے ہیں کہ اللہ ہمیں (امت کو) اپنے غیر سے محفوظ رکھے۔۔

اب اپنے دل سے پوچھیں کہ اوپر سب پڑھنے کے بعد غیر اللہ کون ہے؟ کس کی جھوٹی اطاعت کے چکر میں ہم سچوں اور من اللہ والوں سے دور ہو گئے ہیں۔

شرک

شرک کی تعریف

عام طور پر شرک کی جو تعریف بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے وحدت باری تعالی میں دوئی پیدا کرنا یااللہ کو کسی شے سے تشبیہ دینا۔ لیکن ہم اس روایتی تعریف سے ہٹ کر شرک کی حقیقی تعریف پر غور کریں گے۔

شرک توحید کی ضد ہے لہذا جو توحید کا عکس ہو گا وہی شرک کہلائے گا۔ یعنی ان مظاہر توحید (آل محمدؐ) کی صفات وافعال میں کسی کو شریک کرنا خواہ وہ اپنے ذہن کا تراشا ہوا خدا ہی کیوں نہ ہو یا انکی کسی صفات کا انکار کرنا خواہ وہ اپنے ذہن کا تراشا ہوا خدا ہی کیوں نہ ہو شرک کی جامع ترین تعریف ٹھہرے گی جیسا کہ آئندہ صفحات میں ثابت کیا جائیگا۔

شرک کی اقسام

متکلمین نے شرک کی جو اقسام بیان کی ہیں وہ بنیادی طور پر دو ہیں۔ شرک جلی **جو ظاہر ہو** اور شرک خفی **جو چھپا ہوا ہو**۔ شرک جلی کی بھی دو اقسام بیان کی گئی ہیں۔ **شرک فی الذات** اور **شرک فی العبادت**۔

شرک فی الذات

شرک فی الذات کا بظاہر جو مطلب لیا گیا ہے وہ ہے اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کر لینا۔ مثلاً ثنویہ مذہب جو دو خداوں کا قائل ہے۔ ایک نیکی کا خدا اور دوسرا بدی کا خدا۔ یا نظریہ تثلیث یعنی یہ ماننا کہ حضرت عیسی جناب مریم اور خدا تعالی تینوں مل کر ایک ذات واحد کی شکل اختیار کر گئے ہیں۔ لیکن میں عرض کر دوں کہ یہ سب **ذہنی** ورزش اور علمی عیاشی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ آپ ذرا بھی تدبر کریں تو فوراً آپ محسوس کر لیں گے کہ **ذات میں کسی کو شریک کرنا عقلا محال ہے** کیونکہ وہ ذات عزوجل تو دور کی بات ہے۔ خود مخلوقات میں حقیر سے حقیر شے کی بھی ذات کا ادراک کرنا محالات سے ہے۔ ہم جس

شے کو بھی جانتے ہیں اس کو اس کی صفات کے حوالے سے جانتے ہیں۔ حقیقت شے یعنی شے کی ذات کا ادراک نہ آج تک کیا جاسکا ہے اور نہ کبھی کیا جا سکتا ہے۔ دور حاضر کی موثر ترین قوت مدرکہ سائنس ہے جس کا کام ہی اشیاء کے بارے میں تحقیق و تجسس کرنا ہے لیکن جو حضرات سائنس کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ سائنس بھی محض خواص اشیاء سے بحث کرتی ہے اور اس میں بھی اب تک وہ مبادیات تک ہی پہنچ پائی ہے۔ ناقص مخلوق تو رہی ایک طرف۔ خود محبوب کبریا۔ خاتم الانبیاء بارگاہ ایزدی میں یہ دعا کرتے نظر آتے ہیں کہ **پروردگار مجھے حقیقت اشیاء کا علم عطا فرما**۔ جب مخلوق کا یہ حال ہے تو اس ذات لم یزل کو کیونکر درک کیا جاسکتا ہے؟ اور جب اس کا ادراک ہی نہیں کیا جا سکتا تو اس میں شرک کیسے کیا جا سکتا ہے۔ **اگر ہم دودھ میں پانی ملانا چاہیں تو لازم ہے کہ ہم دودھ کو بھی جانتے ہوں اور پانی کو بھی اور یہ دونوں چیزیں اپنے سامنے حاضر بھی رکھتے ہوں** صرف اسی صورت میں ہم ان دونوں میں اشتراک قائم کر سکتے ہیں۔ پھر کس کی مجال ہے کہ اس ذات قدیم میں شرک کے بارے میں سوچ بھی سکے لہذا ہم اس پر اپنی اور آپکی توانائی ضائع نہیں کریں گے۔ محالات پر وہی لوگ وقت ضائع کر سکتے ہیں جن کے پاس کرنے کے لیے کوئی کام نہ ہو اور جو مذہب کو شطرنج کی طرح ذریعہ تفریح سمجھتے ہوں۔

شرک فی العبادت

شرک جلی کی دوسری قسم **شرک فی العبادت** ہے جیسا کہ **سورہ کہف کی آیت 110** میں ارشاد ہوتا ہے۔

پس جو شخص اپنے پروردگار کی امید رکھے تو اسے چاہیے کہ نیک عمل کئے جائے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

عبادت کی بہت سی تعاریف میری نظر سے گذری ہیں اور خود میں نے اس پر بہت غور کیا ہے اور انتہائی غور و تدبر کے بعد میں جس تعریف پر پہنچا ہوں وہ آپکی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ کا دل قبول کرے تو مان لیجئے گا۔ نہ کرے تو میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔ اگر عبادت سے مراد سجود و رکوع لیا جائے تو یہ غلط ہو گا کیونکہ سورہ یسین کی آیات ۲۰ اور ۲۱ میں ارشاد خداوندی ہو رہا ہے۔ **اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا**۔ اس آیت کا انداز بتا رہا ہے کہ انسانوں کی اکثریت شیطان کی عبادت کر رہی ہے۔ اگر عبادت سے مراد نماز و روزہ وغیرہ لیے جائیں پھر تو ایک فرد بھی شیطان کی عبادت کرتا نظر نہیں آتا۔ کون ہے جو شیطان کے لیے نمازیں پڑھتا ہو؟۔ اس کے لیے روزے رکھتا یا حج کرتا ہو؟۔ معلوم ہوا کہ عبادت ان چیزوں کا نام نہیں بلکہ اطاعت مطلقہ کا نام ہے اور شیطان کی اطاعت کو اسکی عبادت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اطاعت تو ہم پر اللہ نے محمد وآل محمد کی بھی واجب قرار دی ہے لیکن سب جانتے ہیں کہ کوئی بھی ان ذوات مقدسہ کی عبادت نہیں کرتا۔ پھر یہ کون سی اطاعت ہے جسے عبادت کا نام دیا جا رہا ہے؟ انہی خطوط پر غور کرتے ہوئے میں عبادت کی جس تعریف تک پہنچا ہوں وہ یہ ہے۔ **کسی ایسے کی اطاعت جو خود کسی کی اطاعت نہ کرتا ہو اسکی عبادت کہلاتی ہے**۔ یہ ظاہر ہے کہ وہ ذات جو کسی کی اطاعت نہیں کرتی اور سب اسکی اطاعت کے مکلف ہیں صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ **لہذا جسکی اطاعت کا وہ حکم دے اسے چھوڑ کر دوسروں کی اطاعت کرنا بھی شرک فی العبادت ہے**۔ اس شرک فی العبادت کی عملی مثالیں آپ خود اپنی روزمرہ کی زندگی میں تلاش کریں۔ میں اس مقام سے صرف ایک حدیث بیان کر کے گزر جاؤں گا جو اصول کافی۔ کتاب عقل۔ باب ۱۹ کی پہلی حدیث ہے۔ اور اس حدیث کا لفظی نہیں بلکہ معنوی ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق کے سامنے سورۂ توبہ کی آیت ۳۱ پڑھی اور اسکا مطلب پوچھا۔

انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو رب بنا رکھا ہے۔ فرمایا۔ **نصاری کو انکے علماء اور رہبان (درویشوں) نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور اگر ایسی دعوت دیتے تو وہ قبول نہ کرتے لیکن اگلے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال (یعنی اللہ کے احکام کی جگہ اپنے احکام کا اجراء کیا)۔ پس انھوں نے اپنے علماء کی اطاعت غیر مشروط کی۔ اس طرح لاشعوری طور پر انکی عبادت کی۔**

پر یہ تو شرک جلی کا ذکر تھا جو ظاہر بظاہر نظر بھی آتا ہے اس لیے انسان اسکو پہچان بھی سکتا ہے اور اس سے پرہیز بھی کر سکتا ہے لیکن آدمی کو زیادہ خطرہ شرک خفی سے ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا اور بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات انسان اپنی لاعلمی کی وجہ سے آسانی سے اس جال میں پھنس جاتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا اور اگر اس نے تدبر سے کام نہ لیا اور کچھ عرصے اسی حال پر رہا تو پھر اس جال سے نکلنا اس کے لیے ناممکن ہو جاتا ہے اور وہ اسی کو توحید سمجھتا رہتا ہے حالانکہ وہ صریحا شرک ہوتا ہے۔ شرک خفی کی بنیادی طور پر تین اقسام ہیں۔

- شرک فی الصفات
- شرک فی الفعل
- شرک فی الامر

شرک فی الصفات

توحید کے بارے میں جتنا کچھ لکھا گیا ہے اور جو کچھ لکھا جا رہا ہے وہ تمام کا تمام نہج البلاغہ کے پہلے خطبے میں سید الموحدین امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے ایک جملے کے گرد گھوم رہا ہے جو میں آپکے لیے ہدیہ

کرتا ہوں۔ جناب امیر فرماتے ہیں۔ **دین کی ابتدا اس (اللہ) کی معرفت ہے۔ کمال معرفت اسکی تصدیق ہے۔ کمال تصدیق توحید ہے۔ کمال توحید تنزیہ و اخلاص ہے اور کمال تنزیہ و اخلاص یہ ہے کہ اس سے صفات کی نفی کی جائے کیونکہ ہر صفت شاہد ہے کہ وہ اپنے موصوف کی غیر ہے اور ہر موصوف شاہد ہے کہ وہ صفت کے علاوہ کوئی چیز ہے۔**

مولا فرماتے ہیں کہ سب سے پہلی چیز اللہ کی معرفت ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ معرفت صفات کے ذریعے کی جاتی ہے لہذا اللہ کی معرفت کا مطلب اسکی صفات کی معرفت حاصل کرنا ہے اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ اللہ کی صفات اللہ کی ذات کی غیر ہیں کیونکہ جناب امیر نے واضح طور پر فرمادیا ہے کہ صفت و موصوف ایک ہی چیز نہیں ہو سکتے۔ علماء امامیہ صفات الہیہ کو عین ذات لکھتے چلے آئے ہیں لیکن اس کا مفہوم آج تک کوئی نہ بتا سکا اس لیے اس دعوے کے باوجود اسے مختلف صفات سے متصف کرتے ہیں اور عملا دوسروں کی پیروی کرتے ہیں ورنہ پھر بتایا جائے **کہ اللہ عالم ہے اللہ قادر ہے اللہ خالق و رازق ہے ان تمام جملوں کا مطلب کیا ہے**؟ اور صفت و موصوف کو ایک شے کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ یہ عقلا محال ہے اور قول معصوم اس پر سند ہے۔ اس لیے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ صفت خداوندی کیا شے ہے اسے عین ذات کہہ دینے سے مسلہ حل نہیں ہو جاتا۔ اور اسی طرح جو قبائح پیدا ہو گئے وہی شرک کہلائیں گے کیونکہ **جب تک لفظ (صفت) ساتھ لگا ہوا ہے اس وقت تک صفت کے خواص سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔** مثالا

1۔ صفت حد بندی کا نام ہے۔ مثلا عالم اسے کہتے ہیں جس کی علم کے ساتھ حد بندی کر دی گئی ہے۔ رحیم وہ ہے جسکی رحیم کے ساتھ حد بندی کر دی گئی ہے۔ اس میں قہر داخل نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قہار کی قہر سے حد بندی کر دی گئی ہے جس میں رحم کو دخل نہ ہو گا۔ لہذا اس کی صفات کو عین ذات پانے کی صورت

میں اللہ کی حد بندی لازم آئے گی۔ اسی طرح **رحیم کا قہار بننا یا قہار کا رحیم بننا یا تغیر ہے اور اللہ کے لیے تغیر حال ہے۔**

2۔ صفت محتاج بیان ہے اور بیان محتاج الفاظ ہے اور الفاظ مخلوق ہیں۔ لہذا اگر صفات کو عین ذات مانا گیا تو خالق کو مخلوق کا محتاج تسلیم کرنا پڑے گا چناچہ التوحید میں امام زین العابدین فرماتے ہیں **خدا کی تعریف محدود سے نہیں کی جا سکتی۔ بہت عظیم ہے ہمارا رب صفت سے۔ پھر کیسے وصف کیا جا سکتا ہے اسکا محدود الفاظ سے جسکی کوئی حد ہی نہیں ۔**

3۔ صفت کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتی ہے اسی لیے قابل تقسیم چیز ہے اور مرکب و محدود ہوتی ہے لفظ و معنی یا مفہوم و تصور سے۔

4۔ صفت قابل ادراک ہوتی ہے۔ جب تک ادراک نہ ہو صفت بیان نہیں ہو سکتی۔ جس طرح جسم اپنے حدود سے نظر آتا ہے اسی طرح صفت اپنے حدود سے تسلیم و ادراک ہوتی ہے اور اگر ادراک سے بالاتر ہو تو صفت نہیں کہی جا سکتی اور نہ بیان ہو سکتی ہے۔

5۔ صفت حادث ہوتی ہے زبان سے یا قلم سے یا احساس سے۔ آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ اللہ لفظ صفت استعمال کرتے ہی کس قدر قبائح پیدا ہو جاتے ہیں اور توحید سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے لہذا ہمارے لیے کوئی چارہ کار رہے ہی نہیں سوائے تسلیم کر لینے کے کہ اللہ فقط ایک ذات ہے صفات کو اسکے لیے ان معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کہ وہ خالقِ صفت ہے۔ صرف یہی صورت ہے جس میں ہمارا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور اسی عقیدے کی ائمہ طاہرین نے تعلیم دی۔ **حقیقت یہ ہے کہ اس کی صفات کو اثار ذات کے لحاظ سے صفات کا نام دیتے ہیں۔** یعنی آثار علم کو دیکھ کر عالم کہتے ہیں۔ آثار قدرت دیکھ کر قادر۔ آثار حکمت دیکھ کر حکیم اور اثار خلق و رزق دیکھ کر خالق و رازق کہتے ہیں۔ اسی لیے جب معصوم سے کسی نے اللہ عالم

ہے کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ **اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ایک بندہ ایسا پیدا کیا ہے جو ہر شے کا عالم ہے اور اس نے ایک بندہ ایسا پیدا کیا ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔**

یہ اتصاف بھی افہام و تفہیم کیلیے ہیں ورنہ ہم اسکی کسی بھی صفت کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے بلکہ جو کچھ ہم اپنے لیے کمال سمجھتے ہیں یا کمال مطلق کا تصور کرتے ہیں وہ کمال ہم اسکی ذات کے لیے صرف اس لیے تجویز کرتے ہیں کہ وہ نقص و عیب سے منزہ و مبرا ہے جیسا کہ امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم لوگ اپنی عقل میں تصور توحید معین کرتے ہیں یہ ہماری عقل کی حد ہے۔ خدا کی حد نہیں۔ **کیونکہ ایک چیونٹی سمجھتی ہے کہ خدا کے لیے ڈنگ بھی ہوگا کیونکہ اس کا کمال اسکا ڈنگ ہے** اور وہ خدا کو ہر کمال کے ساتھ متصف جانتی ہے اور اس میں کسی نقص کو قبول نہیں کرتی۔ اسی طرح ہم لوگ بھی جن صفات کو کمال سمجھتے ہیں اللہ کے لیے ان کمالات کو ضرور ثابت کرتے ہیں کہ وہ ناقص نہیں ہے اور ہر نقص و عیب سے منزہ ہے۔ علماء کرام نے خدا کے لیے صفات ثبوتیہ اور صفات سلبیہ صرف سمجھنے اور سمجھانے کیلئے بیان کیے ہیں ورنہ کسی صفت کا اسکی ذات کے لیے ثابت کرنا اور اس کی حقیقت کو سمجھنا اسی طرح محال ہے جس طرح اسکی ذات کو سمجھنا۔ **علماء محققین نے صفات ثبوتیہ کو بھی سلبیہ قرار دیا ہے** یعنی عالم کا مطلب یہ ہے کہ وہ جاہل نہیں۔ قادر کا مطلب یہ ہے کہ وہ عاجز نہیں یعنی ناقص و عیب کو اس سے دور سمجھنا ہی اسکی صفت ہے کیونکہ جس چیز کی حقیقت کا علم نہ ہو اس کو ثابت کرنا ان کی ذات کے لیے درست نہیں لہذا جو صفات بھی ہم اس کے لیے تجویز کرتے ہیں وہ خود ہمارے ذہن کی مخلوق ہوتی ہیں۔ یہی حقیقی شرک ہے جیسا کہ امام محمد باقرؑ نے فرمایا **جو شخص اپنی عقل۔ اپنے وہم۔ اپنے خیال میں ذات خدا کی حد بندی کرے گا تو وہ تصور اسکی ذہنی مخلوق ہوگا۔ خدا اس کے سوا اور ماوراء ہے۔**

شرک فی افعل

شرک فی الفعل سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی فعل کو اللہ کے لیے تسلیم کیا جائے یعنی یہ مانا جائے کہ جس فعل کی نسبت اللہ اپنی طرف دے وہ فعل وہ بذات خود سرانجام دیتا ہے۔ مثلا خلق کرنا۔ مارنا۔ رزق دینا وغیرہ۔ اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عمل حدوث کا نام ہے اور حادث ہوتا ہے (حادث اس شے کو کہتے ہیں جو پہلے موجود نہ ہو اور بعد میں وجود میں آئے اور جس پر تغیر واقع ہوتا ہو) جبکہ اللہ تعالی ہر حادث فعل یا مخلوق کے افعال سے برتر و منزہ ہے کیونکہ بصورت دیگر اسکے لیے تغیر ثابت ہوتا ہے جو محال ہے۔ اللہ فقط ایک ذات ہے جس میں نہ کچھ داخل ہوتا ہے اور نہ کچھ خارج ہوتا ہے۔ حضرت آدمؑ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے جب **میں (آدم کے پتلے) کو درست کر لوں اور اس میں اپنی تھوڑی سی روح پھونک دوں** تو کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ (معاذاللہ) اللہ تعالی کمہار کی طرح پتلا بناتا ہے اور پھر پھونکیں مارتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اس نے اپنے افعال کے کچھ امین قرار دیئے ہیں۔ ہم جن افعال کو اسکی طرف نسبت دیتے ہیں وہ فقط اسے تسلیم کرنے اور اس کی عبادت کرنے کے لیے ورنہ وہ در حقیقت اسکے امناء کے افعال ہیں جن کے افعال کو اس نے اپنے افعال کیا ہے۔ اسکے ہر فعل کا مطلب اس کا حکم ہے۔ یعنی وہ خالق ہے **حکم تخلیق دینے والے** کے معنی میں۔ وہ محی ہے **زندہ کرنے کا حکم دینے والے** کے معنی میں۔ وہ ممیت ہے **مارنے کا حکم دینے والے** کے معنی میں۔ اور اگر اللہ کو تمام افعال خود ہی بجالانے تھے تو خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت تھی؟۔ خلیفہ تو ہوتا ہی وہ ہے جو تمام امور سرانجام دے جو وہ سرانجام دیتا ہے جس کا وہ خلیفہ ہے۔ یہی وہ راز ہے جس سے ناواقفیت کی وجہ سے فضایل معصومینؑ کا انکار کیا جاتا ہے اور جناب امیر کائنات فرماتے ہیں کہ **میں نے کائنات کو خلق کیا ہے۔ میں نے زمین کو بچایا ہے۔ میں نے پہاڑوں کو قائم کیا ہے۔ میں نے دریاوں کو جاری کیا ہے۔ میں ہی مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں** تو جہالت

کی وجہ سے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ بلا توقف شرک کا فتوی صادر کر دیتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اگر اسکا عکس مانا جائے تو شرک وہ ہے۔

حقیقت افعال خداوندی اور شرک فی الفعل کے بارے میں اب ہم قرآن مجید کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اپنے موقف کی تائید میں چند آیات پیش کرنے کی سعادت حاصل کہتے ہیں:۔

سورہ کہف ۵۱۔ **پس کیا تم میرے سوا اسے اور اسکی اولاد کو ولی بناتے ہو حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہیں۔ ظالموں کے لیے یہ کیا ہی برا بدل ہے نہ تو میں نے انھیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر گواہ بنایا تھا اور نہ ہی انکے اپنے نفسوں کی پیدائش پر اور میں گمراہوں کو قوت بازو بنانے والا نہیں ہوں۔**

اس آیت میں نفی غیر کے ذریعے ولی حق کی چند صفات بیان کی گئی ہیں:۔

1۔ ولی تمام موجودات کی خلقت پر گواہ ہوا ہے۔ آیت کے اس ٹکڑے پر اگر تھوڑا سا بھی تدبیر کیا جائے تو چند سوالات ضرور پیدا ہو گئے۔

۔ گواہ بنانے کی ضرورت کیا تھی؟۔ نہ آج تک کسی نے اس قسم کی گواہی طلب کی ہے اور نہ بظاہر اس گواہی سے مخلوق کو کوئی فائدہ پہنچ رہا ہے۔

۔ اس گواہی سے ولی کی کون کی فضیلت ثابت ہوتی ہے؟۔ فقط دیکھتے رہنا اس کے لیے کسی فضیلت کو ثابت نہیں کرتا۔ خود ہمارے سامنے ہزاروں واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں اور ان واقعات کا عینی شاہد ہونے کے ناتے ہماری قدرو منزلت میں کوئی اضافہ نہیں ہو جاتا اور نہ ہی ہم اس کے ذمہ دار ٹھہرتے ہیں۔

۔ یہ گواہی استقراری تھی۔ قولی تھی یا فعلی؟ یعنی کیا صورت حال یہ تھی کہ اشیاء بن رہی تھیں اور یہ خاموش تماشائی بنے دیکھ رہے تھے؟ یا یہ زبان سے گواہی دے رہے تھے کہ ہاں اب یہ شے بن گئی۔ اب

وہ شے بن گئی؟ یا یہ کہ یہ خود اشیاء وخلق فرمارہے تھے یہ کیا ان کا خلق کرنا اللہ کی خلاقیت کی گواہی کا حکم رکھتا تھا؟

ان تین سوالات پر اگر تدبر کیا جائے تو سوائے ایک کے کوئی اور صورت معقول نظر نہیں آتی اور وہ یہ کہ یہ گواہی فعلی گواہی تھی اور اس کا مقصد اثبات توحید تھا اور یہ بتانا مقصود تھا کہ اللہ اس معنی میں خالق ہے کہ اس نے اپنے اقرب بندے کو قدرت خلق عطا فرمائی ہے۔ خلق یہ کرتا ہے اور نسبت اس لم یزل کی طرف جاتی ہے لہذا چونکہ مقصود اپنی صفت خلق کا اظہار ہے اس لیے یہ اقرب بندہ خلق کرتا جائے اور اسکی خلاقیت کی گواہی دیتا جائے اور وہ صفت خلاقیت جو بندوں کی حدود عقلانی سے باہر ہے اس اقرب بندے کی خلاقیت سے ثابت ہو جائے اور مخلوق اسی کی مکلف ٹھہرے کہ اسکے اس بندے کو خالق مانے اور اسی خلاقیت کو دیکھ کر اللہ کو تسلیم کرے یعنی مشہود سے مستور کو پہچانے۔

(2) ولی مطلق اللہ کا قوت بازو ہوتا ہے۔ اس مقام پر آکر ہر حجت تمام ہو جاتی ہے اور کوئی چارہ کار باقی ہی نہیں رہتا سوائے اسکے کہ تسلیم کیا جائے کہ جتنی بھی صفات یا افعال باری تعالی ہیں وہ اسی ولی مطلق سے ظاہر ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اللہ نے اپنے ولی مطلق کو ان تمام اعضاء کا نام دیا ہے جن سے افعال بجالائے جاتے ہیں اور پھر ان اعضاء کو بے جسم ہوتے ہوئے بھی اپنی طرف نسبت دی ہے۔ عین اللہ۔ ید اللہ - أذن اللہ - لسان اللہ اور نہ صرف یہ بلکہ اپنے ولی مطلق کو وہ قوت نافذہ قرار دیا ہے جو ان اعضاء سے کام لیتی ہے یعنی اسے اپنا نفس کہا ہے۔ پس اسی ولی کی ولایت میں یا افعال میں کسی کو شریک کرنا چاہے وہ اپنے زبان کا تراشا ہوا خدا ہی کیوں نہ ہو حقیقی شرک کہلائے گا۔

جب یہ تمام امور ثابت ہو چکے اور طے ہو چکا کہ افعال خداوندی کا امین اس کا ولی مطلق ہے تو اب ہم قرآن کی مدد سے ان افعال کا مختصر جائزہ لیتے ہیں جنکو اللہ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور ان میں کسی کو شریک کرنے کا نام شرک رکھا ہے۔

سورہ روم ۴۰۔

اللہ وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا پھر اس نے تمھیں روزی دی پھر وہ میں موت دے گا پھر تمھیں زندہ کرے گا۔ کیا تمھارے شریکوں میں سے کوئی ایسا ہے جو ان باتوں سے کوئی بات کر دے۔ پاک و برتر ہے اسکی ذات ان چیزوں سے جن کو یہ لوگ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

اس آیت میں چار چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جن میں لوگ شرک کرتے ہیں۔

پیدا کرنا

رزق دینا

مارنا

زندہ کرنا

اور ان چاروں امور کے بارے میں اللہ چیلنج کر رہا ہے کہ اسکے سوا کوئی ان امور پر قادر نہیں ہے اور اگر کوئی اسکی نسبت کسی اور کی طرف دیتا ہے وہ مشرک ہے اور یہیں سے ہمارا موقف ثابت ہوا ہے کیونکہ یہ طے کیا جا چکا ہے کہ اللہ کے تمام افعال کا امن اس کا ولی مطلق ہے اور دنیا نے بارہا اس سے یہ امور ظاہر ہوتے دیکھے ہیں اور یہی دلیل محکم ہے اس بات کی کہ پیدا کرنے۔ رزق دینے۔ مارنے اور زندہ کرنے کی ولی سے نفی کرنا یا اسکے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت دینا خواہ وہ انکے ذہن کا تراشا ہوا خدا ہی کیوں نہ ہو حقیقی شرک کہلائے گا۔

سوہ یونس ۳۴۔۳۵۔ **اے رسول کہدو۔ کیا تمھارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کر دے پھر اسے دہرا بھی دے۔ کہہ دو کہ اللہ ہی مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر وہی اسکو دہراتا ہے۔ پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو تم کہدو کہ کیا تمھارے شریکوں میں سے کوئی ہے جو حق کی طرف**

رہبری کرے۔ تم کہدو کہ اللہ حق کی طرف رہبری کرتا ہے۔ پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف رہبری کرتا ہے زیادہ حق دار ہے کہ اسکی پیروی کی جائے یا وہ جو راہ نہیں پاتا ہے سوائے اسکے کہ اسے راہ دکھلائی جائے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیا فیصلہ کرتے ہو۔

ان آیات میں بھی تین چیزوں کا ذکر ہے جن میں شرک کیا جاتا ہے۔

تخلیق اول

تخلیق ثانی

ہدایت

یہی مطلب ہے جناب امیر کے اس قول کا کہ **میں ہی خلق کرتا ہوں۔ میں ہی مارتا ہوں۔ میں بھی زندہ کرتا ہوں۔ میں ہی قبروں سے مردوں کو اٹھانے والا ہوں۔ لوگوں کو میری ہی طرف لوٹ کر آتا ہے۔** اور یہی مطلب ہے امام محمد باقرؑ کے اس ارشاد کا کہ **اللہ جس کسی کی بھی ہدایت کرتا ہے علیؑ ہی کے ذریعے کرتا ہے۔** پس ان چیزوں کی ولی سے نفی کرنا یا اسکے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت دے دینا خواہ وہ انکے ذہن کا تراشا ہوا خدا ہی کیوں نہ ہو حقیقی شرک کہلائے گا کیونکہ معلوم و مشہود یہی ولی ہے اور توحید و شرک دونوں کا تعلق معلوم و مشہود سے ہی ہے۔

شرک فی الامر

شرک فی الامر کو سمجھنے کے لیے ہم سورۂ قصص کی آیت 68 کی طرف رجوع کرتے ہیں جس میں ارشاد ہوا ہے۔**اور تیرا پروردگار جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جس کو جس کام کے لیے چاہتا ہے اختیار اور پسند کرتا ہے۔لوگوں کو کوئی اختیار اس میں حاصل نہیں۔پاک و پاکیزہ ہے وہ بزرگ و برتر اللہ ان باتوں سے جن کو شریک کرتے ہیں۔** اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی بھی منصب پر کسی کو فائز کرنا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔یہیں سے شرک فی الامر سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ نے جسکو جس منصب کے لیے اختیار کیا ہے اسکے علاوہ کسی اور کو اس منصب پر فائز کرنا شرک فی الامر ہے۔سوچنے کی بات ہے کہ جب امیر خدا سے انحراف شرک ہے تو صاحب امر سے انحراف کیونکر شرک نہ ہوگا اور جن کو اللہ نے ولی امر قرار دیا ہے اسکے علاوہ کسی اور کو اپنی مرضی اور پسند کی روشنی میں میں دیکھتے ہیں کہ شرک فی الامر کس سے ولی بنالینا کیا شرک کی تعریف میں داخل نہیں ہوگا؟

یہ تو تھی شرک کی تعریف اب چلتے ہیں قرآن و حدیث کی طرف کہ حقیقی شرک کسے کہتے ہیں۔

جب میں قرآن کے وارث کے دروازے پر گیا تو پوچھا: سرکار! شرک بھی بتا دیجیے اور گناہان کبیرہ بھی بتا دیجیے تاکہ ہم ان سے بچ سکیں۔

سرکار صادق آل محمدؑ نے ارشاد فرمایا: تو صرف کبیرہ گناہ پوچھ رہا ہے تو سن!

أكبر الكبائر سبعة

جو کبیرہ گناہوں میں سے بھی اکبر گناہ ہیں وہ ساتھ ہیں۔

مولاؑ کون کون سے؟

فرمایا:

الشرك بالله العظيم، وقتل النفس التي حرم الله عز وجل إلا بالحق، واكل أموال اليتامى، وعقوق الوالدين وقذف المحصنات، والفرار من الزحف، وانكار ما انزل الله عز وجل

فرمایا پہلا اکبر گناہ:

الشرك بالله العظيم

اللہ کے ساتھ شرک کرنا

دوسرا اکبر گناہ:

وقتل النفس التي حرم الله عز وجل إلا بالحق

جس نفس کو اللہ محترم کہے اسے بغیر حق کے قتل کرنا

تیسرا اکبر گناہ:

وعقوق الوالدین

والدین کی نافرمانی کرنا۔

چوتھا اکبر گناہ:

وقذف المحصنات

ذی وقار خواتین پر تہمت لگانا۔

پانچواں اکبر گناہ:

واكل أموال اليتامى

یتیم کا مال کھانا

چھٹا گناہ اکبر:

والفرار من الزحف

کسی ایسی جگہ سے بھاگ جانا جہاں اجتماع ضروری ہو۔

ساتھواں اکبر گناہ:

وانکار ما انزل اللہ عز وجل

اسکا انکار کرنا جو اللہ نے ہمارے لیے نازل کیا۔

اب مولا فرماتے ہیں: کیا تم جانتے ہو یہ ساتھوں کے ساتھوں گناہ ہم اہل بیتؑ سے تعلق رکھتے ہیں۔

فرمایا:

فاما الشرك بالله العظيم

اللہ سے شرک کرنے سے مراد یہ ہے کہ

فردوه رسول الله صلى الله عليه وآله فقد بلغكم ما أنزل الله فينا وما قال على الله وعلى رسوله

اللہ نے ہم اہلبیتؑ کے فضائل بیان کیے جو بھی کیے، رسول نے ہم اہل بیتؑ کے فضائل بیان کیے جو بھی کیے لوگوں نے انکار کرکے اللہ کو بھی جھٹلادیا اور رسولؐ کو بھی جھٹلادیا یہی تو شرک باللہ ہے۔

(مولا کے اس فرمان سے ثابت ہو گیا جو بھی فضائل آل محمدؐ کا انکار کرے یہ شک بھی کرے تو وہ مشرک ہے۔)

واما قتل النفس الحرام فقتل الحسين عليه السلام وأصحابه

محترم نفس کو قتل کرنے سے مراد مولا حسینؑ اور انکے اصحاب کو قتل کرنا ہے۔

(پس جو بھی مولاؑ کے قتل کرنے میں شریک تھے وہ مشرک ہیں)

واما عقوق الوالدين: فان الله عز وجل قال في كتابه: (النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم) وهو أب لهم، فعقوه في ذريته وفي قرابته

والدین کی نافرمانی سے مراد:

نبی تم پر تمہاری جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور نبی کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں۔ رسول باپ ہیں امت کے۔ لوگوں نے ہمارے حقوق کو جھٹلایا اور گناہ اکبر میں شامل ہو گئے۔

واما قذف المحصنات: فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم

پاک دامن خواتین پر تہمت لگانے سے مراد یہ ہے کہ لوگوں نے فاطمہ زہراؑ پر تہمت لگائی اور گناہ اکبر کیا۔

واما اكل أموال اليتامى: فقد ظلمنا فيئنا وذهبوا به

یتیم کا مال کھانے سے مراد لوگوں نے ہمارے حق (خمس) کھالیا۔

واما الفرار من الزحف: فقد أعطوا أمير المؤمنين عليه السلام البيعة طائعين غير مكرهين ثم فروا عنه وخذلوه

جہاں جمع ہو وہاں سے بھاگنے سے مراد: لوگوں نے پہلے دن امیر المومنین علیؑ کی بیعت کر لی اور پھر فرار ہو گئے۔

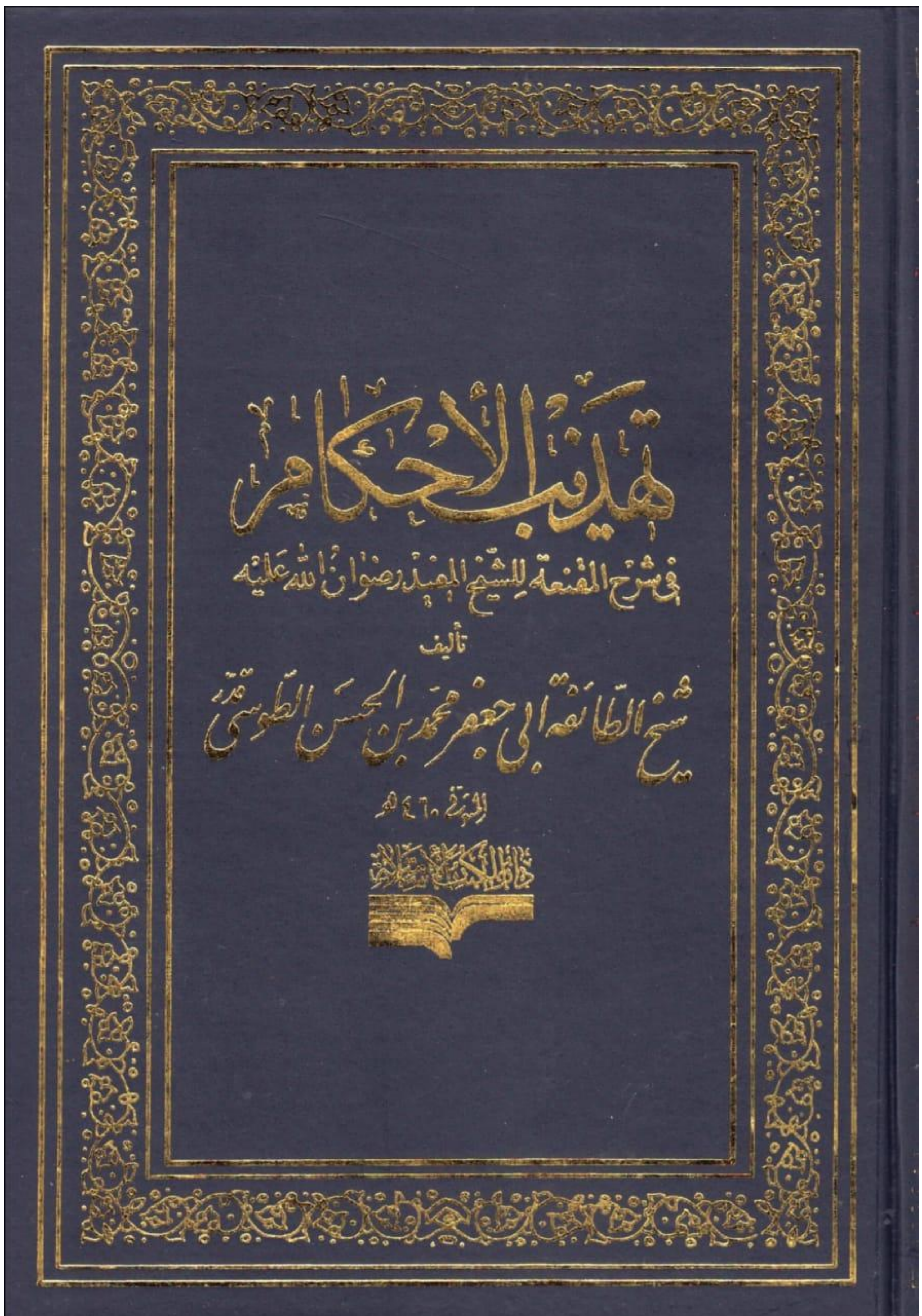
واما انكار ما أنزل الله عز وجل: فقد أنكروا حقنا وجحدوا له وهذا مما لا يتعاجم فيه أحد والله يقول: (ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم وندخلكم مدخلا كريما)

اللہ کے نازل کردہ چیز سے مراد یہ ہے کہ ہمارے حق کا انکار کرنا۔ انہوں نے ہمارا حق نہیں دیا یہ وہ باتیں ہے جسے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور پھر سورہ النسا کی آیت 31 تلاوت فرمائی۔

ترجمہ:- اگر ان اکبر گناہوں کا ارتکاب نا کیا جس سے ہم نے تمہیں منا کیا ہے تو ہم تمہارے سارے گناہ مٹا دیں گیں اور تمہیں اچھی جگہ داخل کر دیں گیں۔

مولا کی اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے جو بھی فضائل معصوم کا انکار کرے انکے ساتھ کسی کو شریک کرے یا انکا حق غضب کرے وہ مشرک ہے۔

اس حدیث کے سکین پیجز دیکھیں


تهذيب الأحكام
في شرح المقنعة للشيخ المفيد رضوان الله عليه
تأليف
شيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن الطوسي قده
المتوفى ٤٦٠ هـ
دار الكتب الإسلامية

نق أو ح ﴿٤١٦﴾ ٣٨ ـ و عنه ، عن إبراهيم بن هاشم ، عن حمّاد بن عيسى ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه السلام « أنّه سمعه يقول : إنّ الأنفال ما كان من أرض لم يكن فيها هِراقة دم ، أو قوم صولحوا و أعطوا بأيديهم(١) ، فما كان من أرض خربة أو بطون أودية ، فهذا كلّه مِنَ الفَيء ، والأنفال لِلّهِ وَ للرَّسُولِ صلّى الله عليه وآله(٢) ، فما كان للّه فهو للرّسول صلّى الله عليه وآله و يضعه حيث يحبّ ».

﴿٤١٧﴾ ٣٩ ـ أبوالعبّاس أحمدَ بنِ محمّد بن سعيد بن عُقدَة الحافظ ـ الهَمْدانيُّ ، عن أبي جعفر محمّد بن المفضّل بن إبراهيم الأشعريُّ قال : حدّثنا الحسن ابن عليّ بن زياد ـ وهو الوشّاء الخزّاز ـ وهو ابن بنت إلياس ، و كان وقف(٣) ثمّ رَجَع فقطع ـ ، عن عبدالكريم بن عَمرو الخثعميّ ، عن عبدالله بن أبي يَعفور ؛ و مُعلّى بن خُنَيس ، عن أبي الصّامت ، عن أبي عبدالله عليه السلام « قال : أكبر الكبائر سبع : الشّرك بالله العظيم ، و قتل النّفس الّتي حرّم الله عزّ وجلّ إلاّ بالحقّ ، و أكل أموال اليتامى(٤) ، و عقوق الوالدين ، و قذف المحصنات ، والفِرار من ـ الزّحف ، و إنكار ما أنزل الله عزّ و جلّ ، فأمّا الشّرك بالله العظيم : فقد بلغكم ما أنزل الله فينا وما قال رَسول الله صلّى الله عليه وآله فردُّوه على الله و على رسوله ، وأمّا قتل ـ النّفس الحرام ، فقتل الحسين عليه السلام و أصحابه ، و أمّا أكل أموال اليتامى ، فقد ظلمنا فيئنا و ذهبوا به ، و أمّا عقوق الوالدين : فإنّ الله عزّ وجلّ قال في كتابه : « النّبيُّ

١ ـ أي على أن يكون الأرض للإمام عليه السلام ، أو صالحوا على ترك القتال بالإنجلاء عنها ، أو أعطوها بأيديهم و سلّموها طَوعاً ، و لو صالحوا على أنّها لهم ، فهي لهم . (ملذ) وقد مرّ مضمون هذا الخبر في باب الأنفال تحت رقم ٤ .

٢ ـ أي والفيء من الأنفال للّه و للرّسول ، أو الأنفال عطف على الفيء ، و «للّه» خبر بعد خبر . (ملذ) و تقدّم الخبر تحت رقم ٣٧٠ ص ١٧٤ .

٣ ـ توقّفه في إمامة أبي الحسن الرّضا عليه السلام للتّحقيق ، لا الاعتقاد بغيبة أبي الحسن موسى عليه السلام ـ بمعنى الوقف الاصطلاحي ـ و أنّه صار من الواقفة ، معاذ الله .

٤ ـ في بعض النّسخ : «أكل مال اليتيم» .

أَولَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَ أَزْواجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ [١] » وهو أبٌ لهم، فعقّوه في ذُرّيّته و في قَرابته، وأمّا قذف المحصنات: فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على مَنابرهم[٢]، وأمّا الفرار من الزَّحْف: فقد أعطوا أميرالمؤمنين عليه السلام البيعة طائعين غير مُكرهين، ثمّ فرّوا عنه و خذلوه، و أمّا إنكار ما أنزل الله عزّ وجلّ: فقد أنكروا حقّنا و جَحدوا له و هذا ممّا لا يتعاجم فيه أحدٌ[٣]، والله يقول: « إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُدْخَلاً كَرِيماً [٤] » »[٥].

تمّ كتاب الزّكاة مع الزّيادات

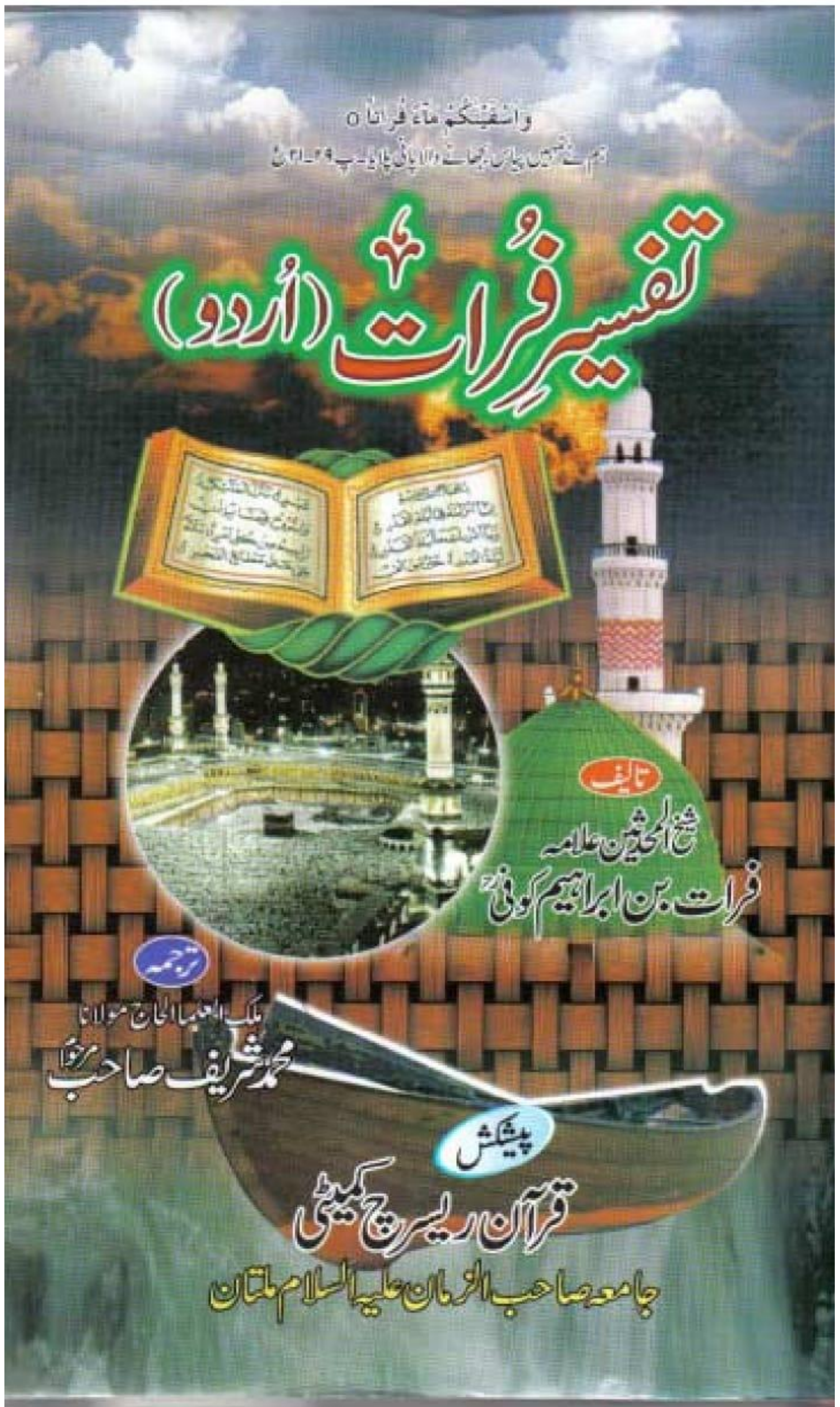
و يتلوه كتاب الصّيام، وَٱلْحَمْدُ للهِ رَبِّ ٱلْعَالَمِينَ ١٥٠

١ ـ الأحزاب: ٦.　٢ ـ لعلّ المراد بالقذف تكذيبها في قصّة فدك، أو نفيهم السّبطين عليهما السلام عن أن يكونا بمنزلة ابني رسول الله صلّى الله عليه وآله.

٣ ـ استعجم عليه الكلام: استبهم.　٤ ـ النّساء: ٣١.

٥ ـ أورده الصّدوق ـ رحمه الله ـ في خصاله بتفاوت في السّند والمتن وقال: «حدّثني أحمد ابن الحسن القطّان قال: حدّثنا أحمد بن يحيى بن زكريّا القطّان قال: حدّثنا بكر بن عبدالله بن حبيب قال: حدّثني محمّد بن عبدالله قال: حدّثني علي بن حسّان، عن عبدالرّحمن بن كثير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: إنّ الكبائر سبع فينا نزلت ومنّا استحلّت، فأوّلها الشّرك بالله العظيم، وقتل النّفس الّتي حرّم الله، وأكل مال اليتيم، وعقوق الوالدين، وقذف المحصنات، والفرار من الزّحف وإنكار حقّنا، وأمّا الشّرك بالله فقد أنزل الله فينا ما أنزل وقال رسول الله صلّى الله عليه وآله فينا ما قال، فكذّبوا الله وكذّبوا رسوله فأشركوا بالله عزّ وجلّ، وأمّا قتل النّفس الّتي حرّم الله فقد قتلوا الحسين بن علي عليهما السلام وأصحابه، وأمّا أكل مال اليتيم فقد ذهبوا بفيئنا الّذي جعله الله لنا فأعطوه غيرنا، وأمّا عقوق الوالدين فقد أنزل الله عزّ وجلّ في كتابه: «النّبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أُمّهاتهم» فعقّوا رسول الله صلّى الله عليه وآله في ذرّيّته وعقّوا أُمّهم خديجة في ذرّيّتها، وأمّا قذف المحصنة فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم، وأمّا الفرار من الزّحف فقد أعطوا أميرالمؤمنين عليه السلام بيعتهم طائعين غير مكرهين ففرّوا عنه وخذلوه، وأمّا إنكار حقّنا فهذا ممّا لا يتنازعون فيه».

* * *



واسقینٰکم ماءً فراتا ۝
تفسیر فرات (اردو)
تالیف
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفیؒ
ترجمہ
ملک العلماء الحاج مولانا
محمد شریف صاحب مرحوم
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

ہیں۔ انسان مرتے وقت ہم دونوں کو دیکھتا ہے۔"

ابراہیم سے مروی ہے کہ ــــــ میں نے ابو عبداللہ علیہ السّلام سے پوچھا قربان جاؤں اس آیت کا کیا مطلب ہے۔

ام یحسدون الناس علی ما اتاھم اللہ من فضلہ فقد اتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ واتیناھم ملکا عظیما۔

فرمایا ناس (لوگ) ہم ہیں، نحن المحسودون ہم پر حسد کیا گیا، ونحن اہل الملک صاحب ملک ہم ہیں۔ ہم انبیاءؑ کے وارث ہیں وعندنا عصا موسیٰ ہمارے پاس موسیٰ کا عصا ہے وانا لخزان للہ فی الارض میں زمین میں اللہ کا خزانچی ہوں، سونا چاندی جمع نہیں کی جاتی، رسولؐ اللہ حسنؑ اور حسینؑ ہم میں سے ہیں۔

عیسیٰ بن السری سے مروی ہے کہ ــــــ

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اسلام کے ستون کون کون سے ہیں کہ اگر ان کی پہچان نہ ہو تو آدمی کا دین برباد اور عمل مقبول نہ ہو۔

فرمایا ــــــ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار۔ رسولؐ خدا اور جو چیز آپ نے منجانب اللہ پیش کی اس پر ایمان، زکوٰۃ ادا کرنا، محمدؐ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

میں نے عرض کیا ولایت کوئی اور بھی ہے۔ خدا کا فرمان ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔

فرمایا ــــــ صاحب امر علی ابن ابی طالبؑ کی ذات ہے۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ سات ہیں۔

۱۔ خدا کا شریک ٹھہرانا　　۲۔ بلاوجہ کسی کو قتل کرنا۔

۳۔ یتیموں کا مال کھانا　　۴۔ والدین کی نافرمانی

۶۲

۵. شادی شدہ عورت پر تہمت لگانا (پاک دامن) ۶. جنگ سے بھاگ جانا۔
۷. خدا کی نازل شدہ چیز کا انکار کرنا۔
شرک عظیم تو یہ ہے کہ خدا نے ہمارے حق میں فرمایا ——————
"اگر کسی بات میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے پاس لے جاؤ"
ناحق جان کا قتل یہ ہے کہ حسینؑ اور آپ کے اصحاب کو قتل کر دیا۔ یتیموں کا مال کھانا یہ ہے کہ وہ لوگ ہمارا مال غنیمت کھا گئے۔ اور اس کو غصب کر لیا۔
والدین کی نافرمانی کا یہ مطلب ہے کہ خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔
النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم وازواجہ امھاتھم۔
"نبی مومنین کی جان سے افضل ہیں۔ ان کی بیبیاں اُن کی مائیں ہیں"
اس لحاظ سے رسولؐ ان کے باپ ہوئے، رسولؐ کی اولاد اور قرابت داروں کو قتل کر کے رسولؐ کی نافرمانی کی۔
پاک دامن عورت پر تہمت لگانا یہ ہے کہ انہوں نے منبروں پر بیٹھ کر فاطمہؑ بنت رسول اللہ پر اس بات کی تہمت لگائی کہ فدک ان کا حق نہیں تھا۔
جنگ سے بھاگنا یہ ہے کہ رضا و رغبت سے علیؑ کی بیعت کی پھر آپ کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے۔
اللہ کی نازل شدہ چیز سے انکار یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے حق سے انکار کیا۔ ہمارا حق نہیں دیا —————— یہ وہ باتیں ہیں جن سے ہر آدمی واقف ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۔

۶۳

" اگر ان کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا، جن سے تم کو منع کیا گیا، تو ہم تمہاری
برائیاں مٹا دیں گے، اور تم کو اچھے مکان میں داخل کریں گے۔"

معلی بن خنیس سے مروی ہے کہ

میں نے ابو جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بہت بڑے گناہ سات
ہیں۔ (۱) شرک باللہ　(۲) قتل نفس محرمہ　(۳) نیک عورت پر تہمت لگانا
(۴) حقوق والدین　(۵) یتیم کا مال کھانا　(۶) جنگ سے فرار
(۷) ہمارے حق کا انکار کرنا۔

شرک باللہ ——— یہ ہے کہ جو چیز اللہ نے ہمارے حق میں نازل کی اس کو جھٹلا دیا
لہذا خدا اور رسولؐ کی تکذیب کی۔

نفس محرمہ کا قتل ——— یہ ہے کہ انہوں نے حسینؑ کو قتل کیا۔

پاک دامن پر تہمت لگانا ——— یہ ہے کہ فاطمہؑ بنتِ رسول اللہ پر منبروں پر
چڑھ کر تہمت لگائی،

والدین کی نافرمانی یہ ہے کہ رسول اللہ کا پاس نہ کیا اور اس کی اولاد کی بے حرمتی کی
یتیم کا مال کھانے کا مطلب یہ ہے کہ ——— جو حق ہمارا کتاب خدا نے مقرر
کیا وہ نہ دیا۔

جنگ سے فرار یہ ہے کہ ——— خوشی سے امیر المومنینؑ کی بیعت کی اور پھر آپ
کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے۔

ہمارے حق کا انکار کیا اور یہ بات خدا کی قسم کسی سے پوشیدہ نہیں۔

الكتاب: أطائب الكلم في بيان صلة الرحم
المؤلف: الشيخ حسن الكركي
الجزء:
الوفاة: حي ٩٧٢
المجموعة: الأخلاق
تحقيق: إعداد : السيد أحمد الحسيني
الطبعة: الأولى
سنة الطبع: ١٣٩٤
المطبعة: مهر استوار
الناشر: مكتبة آية الله العظمى المرعشي العامة
ردمك:
المصدر: مؤسسة آل البيت (عليهم السلام) لإحياء التراث شبكة رافد للتنمية الثقافية rafed.net مؤسسة آل البيت (ع) لإحياء التراث . بيروت al-albayt.com
ملاحظات:

فمن زارهم رغبة في زيارتهم وتصديقا بما رغبوا فيه كانت أئمتهم شفعاءهم يوم القيامة
.

ولا ريب أن زيارتهم معدودة من الصلة التي قد ندب الله سبحانه إليها وأثنى على ممتثلها بقوله عز وجل (والذين يصلون ما امر الله به أن يوصل) (١)، وكذا ولايتهم وعدم الاعراض عن الرواية عنهم وعدم انكار جواز الصلاة عليهم وما أنزل الله فيهم والانقياد إليهم والتحامي عن ظلمهم وتسليم حقوقهم إليهم من الخلافة والفئ والغنيمة والإرث والنحلة ونحو ذلك.

وقد روى الشيخ في التهذيب باسناده عن أبي الصامت عن أبي عبد الله عليه السلام قال : الكبائر سبع: الشرك بالله العظيم، وقتل النفس الذي حرم الله عز وجل، وأكل أموال اليتامى، وعقوق الوالدين، وقذف المحصنات، والفرار من الزحف، وانكار ما أنزل الله عز وجل. فأما الشرك بالله العظيم فقد بلغكم ما أنزل الله فينا وما قال رسول الله صلى الله عليه وآله، فردوه على الله ورسوله. وأما قتل النفس الحرام فقتل الحسين وأصحابه. وأما أكل أموال اليتامى فقد ظلمنا فيئنا وذهبوا. وأما عقوق الوالدين فان الله تعالى

(١) سورة الرعد: ٢١.

(٤٤)

قال في كتابه (النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وأزواجه أمهاتهم) (١)، وهو أب لهم فعقوه في ذريته وفي قرابته. وأما قتل المحصنات فقد قذفوا فاطمة عليها السلام على منابرهم. وأما الفرار من الزحف فقد أعطوا أمير المؤمنين عليه السلام البيعة طائعين غير مكرهين ثم فروا عنه وخذلوه. واما انكار ما أنزل الله فقد أنكروا حقه وجحدوا ما جعله الله له، وهذا لا يتعاجم فيه أحد، فالله يقول (ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم وندخلكم مدخلا كريما) (٢).

وبإسناده عن الحارث بن المغيرة البصري قال: دخلت على أبي جعفر عليه السلام فجلست عنده فإذا نجية قد استأذن عليه، فأذن له فدخل فجثا على ركبتيه ثم قال: جعلت فداك اني أريد أن أسألك عن مسألة والله ما أريد بها إلا فكاك رقبتي من النار.

فكأنه رق له فاستوى جالسا، فقال: يا نجية سلني فلا تسألني اليوم عن شئ الا أخبرتك به. قال: جعلت فداك ما تقول في فلان وفلان؟ قال: يا نجية ان لنا الخمس في كتاب الله ولنا الأنفال ولنا صفو الأموال، وهما والله أول من ظلمنا حقنا في كتاب الله، وأول من حمل الناس على رقابنا، ودماؤنا في أعناقهما إلى يوم القيامة

---

(١) سورة الأحزاب: ٦.
(٢) سورة النساء: ٣١.

(٤٥)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: إنہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار
المائدہ: ۷۲

"جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا تو اللہ نے اس پر جنت کو حرام قرار دے دیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے"۔

دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے

إن اللہ لا یغفر أن یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء

النساء: ۱۱۶،۴۸

"اللہ شرک کو معاف نہیں کرے گا اس کے ماسوا جس گناہ کو جس کے لئے چاہے گا معاف کر دے گا"۔

معیارات قائم کا اختیار یقیناً اللہ کو ہے کیونکہ وہ ذاتِ واجب الوجود کائنات کے ہر وجود کا خالق ہے۔ اس مالک و خالقِ کل ؑ کے قائم کردہ معیارات کو تسلیم کرنا اسلام ہے اور اس مالک و خالقِ کل ؑ کے معیارات کا انکار کرنا کفر ہے۔ اس مالک و خالقِ کل ؑ نے جو معیارات قائم کئے اور جن کو اپنے قائم کردہ معیارات سے شارح قرار دیا اور اپنی ولایتِ مطلقہ عطا فرمائی تاکہ نظامِ کائنات کو چلا سکے، ان ولایتِ مطلقہ الہیہ کے حقداروں کے ساتھ کسی غیر مقرر کردہ کو شریک کرنا در حقیقت اللہ کے معیارات کے قائم کرنے کی مخالفت اور شرک ہے۔

اللہ نے کچھ ہستیوںؑ کی خوشی کو اپنی خوشی اور ان ہستیوںؑ کی ناراضگی کو اپنی ناراضگی قرار دیا۔ اللہ نے کچھ ہستیوں ع کو بلانے یا پکارنے کو اپنا بلانا یا پکارنا قرار دیا ہے۔ حتیٰ کہ ان ہستیوںؑ کی بیعت کو اپنی بیعت قرار دیا ہے۔

اسی اللہ نے ان ہستیوںؑ کے امر کے ساتھ کسی اور شریک کرنا اتنا ناپسند کیا کہ اس شراکت کو "شرک" قرار دے دیا۔ اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے چند حوالے پیش کرتا ہوں۔

اللہ جل شانہ جو بلاشبہ ان ہستیوں کا بھی خالق ہے اپنے پاک و پاکیزہ کلام میں فرماتا ہے۔

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا

سورہ کہف 110

"اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کر"۔

اس صریح حکم کو تفاسیرِ آل محمدؐ میں دیکھا تو نظر آیا کہ فرمانِ معصومؑ ہے۔

اس کی تفسیر میں کہا گیا

التسلیم لعلی ولا یشرک معہ فی الخلافۃومن لیس لہ ذلک ولاہو من أھلہ

یعنی حضرت علیؑ کے لئے تسلیم ہو جائے (سر تسلیم خم کرو) اور انؑ کی خلافت میں کسی دوسرے کو جو اس کا اھل نہیں ہے نہ اس کی اولاد سے ہے شریک نہ کرو۔

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي

«قدس الله سره»

١٠٣٧ - ١١١٠ هـ

طبعة جديدة محققة ومصححة

بإشراف لجنة من العلماء

دار إحياء التراث العربي

36
تاريخ
علي (ع)



بصلاتك» وأمّا قوله : «ولاتخافت بها» فإنّه يقول : ولاتكتم ذلك عليّاً ، يقول : أعلمه ما أكرمته به . فأما قوله : «وابتغ بين ذلك سبيلاً» يقول : تسألني أن آذن لك أن تجهر بأمر عليّ بولايته ، فأذن له بإظهار ذلك يوم غدير خمّ ، فهوقوله يومئذ : اللّهمّ من كنت مولاه فعليّ مولاه ، اللّهمّ وال من والاه وعاد من عاداه (١) .

بيان : لمّا كانت الصلاة الكاملة في عليّ عليه السلام ولم يصدر كاملها إلّا منه ومن أمثاله فقد ظهر عليه آثارها ، فكأنّه صارعينها ، و أيضاً لشدّة اشتراط ولايته في قبولها و عدم صحّتها بدونها ، ولكونه الداعي إليها و المعلّم لها ، فلتلك الاُمور قد يعبّر عنه عليه السلام الصلاة في بطن القرآن ، وقد مرّ بعض تحقيق ذلك وسيأتي إن شاءالله تعالى .

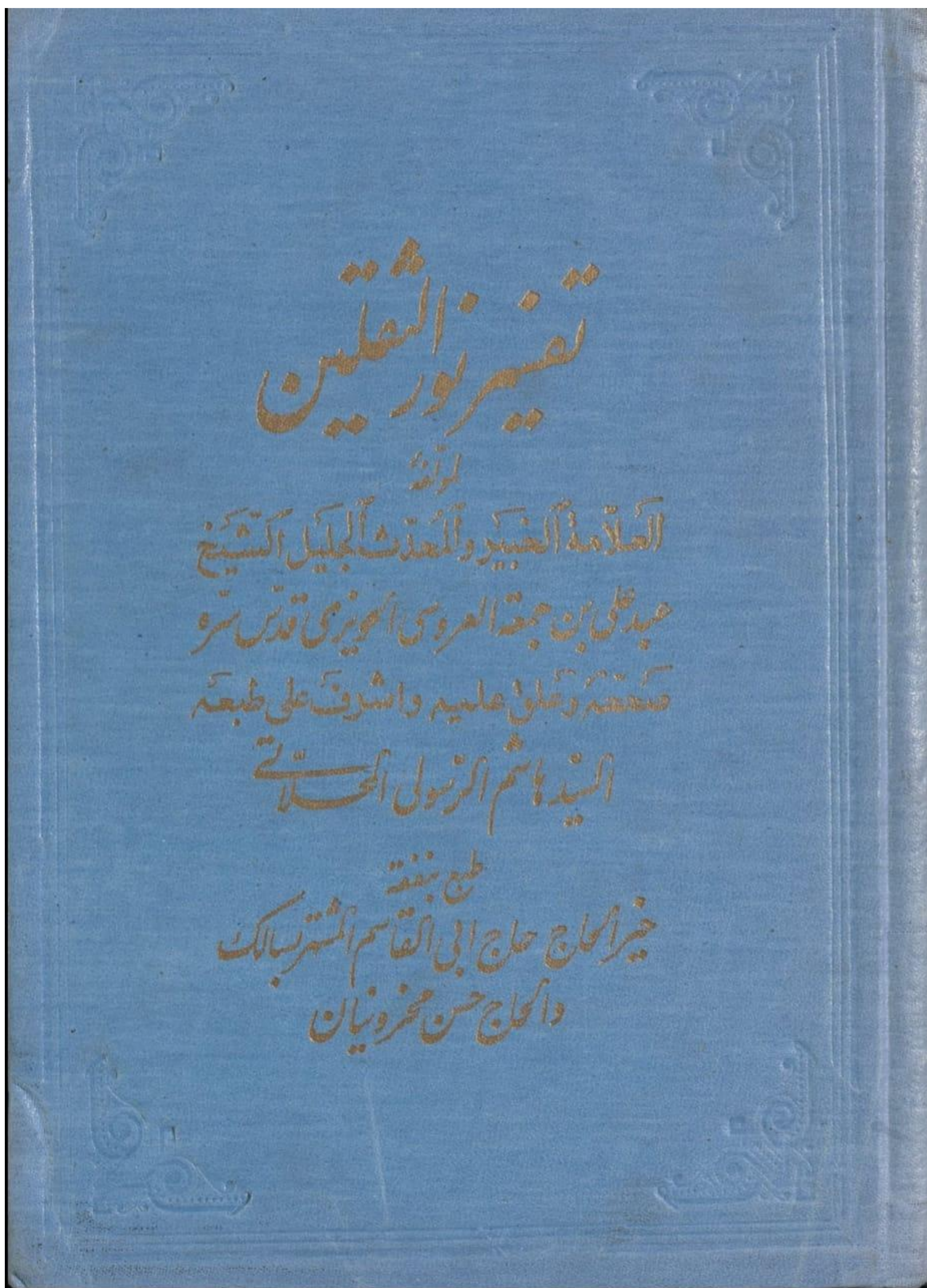
٥٣ ـ **شي** : عن جميل ، عن إسحاق بن عمّار في قوله : «ولاتبذّر تبذيراً (٢)» قال لاتبذّر في ولاية عليّ عليه السلام (٣) .

بيان : لمّا ذكر في صدر الآية «وآت ذاالقربى حقّه» فأعطى صلى الله عليه وآله فاطمة فدكاً قال : «لاتبذّر» أي لاتصرف المال في غيرالمصارف الّتي اُمرت بها ، فعلى هذا البطن من الآية لعلّ المعنى : لا تجعل ولاية عليّ عليه السلام لغيره ؛ ويحتمل أن يكون نهياً عن الغلوّ في شأنه عليه السلام لمنع غيره عن ذلك ، كقوله : «لئن أشركت (٤)» .

٥٤ ـ **شي** : عن سماعة بن مهران قال : سألت أباعبدالله عليه السلام عن قول الله : «فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربّه أحداً (٥)» قال : العمل الصالح المعرفة بالأئمّة عليهم السلام «ولا يشرك بعبادة ربّه أحداً» التسليم لعليّ عليه السلام لا يشرك معه في الخلافة من ليس له ذلك ولا هو من أهله (٦) .

بيان : لعلّ المراد بالعبادة هنا العبادة القلبيّة ، وهي الاعتقاد بالولاية ، أوهي أيضاً

(١) تفسير العياشي مخطوط ، رواه في البرهان ٢ : ٤٥٤ .
(٢) بني اسرائيل : ٢٦ .
(٣) تفسير العياشي مخطوط ، رواه في البرهان ٢ : ٤١٦ .
(٤) الزمر : ٦٥ .
(٥) الكهف : ١١٠ .
(٦) تفسير العياشي مخطوط ، رواه في البرهان ٢ : ٤٩٧ .


تفسیر نور الثقلین
لمؤلفه
العلامة الخبیر والمحدث الجلیل الشیخ
عبد علی بن جمعة العروسی الحویزی قدس سره
صححه وعلق علیه واشرف علی طبعه
السید هاشم الرسولی المحلاتی
طبع بنفقة
خیر الحاج حاج ابی القاسم المشتهر بسالک
والحاج حسن محزونیان

الغلام، وتولى اتمام وضوئه بنفسه .

٢٧٣ - ابى بن كعب عن النبى صلى الله عليه وآله قال : وان قرء الآية التى فى آخرها «قل انما انا بشر مثلكم» حين يأخذ مضجعه ، كان له نوريتلالأالى الكعبة حشوذلك النور ملائكة يصلون عليه حتى يقوم من مضجعه ، فان كان فى مكة تلاها كان له نوراً يتلالأالى البيت المعمور؛ حشوذلك النور ملائكة يصلون عليه حتى يستيقظ .

٢٧٤ - وروى الشيخ ابوجعفر بن بابويه رضى الله عنه باسناده عن عيسى بن عبدالله عن ابيه عن جده عن على عليه السلام قال: مامن عبد يقرأ «قل انما انا بشر مثلكم» الى آخره الا كان له نوراً فى مضجعه الى بيت الله الحرام، فان كان من اهل بيت الله الحرام كان له نوراً الى بيت المقدس .

٢٧٥ - **فى تفسير العياشى** عن العلا بن الفضيل عن ابيعبدالله عليه السلام قال : سألته عن تفسير هذه الآية : «من كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احداً» قال : من صلى اوصام اواعتق اوحج يريد محمدة الناس فقد اشرك فى عمله ، فهو مشرك مغفور (١) .

٢٧٦ - عن على بن سالم عن ابيعبدالله عليه السلام قال : قال الله تبارك وتعالى : انا خير شريك: من اشرك فى عمله لن اقبله الا ما كان لى خالصاً .

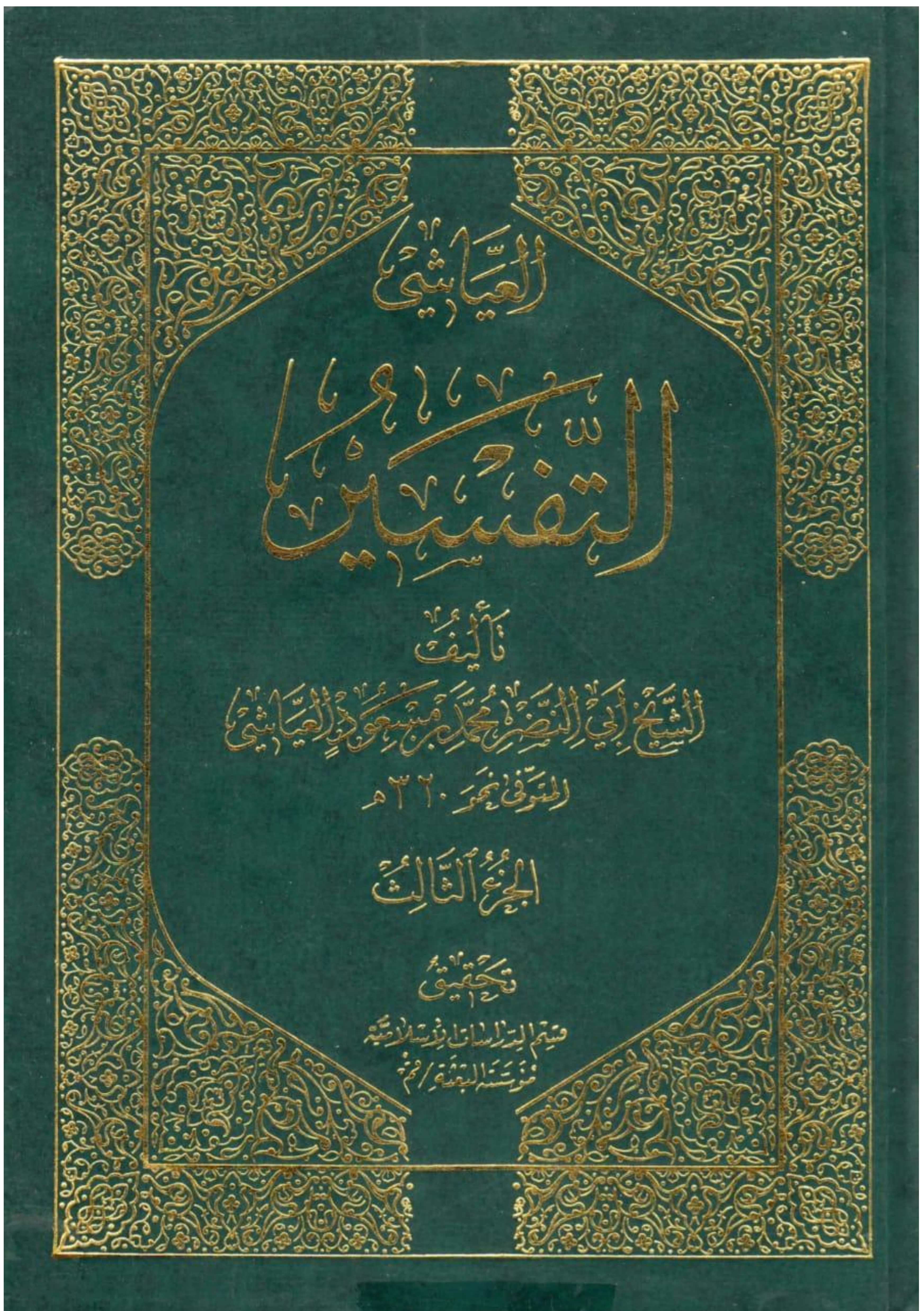
٢٧٧ وفى رواية اخرى قال: ان الله يقول :انا خير شريك من عمل لى ولغيرى فهو لمن عمل له دونى .

٢٧٨ - عن زرارة وحمران عن ابيجعفر وابيعبدالله عليهما السلام قالا : لو ان عبداً عمل عملا يطلب به رحمة الله و الدار الآخرة ، ثم ادخل فيه رضا احد من الناس كان مشركاً .

٢٧٩ - عن سماعة بن مهران قال : سألت اباعبدالله عليه السلام عن قول الله «فليعمل عملا صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احداً» قال : العمل الصالح المعرفة بالائمة «ولا

(١) قال الفيض(ره) : يعنى انه ليس من الشرك الذى قال الله تعالى : «ان الله لايغفر أن يشرك به» لان المراد بذلك الشرك الجلى ، وهذا هو الشرك الخفى.

يشرك بعبادة ربه احداً» التسليم لعلى لايشرك معه فى الخلافة من ليس ذلك له ؛ ولاهو من اهله (١) .


العياشي
التفسير
تأليف
الشيخ أبي النضر محمد بن مسعود العياشي
المتوفى نحو ٣٢٠ هـ
الجزء الثالث
تحقيق
قسم الدراسات الإسلامية
مؤسسة البعثة / قم

٢٧٢١/٩٧ـ عن زُرارة وحُمران، عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام، قالا: لو أنَّ عبداً عَمِل عَمَلاً يطلُب به وجه الله[1] والدار الآخرة، ثمّ أدخل فيه رِضا أحدٍ من الناس كان مُشركاً[2].

٢٧٢٢/٩٨ـ عن سمَاعة بن مِهران، قال: سألتُ أبا عبد الله عليه السلام عن قول الله: ﴿فَلْيَعمَل عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِك بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أحَداً﴾.

قال: العمل الصالح المعرفة بالأئمّة، ﴿وَلَا يُشْرِك بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أحَداً﴾ التسليم لعليّ عليه السلام، لا يُشرِك معه في الخلافة من ليس ذلك له، ولا هو من أهله[3].

انتهى بحمد الله ومَنّه كتاب (التفسير) لأبي النضر محمّد بن مسعود العياشي، وقد فرغ قسم الدراسات الإسلامية ـ مؤسسه البعثة من تحقيقه بتاريخ الثامن من ربيع الثاني سنة ١٤١٩ هـ وهو يوم ولادة الإمام الحسن العسكري عليه السلام الحادي عشر من أئمة أهل البيت عليهم السلام.

وفيما يلي ملحقات التفسير التي تشتمل على

المستدرك وأسانيد العياشي

وفهارس الكتاب

(١) في «أ، د، هـ»: رحمة الله.

(٢) بحار الأنوار ٧٢: ٤٣/٣٠١.

(٣) بحار الأنوار ٣٦: ٥٤/١٠٦، و٨٤: ٣٤٩.

ایک اور جگہ فرمانِ خداوندی ہے۔

ولقد أوحی إلیک وإلی الذین من قبلک لئن أشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخاسرین

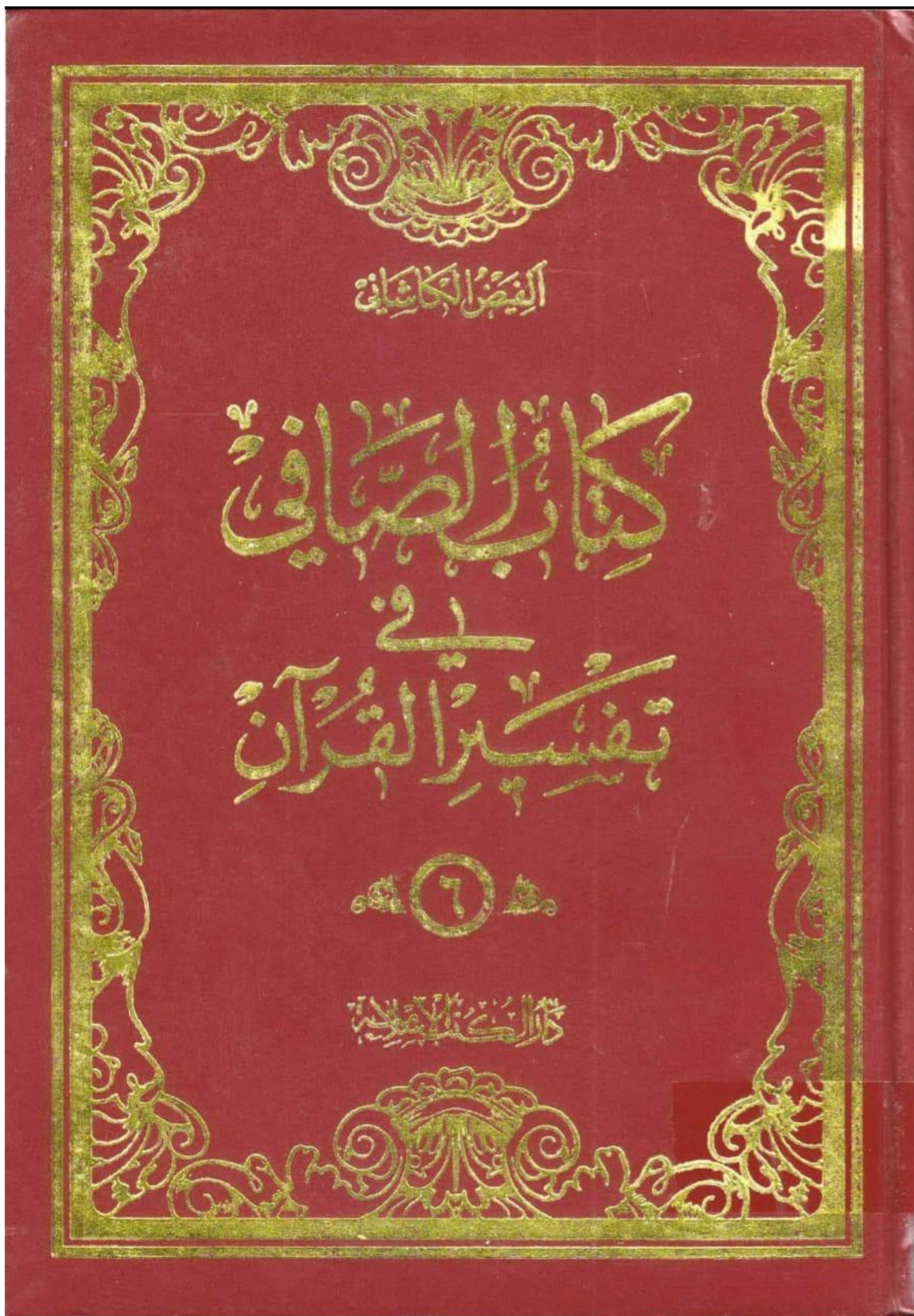
سورہ زمر آیت نمبر 65

تمہاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جاچکی ہے **کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا** اور تم خسارے میں رہو گے“۔

اس آیت کی تفسیر میں مولاؑ فرماتے ہیں

”إن أشرکت فی الولایۃ غیرہ“

”یعنی آپ نے ولایت میں کسی اور کو شریک کیا تو آپ کے اعمال باطل ہو جائیں گے۔“


الفيض الكاشاني
كتاب الصافي في تفسير القرآن
٦
دار الكتب الإسلامية

قُلْ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَأْمُرُوٓنِّىٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا ٱلْجَـٰهِلُونَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ أُوحِىَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن مِّنَ ٱلشَّـٰكِرِينَ ﴿٦٦﴾

التصرف فيها غيره وهو كناية عن قدرته وحفظه لها.

﴿وَٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَـٰتِ ٱللَّهِ أُو۟لَـٰٓئِكَ هُمُ ٱلْخَـٰسِرُونَ * قُلْ أَفَغَيْرَ ٱللَّهِ تَأْمُرُوٓنِّىٓ أَعْبُدُ أَيُّهَا ٱلْجَـٰهِلُونَ﴾: في الجوامع: روى أنهم قالوا: استلم بعض آلهتنا نؤمن بإلهك فنزلت[1].

﴿وَلَقَدْ أُوحِىَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ﴾: من الرسل.

﴿لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ * بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ﴾: رد لما أمروه به.

﴿وَكُن مِّنَ ٱلشَّـٰكِرِينَ﴾: أنعامه عليك.

القمّي: هذه مخاطبة للنبي ﷺ، والمعنى لأُمته، وهو ما قال الصادق عليه السلام: إن الله عزّوجلّ بعث نبيه ﷺ بإياك أعني واسمعي يا جارة والدليل على ذلك قوله تعالى: «بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن مِّنَ ٱلشَّـٰكِرِينَ»، وقد علم أن نبيه ﷺ يعبده ويشكره ولكن استعبد نبيه بالدعاء إليه تأديباً لأُمته[2].

وعن الباقر عليه السلام أنّه سئل عن هذه الآية فقال: تفسيرها لئن أمرت بولاية أحد مع ولاية علي عليه السلام من بعدك ليحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين[3].

وفي الكافي: عن الصادق عليه السلام يعني إن أشرك في الولاية غيره قال: «بَلِ ٱللَّهَ فَٱعْبُدْ وَكُن

---

١ ـ جوامع الجامع: ج ٣، ص ٤٦٤، س ٩.   ٢ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٢٥١، س ١٤.

٣ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٢٥١، س ١٩.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمتہ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

پوچھا۔ فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قائم آلِ محمد کے ظہور تک جہنمی بنیں گے لوگ اس بنا پر کہ انھوں نے ہماری ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ دنیا سے نہیں گئے مگر ایسی صورت میں کہ اس اُمت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراطِ مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

٧٥ ـ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، حج
عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَبِئْرٍ مُعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ» قَالَ ٢/٤٥
الْبِئْرُ الْمُعَطَّلَةُ الْإِمَامُ الصَّامِتُ وَالْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْإِمَامُ النَّاطِقُ.

وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرَكِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِثْلَهُ.

٧٥۔ سورۂ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے (یعنی جس کا زمانۂ امامت شروع نہیں ہوا۔ اور قصر مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

٧٦ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بُهْلُولٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام زمر
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ» قَالَ: ٦٥
يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ «بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ» يَعْنِي بَلِ اللهَ فَاعْبُدْ بِالطَّاعَةِ زمر ٦٦
وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَضَدْتُكَ بِأَخِيكَ وَابْنِ عَمِّكَ

٧٦۔ سورۂ زمر کی اس آیت کے متعلق اے رسول! اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا۔" امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شریک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ بس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکرگزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنی اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

٧٧ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ
قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عليهم السلام
فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا: الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ» اِجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا تَقُولُونَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ:

ایک اور آیت پیش نظر ہے۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ

اوران میں اکثر ایسے بھی ہیں جو اللہ پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر مشرک ہیں۔ سورہ

یوسف 106

آج تک ہمیں یہی بتایا گیا کہ جو بچوں دیکھو کہ جو بھی اللہ کا انکار کرے وہ مشرک ہے اور ہم ہندؤں، مجوسیوں، عیسائیوں، یہودیوں وغیرہ وغیرہ کو مشرک سمجھتے ہیں۔ مگر اس آیت میں اللہ کچھ مختلف ہی بتا رہا ہے کہ صرف وہی مشرک نہیں ہیں جو اللہ کا انکار کریں، لوگوں کی اکثریت ایسی بھی ہے جو اللہ پر ایمان لانے کے باوجود مشرک ہے۔ اب اوپر جن مذاہب کا تذکرہ ہوا وہ تو بغیر تصدیق کے مشرک ہیں کیونکہ وہ تو اللہ کو مانتے ہی نہیں مگر جو اللہ کو مانتے ہیں مثلا مسلمان ان کی اکثریت بھی مشرک ہے اور یہ میں نہیں بلکہ اللہ خود کہہ رہا ہے۔

اب یہ شرک ہے کیا؟ اور اللہ کی اس آیت میں شرک سے مراد کیا ہے؟

تو آیئے چلتے ہیں وارثان قرآن کی طرف اور انہی سے پوچھ لیتے ہیں تاکہ ہم اس شرک سے بچ سکیں۔

فرمایا: یہاں شرک سے مراد عبادت میں نہیں بلکہ اطاعت میں شرک ہے۔

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنِ ابْتَدَعَ رَأْياً فَأَحَبَّ عَلَيْهِ أَوْأَبْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کرکے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطِيعُ الشَّيْطَانَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَيُشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق " ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لائے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انھیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : شِرْكُ طَاعَةٍ وَلَيْسَ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ » قَالَ : إِنَّ الْآيَةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ، ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَصَبَ دُونَكُمْ شَيْئاً فَهُوَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللهَ عَلَى حَرْفٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضاً .

۴۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پہ کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی۔ میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ کبھی جزوی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

٥ ۔ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّدِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ، ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلَّوْا وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

یعنی جن کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ملا دیا ان کی اطاعت کا انکار کرنا ہی اللہ کی نظر میں شرک ہے۔

اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کن کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت کے ساتھ ملایا ہے تا کہ ان کو جان لیا جائے۔ تو آئیں چلتے ہیں قرآن کی طرف/ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

اے ایمان لانے والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول اور صاحبان امر کی اطاعت کرو جو تم میں ہیں" (سورہ نساء 59)

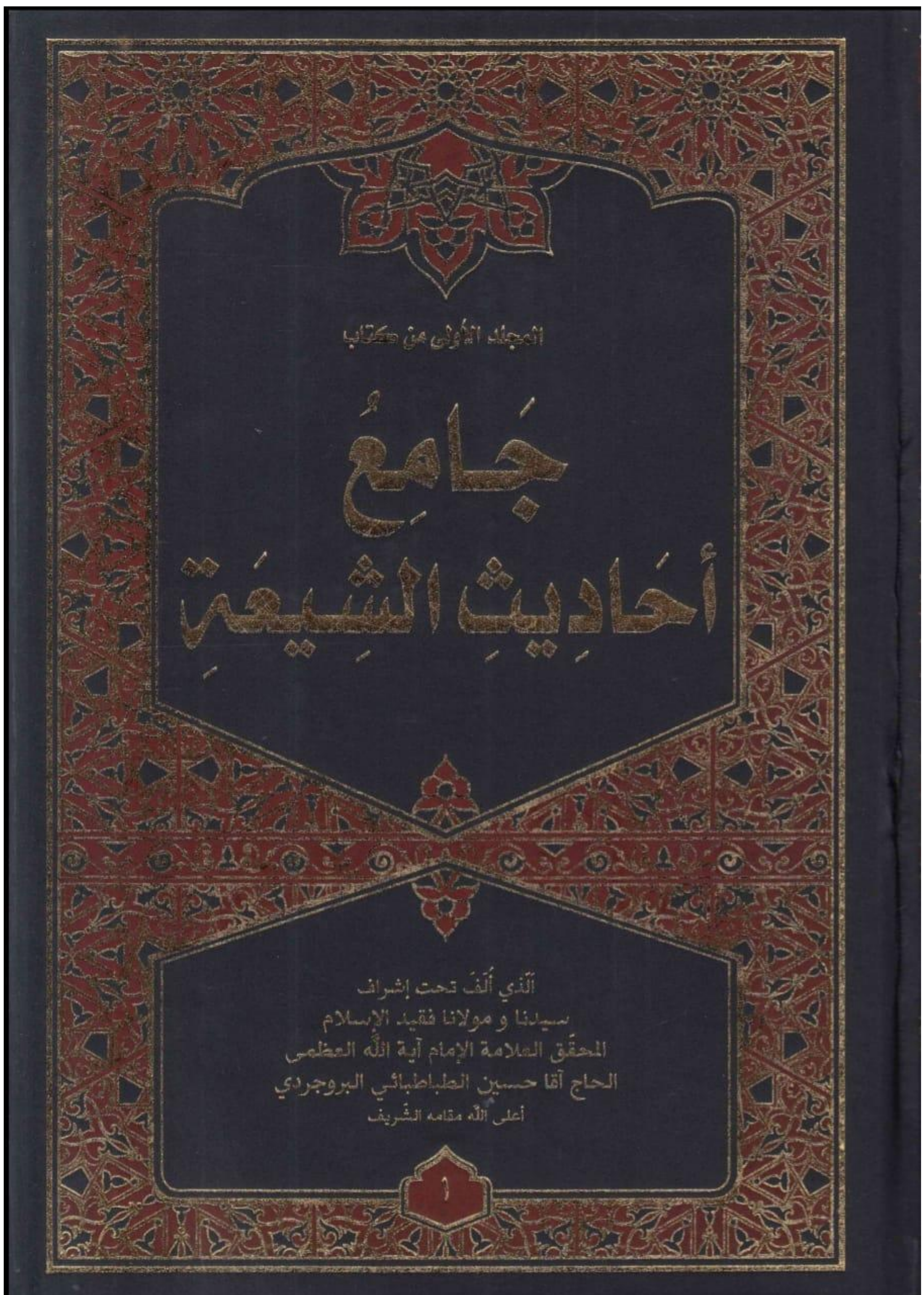
پتہ چلا کہ ایمان لانے والوں پر اللہ کی طرف سے تین اطاعتیں واجب ہیں۔ اللہ و رسول اور صاحبان امر۔ ان میں سے اگر ایک کی اطاعت کا بھی انکار کیا جائے تو حقیقت میں وہی اس آیت کے مصداق ہوں گے کہ "اور ان میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اللہ پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر وہ مشرک ہیں" (سورہ یوسف 106)

پھر چلتے ہیں وارثان دین کی طرف اور انہی سے رجوع کرتے ہیں تا کہ حقیقت کھل کر واضح ہو جائے۔

راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:

"لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری اطاعت کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ پھر فرمایا: اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک ہو جائیں گے۔

یعنی انسان دل میں بھی یہ گمان کرے کہ آل محمدؐ کے علاوہ کسی اور سے دین لے گا تو وہ مشرک ہو جاتا ہے تو پھر کھلم کھلا غیر امامؑ کی تقلید کرنے والو! کس اسلام کی تم بات کرتے ہو۔ تمہاری حیثیت سامری کے بچھڑے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔


المجلد الأولى من كتاب
جَامِعُ
أحَادِيثِ الشِيعَةِ
الّذي أُلِّفَ تحت إشراف
سيدنا و مولانا فقيد الإسلام
المحقق العلامة الإمام آية الله العظمى
الحاج آقا حسين الطباطبائي البروجردي
أعلى الله مقامه الشريف
١

١٠٦٩ (٦٣) **دعائم الاسلام** ٥٢ ج ١ ـ عن أبي جعفر عليه السلام (في جواب كتاب كتبه اليه بعض أصحابه) وانّما يقبل الله عزّوجلّ العمل من العباد بالفرائض الّتي افترضها عليهم بعد معرفة من جاء بها من عنده ودعاهم اليه فأوّل ذلك معرفة من دعا اليه وهو الله الّذي لا اله الاّ هو وحده[1] والإقرار بربوبيّته ومعرفة الرّسول الّذي بلّغ عنه وقبول ما جاء به ثمّ معرفة الوصيّ عليه السلام ثمّ معرفة الأئمّة بعد الرّسل الّذين افترض الله طاعتهم في كلّ عصر وزمان على أهله والايمان والتّصديق بأوّل الرّسل والأئمّة عليهم السلام وآخرهم ثمّ العمل بما افترض الله عزّوجلّ على العباد من الطّاعات ظاهراً وباطناً واجتناب ما حرّم الله عزّوجلّ عليهم ظاهره وباطنه ـ الخبر.

١٠٧٠ (٦٤) **بصائر الدّرجات** ٣٦٣ ـ حدّثنا محمد بن عيسى عن أبي عبدالله المؤمن عن ابن مسكان وأبي خالد وأبي أيّوب الخزّاز عن **محمد** بن مسلم قال قال أبو جعفر عليه السلام انّ رسول الله صلى الله عليه وآله أنال في النّاس وأنال وعندنا عرى[2] الأمر وأبواب الحكمة ومعاقل العلم وضياء الأمر وأواخيه[3] فمن عرفنا نفعته معرفتنا وقبل منه عمله ومن لم يعرفنا لم تنفعه معرفته ولم يقبل منه عمله (وفي البصائر بهذه المضامين روايات أخر لم نكتبها اختصاراً).

١٠٧١ (٦٥) **كافي** ٣٩٨ ج ٢ ـ (عليّ بن ابراهيم عن محمد بن عيسى ـ معلّق) عن يونس عن داود بن فرقد عن حسّان الجمّال عن **عميرة** عن أبي عبدالله عليه السلام قال سمعته يقول أمر النّاس بمعرفتنا والرّدّ الينا والتّسليم لنا ثمّ قال وان صاموا وصلّوا وشهدوا أن لا إله الاّ الله وجعلوا

(١) وتوحيده ـ ك. (٢) العُرى جمع عروة كمدى ومدية ـ مجمع. (٣) الأواخي جمع الأخيّة: عود يُعَرَّضُ في الحائط وتُدْفَنُ طرفاه فيه ويصير وسطه كالعروة تشدّ اليه الدّابّة ـ اللّسان.

[redacted]

في أنفسهم ان لا يردّوا الينا كانوا بذلك مشركين.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد چہارم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مترجمہ
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی
بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی
مصنف دوصد کتب

ناشر
ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) - ناظم آباد نمبر ۲ کراچی
۱۹۹۰ء

٥- يونس، عن داود بن فرقد، عن حسّان الجمّال، عن عميرة، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: سمعته يقول: أُمِرَ النّاس بمعرفتنا والرّدّ إلينا والتّسليم لنا؛ ثمّ قال: وإن صاموا وصلّوا وشهدوا أن لا إله إلّا الله وجعلوا في أنفسهم أن لا يردّوا إلينا كانوا بذلك مشركين.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

[redacted]

الشافی جلد۳ ۳۷۱ کتاب الایمان والکفر

اور اپنے دلوں میں یہ ارادہ رکھیں کہ ہم سے رجوع نہ کریں گے تو اس سے مشرک بن جائیں گے

توضیح:- یہ شرک اس معنی سے ہوگا کہ آئمہ معصومین علیہم السلام کو خدا نے امام بنایا ہے لہذا ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ پس اگر ان کی بجائے دوسرے کے بنائے ہوئے کو امام تسلیم کیا تو گویا اس دوسرے کو خدا کا شریک بنایا۔

ایک روایت پیش خدمت ہے:۔

مولا فرماتے ہیں

"من أشرک مع إمام أمامته من عند اللہ من لیست من اللہ کان مشرکا"

"جس نے امام حق کی امامت میں جو کہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہے کسی دوسرے کو جو کہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ نہیں ہے اس کو شریک ٹھہرایا تو گویا اس نے شرک کیا"۔

مقلدین زرا اس فرمان پر غور کریں کہیں وہ مجتہد کو امام زمانہ (ع) کا نائب کہہ کر شرک تو نہیں کر رہے کیونکہ امام (ع) تو یہی فرما رہے ہیں کہ جس نے بھی خود کو اللہ کے منتخب کردہ امام (ع) کا شریک یعنی نائب قرار دیا تو وہ مشرک ہے اور ایسا ہے جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

۴۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اوّل وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصّہ قرار دیا۔

٥ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ ، عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِاللهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَ اللهُ عُمْرَهُ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

٦ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِاللهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللهِ ، كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ .

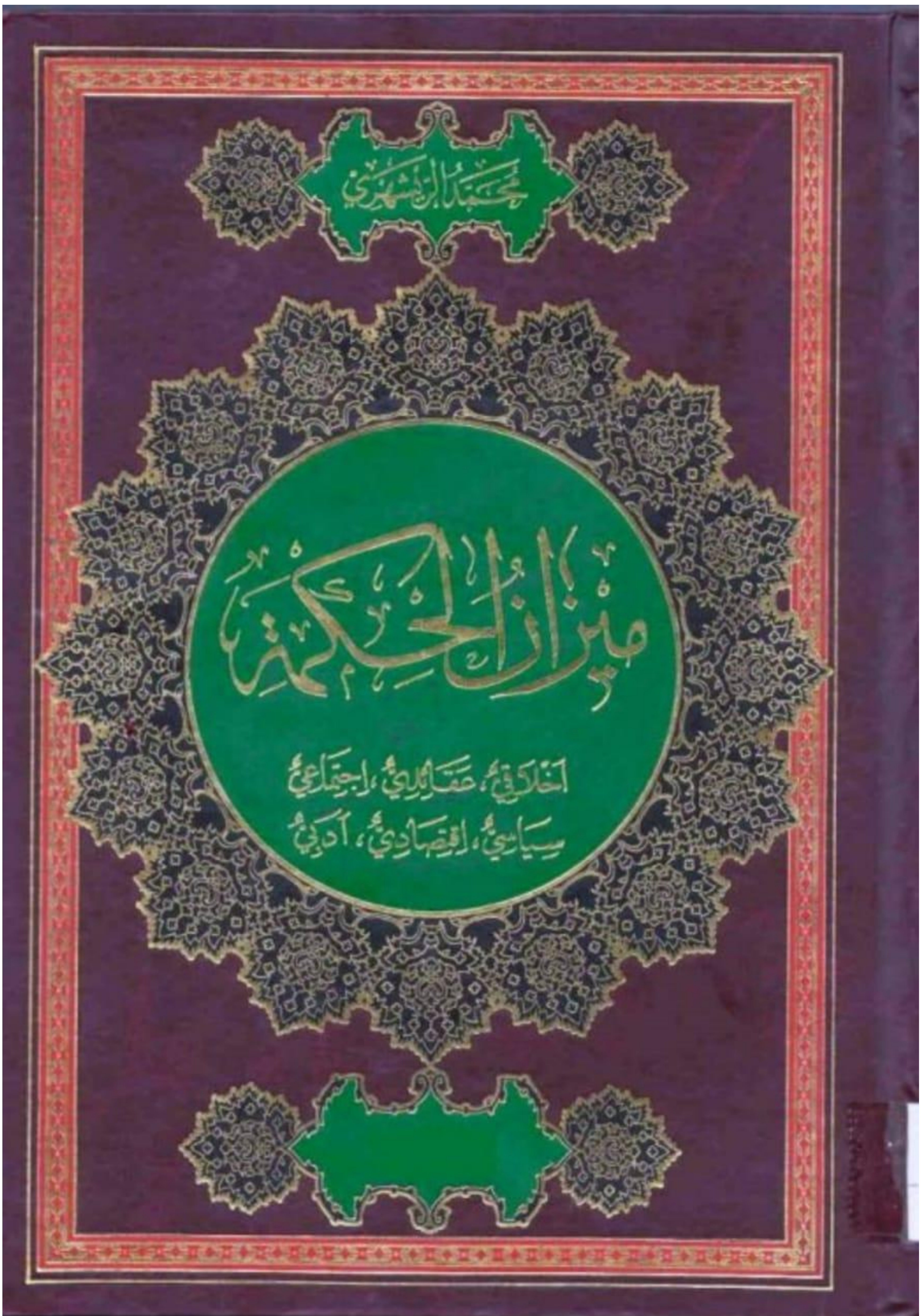
۶۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ درآنحالیکہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

٧ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام : رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَلَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللهُ هٰذَا فَإِنِّي أُبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عُرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کر لو اوّل والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اوّل کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

٨ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ قَالَ : سَأَلْتُ الشَّيْخَ[1] عَنِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام ، قَالَ : مَنْ أَنْكَرَ وَاحِداً مِنَ الْأَحْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرَ الْأَمْوَاتَ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔


محمد الریشهری
میزان الحکمة
اخلاقی، عقائدی، اجتماعی
سیاسی، اقتصادی، ادبی

حُكْمٍ، ولا أُؤخِّرَ لَكُمْ حَقّاً عَنْ مَحِلِّهِ، ولا أقِفَ بِهِ دُونَ مَقْطَعِهِ، وأنْ تَكونوا عِندي في الحَقِّ سَواءً، فإذا فَعَلْتُ ذٰلكَ وَجَبَتْ للهِ عَلَيْكُمُ النِّعْمَةُ ولي عَلَيْكُمُ الطّاعةُ[1].

٨٧٧ ـ عنه عليه السلام : فَقَدْ جَعَلَ اللهُ سُبحانَهُ لِي عَلَيْكُمْ حَقّاً بِوَلايةِ أمْرِكُمْ، ولَكُمْ عَلَيَّ مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الّذي لي عَلَيْكُمْ[2].

١٥١ ـ أئمَّتُكُمْ وَفْدُكُمْ

٨٧٨ ـ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : إنّ أئمّتَكُمْ وَفْدُكُمْ إلى اللهِ، فانْظُروا مَـنْ تُـوفِدونَ في دِيـنِكُمْ وصَلاتِكُمْ[3].

٨٧٩ ـ عنه صلى الله عليه وآله : إنّ أئمّتَكُمْ قادَتُكمْ إلى اللهِ، فانْظُروا بِمَنْ تَقْتَدونَ في دِينِكُمْ وصَلاتِكُمْ[4].

١٥٢ ـ مَن ائْتَمَّ بِغَيْرِ إمامِ الحَقِّ

٨٨٠ ـ الإمامُ الصّادقُ عليه السلام : مَنْ أشْرَكَ مَعَ إمامٍ إمامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ مَنْ لَيسَتْ إمامَتُهُ مِنَ اللهِ كانَ مُشْرِكاً باللهِ[5].

٨٨١ ـ الإمامُ الباقرُ عليه السلام : قالَ اللهُ تبارَكَ وتعالىٰ : لأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ في الإسلامِ دانَتْ بِولايةِ كُلِّ إمامٍ جائرٍ لَيسَ مِنَ اللهِ[6].

٨٨٢ ـ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وآله : قالَ اللهُ عزّوجلّ : لأُعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ في الإسلامِ أطاعَتْ إماماً جائراً لَيسَ مِنَ اللهِ عزّوجلّ وإنْ كانَتِ الرَّعِيَّةُ في أعمالِها بَرَّةً تَقِيَّةً[7].

١٥٣ ـ أئمَّةُ النّارِ

الكتاب

(٢ ـ ٣) شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد : ١٧ / ١٦ و ١١ / ٨٨.
(٤ ـ ٥) البحار : ٢٣ / ٣٠ / ٤٦.
(٦ ـ ٧) الكافي : ١ / ٣٧٣ / ٦ و ص٣٧٦ / ٤.
(٧) البحار : ٢٥ / ١١٠ / ١.

الإمامة والتبصرة من الحيرة

للفقيه المحدّث

أبي الحسن علي بن الحسين بن بابويه القمي

والد الشيخ الصدوق (ره)

المتوفى سنة تناثر النجوم

٣٢٩ هـ ق

تحقيق ونشر
مدرسة الامام المهدى (ع)
قم المقدسة

(۴)

٢٢– باب من أشرك مع امام هدى إماماً ليس من اللّه تعالى

٨٠– محمّد بن يحيىٰ، عن محمّد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن محمّد بن سنان، عن طلحة بن زيد: عن جعفر، عن أبيه عليهما السلام، قال:

من أشرك مع إمام– إمامته من عنداللّه– من ليس إمامته من عنداللّه كان مشركاً باللّه[1].

٩٥) وإثبات الهداة (٢١٩/١).

ورواه في الكافي (٣٧٣/١) عن الحسين بن محمّد، عن المعلّىٰ بن محمّد عن محمّد بن جمهور عن (صفوان) عن ابن مسكان قال: سألت الشيخ عن الأئمة عليهم السلام؟

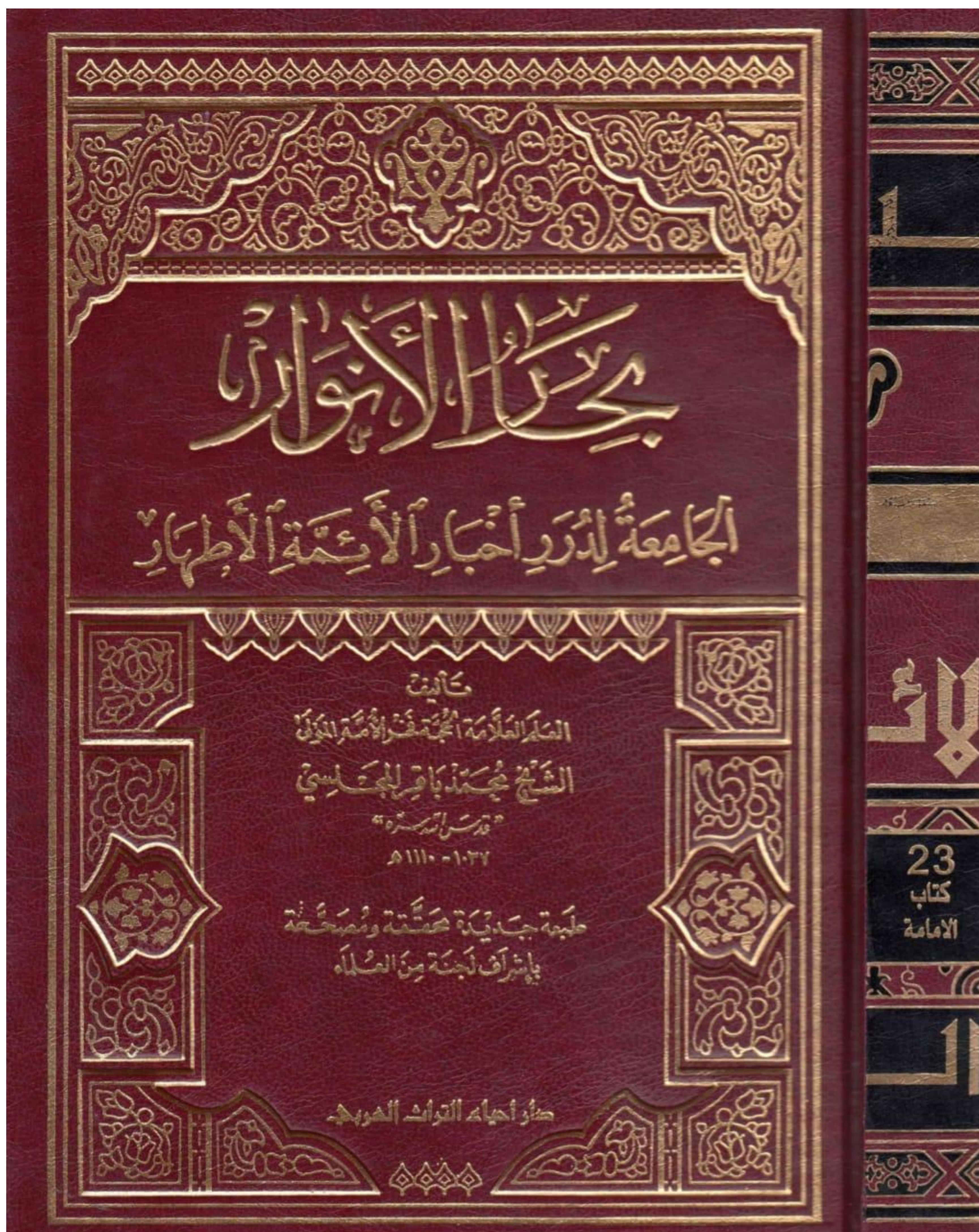
قال: من أنكر...

ونقله عن (الكليني) النعماني في الغيبة (ص١٣٠) والعاملي في الاثبات (١٦٧/١) وروى النعماني (ص ١٢٩) بسنده عن حمران بن أعين قال: سألت أبا عبداللّه عليه السلام عن الأئمة فقال: وأورد مثله، ونقله في البحار.

١– رواه الكليني في الكافي (٣٧٣/١) مثله سنداً و متناً، إلاّ أنّه ليس فيه (عن أبيه عليه السلام) و بدل كلمة ليس في الكافي: ليست.

و رواه النعماني في الغيبة (ص١٣٠) عن الكليني، لكن فيه: ابن سنان، عن بعض رجاله، عن أبي عبداللّه عليه السلام.

ونقله في البحار (ج ٢٣ ص ٧٨) عنها.


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧-١١١٠هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
23
كتاب
الامامة

أو تأخّره ، و من مات عارفاً لإمامه كان كمن هو مع القائم في فسطاطه (١) .

٧ ـ ك : ابن المتوكّل ، عن الحميري ، عن الحسن بن طريف (٢) ، عن صالح بن أبي حمّاد ، عن محمّد بن إسماعيل ، عن أبي الحسن الرّضا عليه السلام قال : من مات و ليس له إمام مات ميتة جاهليّة ، فقلت له كلّ من مات وليس له إمام مات ميتة جاهليّة ؟ قال : نعم ، والواقف كافر ، والنّاصب مشرك (٣) .

٨ ـ نى : أحمد بن محمّد بن هوذة ، عن النهاوندي ، عن عبدالله بن حمّاد ، عن يحيى بن عبدالله ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّه قال : يا يحيى من بات ليلة لا يعرف فيها إمام زمانه مات ميتة جاهليّة (٤) .

٩ ـ نى : ابن عقدة ، عن عليّ بن الحسين ، عن العبّاس بن عامر ، عن عبد الملك بن عتبة ، عن معاوية بن وهب قال : سمعت أباعبدالله عليه السلام يقول : قال رسول الله صلّى الله عليه و آله وسلّم : من مات لا يعرف إمامه مات ميتة جاهليّة (٥) .

١٠ ـ نى : الكليني ، عن عدّة من أصحابه ، عن أحمد بن محمّد ، عن ابن أبي نصر عن أبي الحسن عليه السلام في قوله : « ومن أضلّ ممّن اتّبع هواه بغير هدى من الله » قال: من اتّخذ دينه رأيه بغير إمام من أئمّة الهدى (٦) .

١١ ـ نى : الكليني ، عن محمّد بن يحيى ، عن محمّد بن الحسين ، عن محمّد بن سنان عن بعض رجاله عن أبي عبدالله عليه السلام قال : من أشرك مع إمام إمامته من عندالله من ليست إمامته من الله كان مشركا (٧) .

(١) محاسن البرقى : ١٥٥ و ٥٥٦ .

(٢) هكذا فى الكتاب ومصدره ، وفيه تصحيف ، والصحيح : الحسن بن ظريف بالمعجمة .

(٣) اكمال الدين : ٣٧٥ .

(٤) غيبة النعمانى : ٦٢

(٥) « « : ٦٣ فى نسخة منه : من مات ولم يعرف امام زمانه مات .

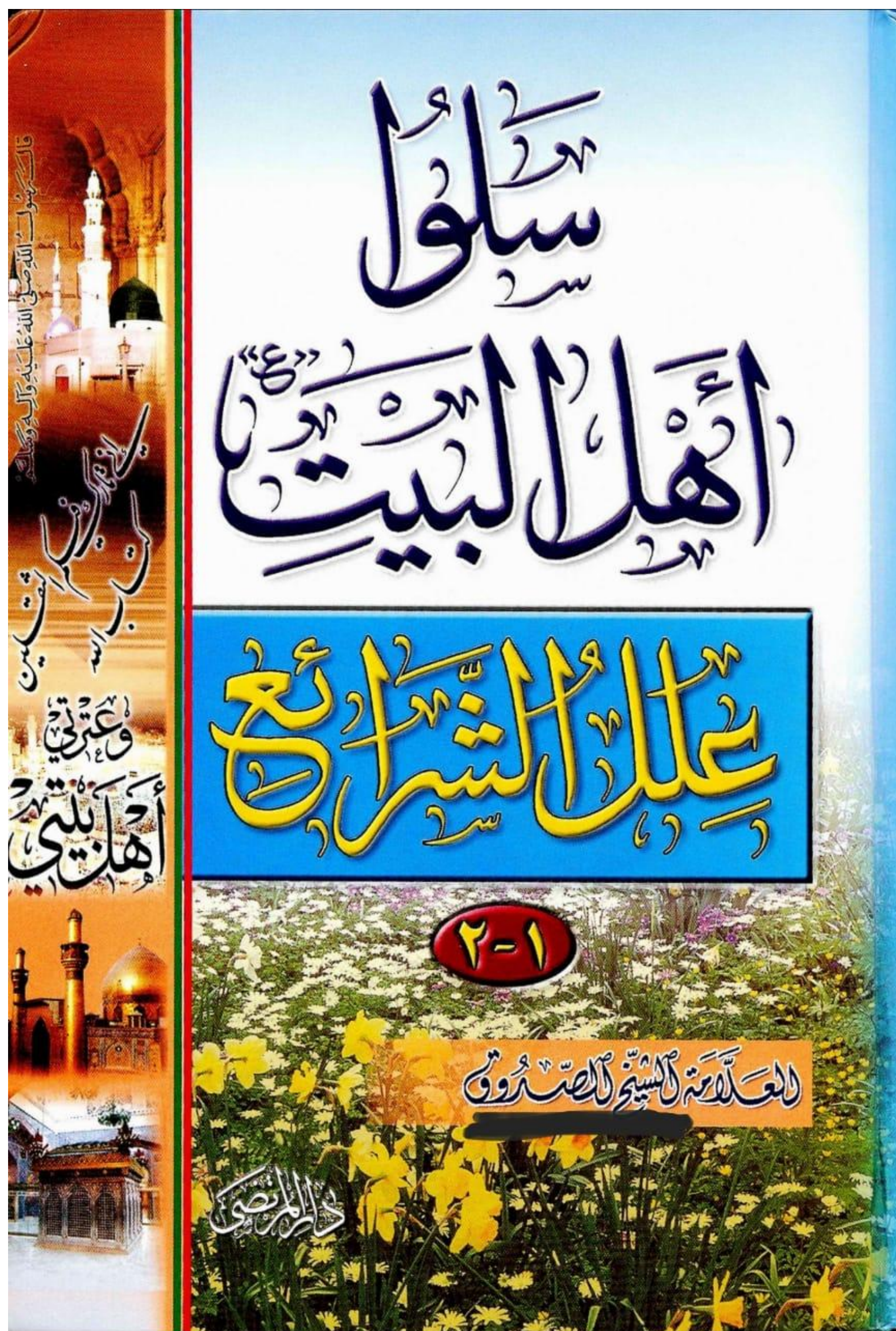
(٦) « « : ٦٣ و الاية فى سورة القصص : ٥٠ .

(٧) « « : ٦٣ و ٦٤ فيه : من ليس بامامته من الله .

شیخ صدوق علل الشرائع میں لکھتے ہیں

''إن الله ہو الذی لا یخلیہم فی کل زمان من إمام معصوم فمن عبد ربا لم یقم لہم الحجۃ فانما عبد غیر الله عزوجل''

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی بھی زمانے کو امام معصومؑ سے خالی نہیں رکھتا پس جو شخص اس امام حقؑ کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو امام تسلیم کر لے تو گویا اس نے غیر اللہ کی عبادت کی''۔



العامري عن محمد بن عمّار بن ياسر، عن أبيه قال: سمعت النبي ﷺ يقول: إن حافظي علي بن أبي طالب ليفتخران على جميع الحفظة لكينونتهما مع علي عليه السلام وذلك أنهما لم يصعدا إلى الله تعالى بشيء منه يسخط الله تبارك وتعالى.

باب ٨ - في أنه لم يجعل شيء إلا لشيء

١ - قال أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي الفقيه مصنف هذا الكتاب رحمة الله عليه: حدثنا أبي ومحمد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رضي الله عنهما قالا: حدثنا سعد بن عبد الله، عن إبراهيم بن هاشم، عن محمد بن أبي عمير، عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سأله عن شيء من الحلال والحرام، فقال: إنه لم يجعل شيء إلّا لشيء.

باب ٩ - علة خلق الخلق واختلاف أحوالهم

١ - حدثنا أبي رضي الله عنه قال: حدثنا أحمد بن إدريس عن الحسين بن عبيد الله عن الحسن بن علي بن أبي عثمان عن عبد الكريم بن عبيد الله عن سلمة بن عطا عن أبي عبد الله عليه السلام قال: خرج الحسين بن علي عليه السلام على أصحابه فقال: أيها الناس، إن الله جلَّ ذكره ما خلق العباد إلاّ ليعرفوه فإذا عرفوه عبدوه فإذا عبدوه استغنوا بعبادته عن عبادة من سواه، فقال له رجل: يا بن رسول الله بأبي أنت وأُمي فما معرفة الله؟ قال: معرفة أهل كل زمان إمامهم الذي يجب عليهم طاعته.

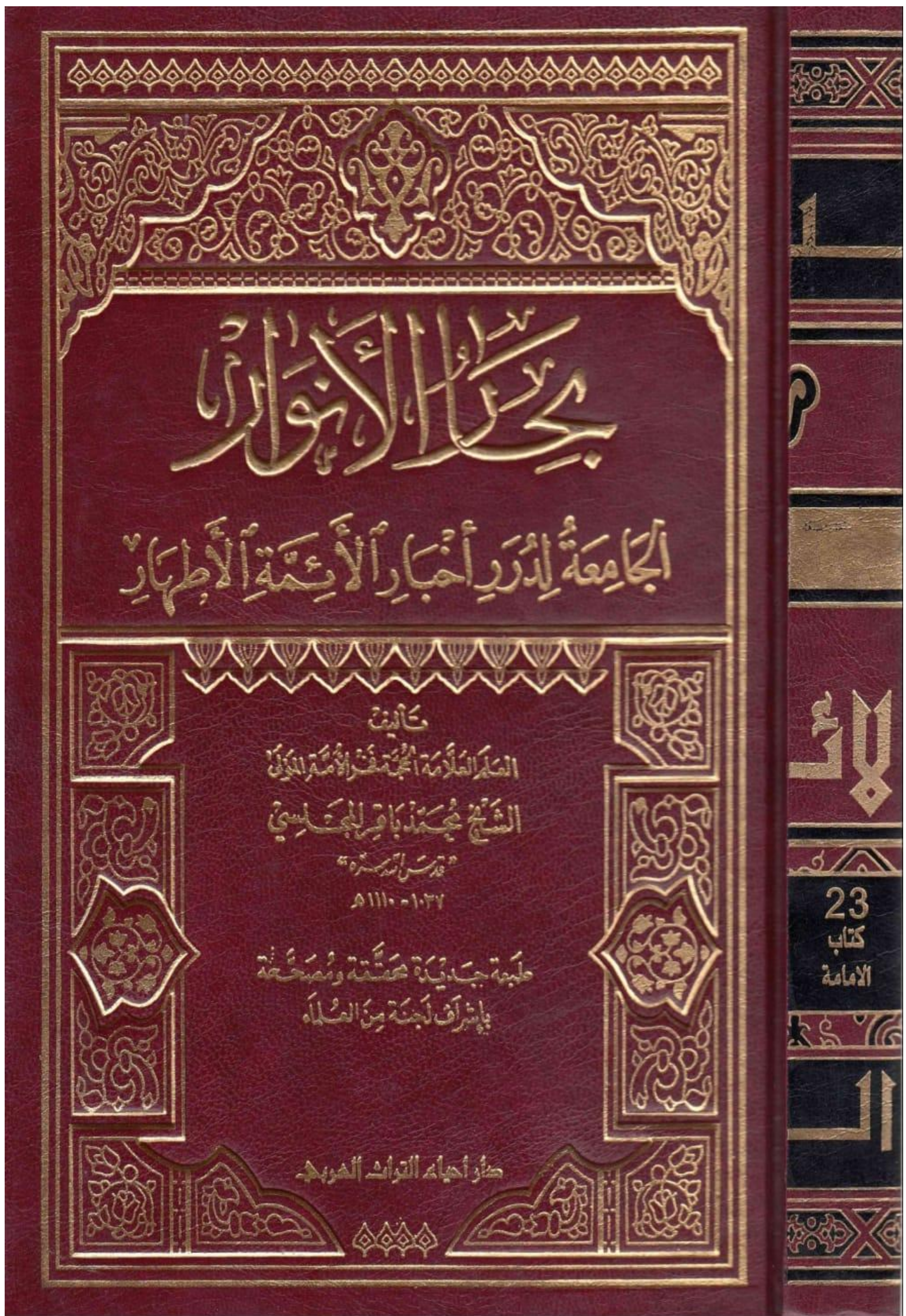
قال: مصنف هذا الكتاب - يعني بذلك - أن يعلم أهل كل زمان أن الله هو الذي لا يخليهم في كل زمان من إمام معصوم، فمن عبد ربا لم يقم لهم الحجة فإنما عبد غير الله عز وجل.

٢ - حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه قال: حدثنا عبد العزيز بن يحيى الجلودي قال: حدثنا محمد بن زكريا الجوهري قال: حدثنا جعفر بن محمد بن عمارة عن أبيه قال: سألت الصادق جعفر بن محمد عليه السلام فقلت له: لِمَ خلق الله الخَلْق؟ فقال: إن الله تبارك وتعالى لَمْ يَخلق خلقه عبثاً ولم يتركهم سدىً، بل خلقهم لإظهار قدرته وليكلفهم طاعته فيستوجبوا بذلك

اس سلسلہ میں علامہ مجلسی کا نکتہ نظر پیش ہے۔

’اعلم ان إطلاق لفظ الشرک والکفر یعنی فی نصوصھم علی من لم یعتقد إمامۃ أمیر المؤمنین والأئمۃ من ولدہ علیہم السلام وفضّل علی غیرہم یدل أنہم کفار مخلدون فی النار‘‘۔

جان رکھو کہ نصوص میں شرک و کفر کا اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو امیر المومنینؑ کی امامت اور انؑ کے بعد انؑ کی اولاد میں ولایت کا عقیدہ نہیں رکھتا اور انہیں ان پر فضیلت نہیں دیتا ہے۔ تو یہ اس بات پر دال ہے کہ وہ کفار ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس سره"
١٠٣٧-١١١٠هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
23
كتاب
الامامة

عملوا الصالحات اُولئك هم خير البريّة «أنت وشيعتك [1] وموعدي وموعدكم الحوض إذا جئت الاُمم تدعون غرّاً محجّلين شباعاً مرويّين [2].

١٠٠ ـ **كنز** : محمّد بن العبّاس عن أحمد بن هوذة عن إبراهيم بن إسحاق عن عبدالله بن حمّاد عن عمرو بن شمر عن أبي مخنف عن يعقوب بن ميثم أنّه وجد في كتب أب[redacted]ن عليّاً عليه السلام قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : « إنّ الّذين آمنوا وعملوا الصالحات اُولئك هم خير البريّة » ثمّ التفت إليّ فقال : هم أنت ياعليّ و شيعتك وميعادك وميعادهم الحوض تأتون غرّاً محجّلين متوّجين ، قال يعقوب : فحدّثت به أباجعفر عليه السلام فقال : هكذا هو عندنا في كتاب عليّ عليه السلام [3].

تذنيب : اعلم أنّ إطلاق لفظ الشرك والكفر على من لم يعتقد إمامة أمير ـ المؤمنين والأئمّة من ولده عليهم السلام وفضّل عليهم غيرهم يدلّ على أنّهم كفّار مخلّدون في النّار ، وقد مرّ الكلام فيه في أبواب المعاد ، وسيأتي في أبواب الإيمان و الكفر إنشاءالله تعالى .

قال الشيخ المفيد قدّس الله روحه في كتاب المسائل : اتّفقت الإماميّة على أنّ من أنكر إمامة أحد من الأئمّة و جحد ماأوجبه الله تعالى له من فرض الطّاعة فهو كافر ضالّ مستحقّ للخلود في النار .

وقال في موضع آخر : اتّفقت الإماميّة على أنّ أصحاب البدع كلّهم كفّار و أنّ على الإمام أن يستتيبهم عند التمكّن بعد الدّعوة لهم ، وإقامة البيّنات عليهم فإن تابوا من بدعهم وصاروا إلى الصّواب و إلّا قتلهم لردّتهم عن الإيمان ، و أنّ من مات منهم على ذلك فهو من أهل النّار ، و أجمعت المعتزلة على خلاف ذلك ، و زعموا أنّ كثيراً من أهل البدع فسّاق ليسوا بكفّار ، و إنّ فيهم من لايفسق ببدعته ولا يخرج بها عن الإسلام كالمرجئة من أصحاب ابن شبيب و التبريّة من الزيديّة الموافقة لهم في الاُصول و إن خالفوهم في صفات الإمام .

(١) في المصدر : هم انت وشيعتك .

(٢ و٣) كنز جامع الفوائد ٤٠٠ . والاية في سورة البينة : ٧ .

ایک اور آیت پیش کرتا ہوں

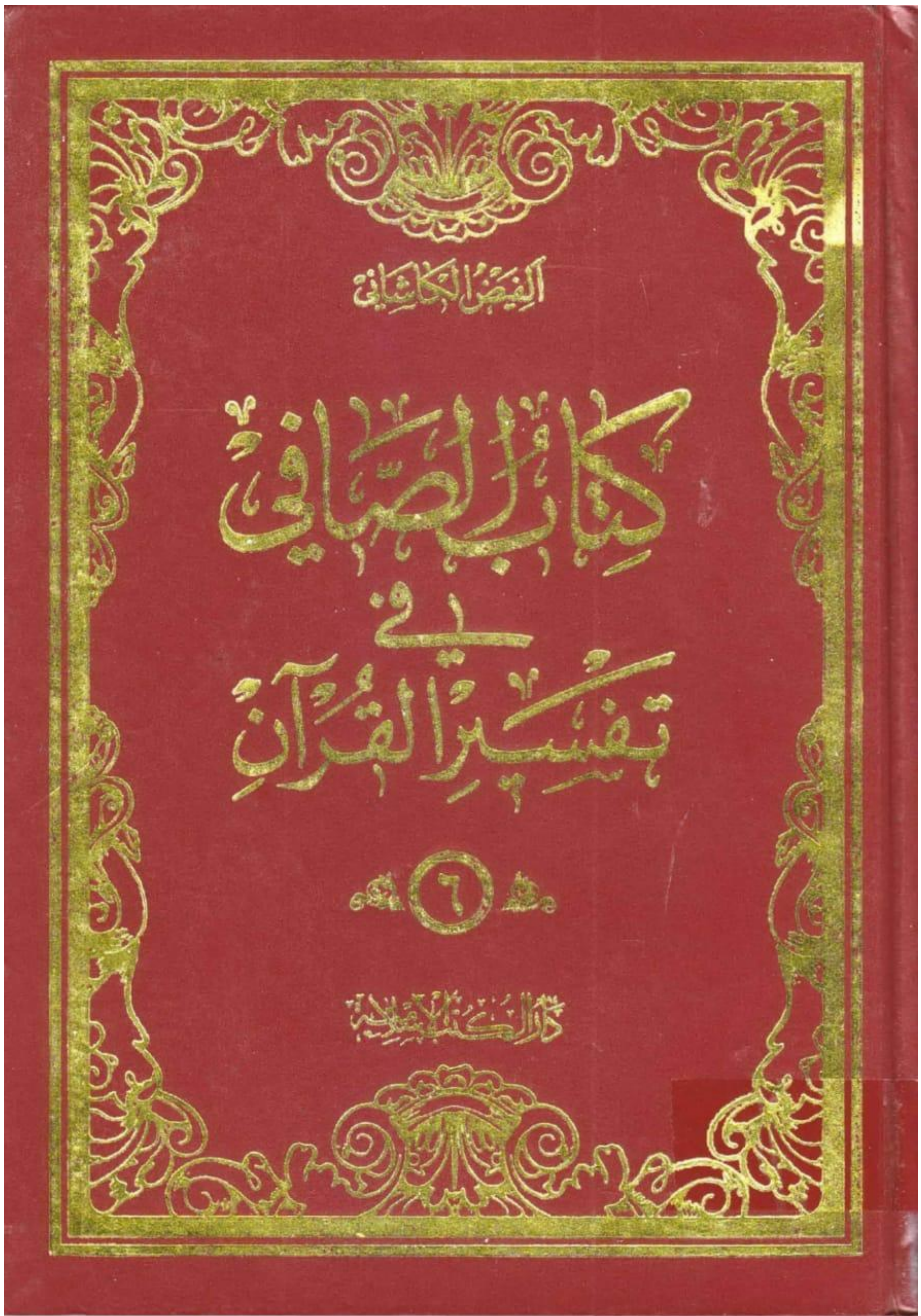
وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ (6) اَلَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كَافِرُوْنَ (7)

"مشرکین کے لیے ہلاکت ہے جو زکٰوۃ نہیں دیتے اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں" (سورہ فصلت)

ابان بن تغلب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ مشرکین تو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں وہ زکٰوۃ کیسے دیں گے؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

"مشرکین وہ ہیں جو **امام کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہراتے ہیں**۔ زکٰوۃ سے مراد یہ ہے کہ وہ پاکیزہ عمل یعنی ہماری ولایت کا اقرار نہیں کرتے اور پہلے امامؑ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اسی طرح آخری امام کا بھی انکار کرتے ہیں"


الفيض الكاشاني
كتاب الصافي
في
تفسير القرآن
٦
دار الكتب الإسلامية

﴿قُلْ إِنَّمَآ أَنَاْ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ أَنَّمَآ إِلَـٰهُكُمْ إِلَـٰهٌ وَٰحِدٌ﴾: لست ملكاً ولا جنياً ولا يمكنكم التلقي منه، ولا أدعوكم إلى ما تنبو عنه العقول والإسماع، وإنّما أدعوكم إلى التوحيد والإستقامة في العمل.

﴿فَاسْتَقِيمُوٓاْ إِلَيْهِ﴾: في أفعالكم متوجهين إليه.

﴿وَٱسْتَغْفِرُوهُ﴾: ممّا أنتم عليه.

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ﴾: من فرط جهالتهم وإستخفافهم بالله.

﴿ٱلَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ﴾: لبخلهم وعدم اشفاقهم على الخلق.

﴿وَهُم بِالْأَخِرَةِ هُمْ كَـٰفِرُونَ﴾: القمّي: عن الصادق عليه السلام أترى أن الله عزّ وجلّ طلب من المشركين زكاة أموالهم وهو يشركون به حيث يقول: «وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿ ٱلَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُم بِالْأَخِرَةِ هُمْ كَـٰفِرُونَ» قيل: جعلت فداك فسره لي، فقال: ويل

---

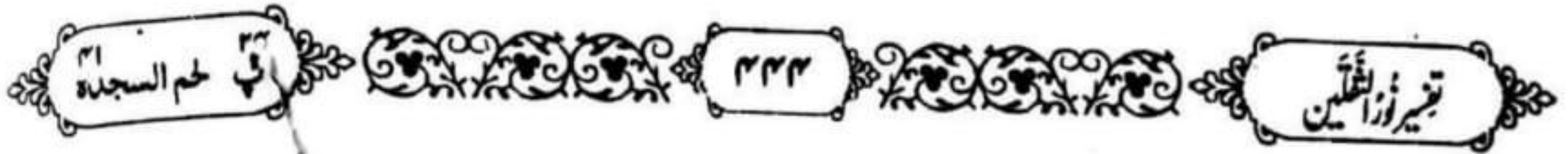
١ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٢٦١، س ١٩.

٢ ـ قاله البيضاوي في تفسيره أنوار التنزيل: ج ٢، ص ٣٤٤، س ٤.

[redacted]

إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّـٰلِحَـٰتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِى خَلَقَ ٱلْأَرْضَ فِى يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُۥٓ أَندَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ ٱلْعَـٰلَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَٰسِىَ مِن فَوْقِهَا وَبَـٰرَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَآ أَقْوَٰتَهَا فِىٓ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِينَ ﴿١٠﴾

للمشركين الذين أشركوا بالإمام الأول وهم بالأئمة الآخرين هم كافرون، إنّما دعا الله العباد إلى الإيمان به فإذا آمنوا بالله وبرسوله إفترض عليهم الفرائض(١).



قوله تعالٰی: وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝

"اور مشرکین کے لیے تباہی ہے جو کہ زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں"۔

اس زکوٰۃ سے مراد راہِ خدا میں مال خرچ کرنا ہے، ورنہ یہ سورہ مکی ہے اور حکمِ زکوٰۃ مدینہ میں نازل ہوا تھا۔ پھر مشرکین سے زکوٰۃ کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے، جب کہ ان سے اسلام و ایمان کی توقع نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ اس قدر خبیث ہیں کہ دل میں کفر و شرک رکھتے ہیں اور ادھر کنجوسی اور حبِّ مال کے اسیر ہیں اور ان کی دولت سے کسی غریب و مفلس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے ابان! کیا تم یہ سوچ بھی سکتے ہو کہ اللہ مشرکین سے زکوٰۃ کی ادائیگی کا مطالبہ کرے؟ جب قرآن مجید میں یہ آیت کریمہ موجود ہے:

وَوَيۡلٌ لِّلۡمُشۡرِكِيۡنَ ۝ الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡتُوۡنَ الزَّكٰوةَ وَهُمۡ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ۝ (اور مشرکین کے لیے تباہی ہے، جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں)۔

میں (راوی) نے عرض کیا: آپؑ اس کی تفسیر فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان لوگوں کے لیے تباہی ہے، جنہوں نے امامِ اوّل کے ساتھ شرک کیا ہے اور باقی ائمہؑ کا انکار کیا۔

اے ابان! اللہ نے بندوں کو اپنی ذات پر ایمان لانے کی دعوت دی، جب وہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تو اللہ نے اُس کے بعد ان کو فرائض کی بجاآوری کا حکم دیا۔ پھر اللہ نے اپنے نبیؐ کو خطاب کر کے فرمایا: آپ ان سے یہ فرمائیں:

قُلۡ اَئِنَّكُمۡ لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِيۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِيۡ يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۝ وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِيَ مِنۡ فَوۡقِهَا وَبٰرَكَ فِيۡهَا وَقَدَّرَ فِيۡهَاۤ اَقۡوَاتَهَا فِيۡۤ اَرۡبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيۡنَ ۝

"کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے ساری زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور اس کا مثل قرار دیتے ہو جو کہ عالمین کا پروردگار ہے۔ اس نے زمین کی سطح پر پہاڑ لگا دیئے اور زمین میں برکت رکھ دی اور چار دنوں میں خوراک کا نظام مقرر کیا جو تمام طلب گاروں کے لیے ساری حیثیت رکھتا ہے"۔

چار دنوں سے سال کے چار موسم گرمی، سردی، بہار اور خزاں مراد ہیں، کیونکہ تمام جاندار خواہ وہ بری ہوں یا بحری، ان

تاویل الآیات الظاہرہ فی فضائل العترۃ الطاهرة

(جلد دوئم)

تالیف

سید حسین شرف الدین الحسینی

مترجم

غلام مرتضٰی علوی (ایم ۔اے عربی)

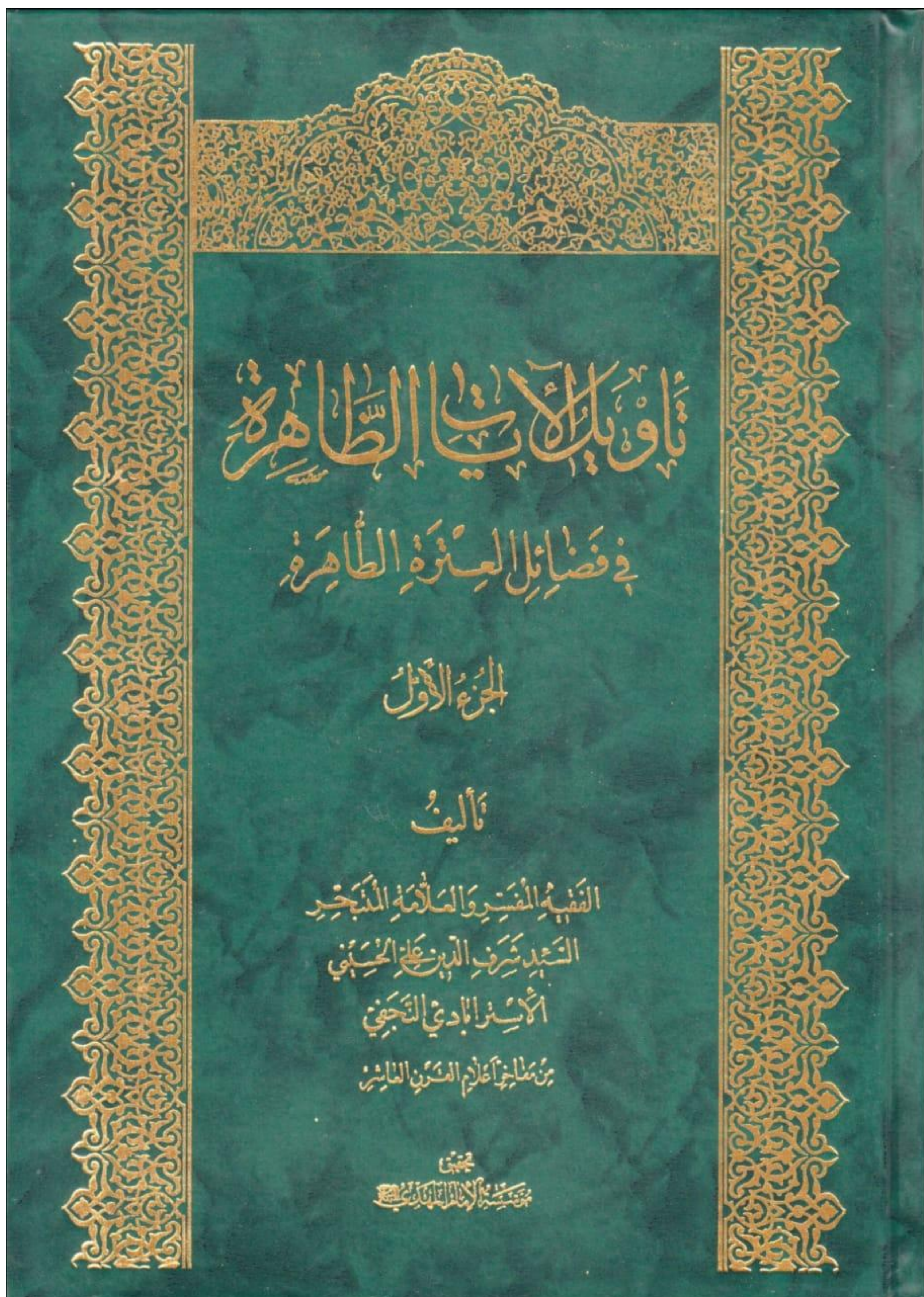
میں قرآن ہے تاکہ لوگ جان سکیں اور اکثریت نے منہ پھیر لیا) ولایت علیؑ سے پس وہ نہیں سنتے اور انہوں نے کہا کہ ہمارے دل پردے میں ہیں اس سے کہ جس کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو اور ہمارے کانوں میں سیسہ ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان حجاب ہے پس عمل کرو ہم بھی عمل کرنے والے ہیں۔

اللہ کا قول(مشرکین کے لیے ہلاکت ہے جو زکواۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں)

تاویل۔ محمد بن العباس نے کہا کہ ہم سے الحسین بن احمد المالکی نے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے یونس بن عبدالرحمٰن سے انہون نے سعدان سے انہوں نے ابان سے روایت کی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا اے ابان! کیا تم نے دیکھا ہے کہ اللہ نے مشرکین سے زکواۃ طلب کی ہو؟ جبکہ وہ اللہ کے علاوہ اور معبود کی پرستش کرتے ہیں تو میں نے کہا تو پھر ان سے کون مراد ہیں؟ فرمایا ایسے مشرک کہ جنہوں نے پہلے امامؑ کے ساتھ شرک کیا اور آخری تک نہ لوٹے۔

احمد بن محمد ایسار سے اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت کی ہے کہ امام ابو عبداللہؑ نے فرمایا ان مشرکین کے لیے ہلاکت ہے جنہوں نے پہلے امامؑ کے ساتھ شرک کیا اور آخری تک نہیں لوٹے اور زکواۃ سے یہاں مراد نفس کی پاکیزگی ہے اور اللہ نے مشرکین کو نجاست سے وصف دیا فرمایا کہ مشرکین نجس ہیں پس جس نے امامؑ کے ساتھ کسی کو بھی شریک ٹھہرایا اس نے نبیؐ کے ساتھ شرک کیا اور جس نے نبیؐ کے ساتھ شریک ٹھہرایا اس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ زکواۃ نہیں دیتے یعنی پاکیزہ عمل نہیں کرتے اور اس سے مراد ولایت اہل بیتؑ ہے۔

اللہ کا قول(پس ہم ان کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور ان کو بہت بری جزا دیں گے جو وہ عمل


تأويل الآيات الظاهرة
في فضائل العترة الطاهرة
الجزء الأول
تأليف
الفقيه المفسر والعلامة المتبحر
السيد شرف الدين علي الحسيني
الأسترابادي النجفي
من مفاخر أعلام القرن العاشر
تحقيق
مؤسسة الإمام المهدي

محمّد بن عيسى، عن يونس بن عبدالرحمان، عن سعدان بن مسلم، عن أبان بن تغلب، قال: قال أبو عبدالله عليه السلام ـ وقد تلا هذه الآية ـ: يا أبان، هل ترى الله سبحانه طلب من المشركين زكاة أموالهم وهم يعبدون معه إلهاً غيره؟

قال: قلت: فمن هم؟ قال: «و ويل للمشركين» الّذين أشركوا بالإمام الأوّل ولم يردّوا إلى الآخر ما قال فيه الأوّل وهم به كافرون.[١]

٣ـ وروى أحمد بن محمّد بن سيّار[٢]، بإسناده إلى أبان بن تغلب، قال:

قال أبو عبدالله عليه السلام: وويل للمشركين الّذين أشركوا مع الإمام الأوّل غيره ولم يردّوا إلى الآخر ما قال فيه الأوّل وهم به كافرون.[٣]

فمعنى الزكاة ههنا: زكاة الأنفس وهي طهارتها من الشرك المشار إليه،

وقد وصف الله سبحانه المشركين بالنجاسة يقول: ﴿إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ﴾[٤]

ومن أشرك بالإمام فقد أشرك بالنبيّ صلى الله عليه وآله ومن أشرك بالنبيّ فقد أشرك بالله.

وقوله تعالى: ﴿لاٰ يُؤْتُونَ الزَّكٰاةَ﴾ أي أعمال الزكاة، وهي ولاية أهل البيت عليهم السلام لأنّ بها تزكّى الأعمال يوم القيامة.

وقوله تعالى: ﴿فَلَنُذيقَنَّ الَّذينَ كَفَرُوا عَذٰابًا شَديدًا وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذي كٰانُوا يَعْمَلُونَ * ذٰلِكَ جَزٰاءُ أَعْدٰاءِ اللهِ النّٰارُ لَهُمْ فيهٰا دٰارُ الْخُلْدِ جَزٰاءً بِمٰا كٰانُوا بِآيٰاتِنٰا يَجْحَدُونَ﴾ «٢٧ـ٢٨»

٤ـ تأويله: قال محمّد بن العبّاس رحمه الله: حدّثنا عليّ بن أسباط، عن عليّ بن محمّد، عن عليّ بن أبي حمزة، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام، أنّه قال: قال الله عزّ وجلّ:

---

١ ـ عنه البحار: ٣٠٤/٢٤ ح١٧، والبرهان: ٧٧٩/٤ ح٣.

٢ ـ في نسخ «ب،ج،م» بشّار، وفي نسخة «أ» يسار، وانّما أثبتنا «سيّار» لوجود الرواية في قراءاته، فقد روى عن البرقي، عن سعدان بن مسلم، عن أبان بن تغلب (مثله).

٣ ـ عنه البحار: ٣٠٤/٢٤ ح١٧، والبرهان: ٧٧٩/٤ ح٤.

٤ ـ سورة التوبة: ٢٨.

امامؑ نے فرمایا: تمہارے اوپر خدا اور سول ص کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

(اصول کافی کتاب الحجت صفحہ 398)

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں" پھر حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اوپر خدا و رسولؐ کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

٣ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلاً يُقَالُ لَهُ : كُلَيْبٌ ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ : أَنَا أُسَلِّمُ ، فَسَمَّيْنَاهُ كُلَيْبَ تَسْلِيمٍ ، قَالَ: فَتَرَحَّمَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ ؟ فَسَكَتْنَا ، فَقَالَ : هُوَ وَاللهِ الْإِخْبَاتُ ، قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ»۝

٣۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے حضرت ابوعبداللہ سے کہا۔ ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلیب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا اس لئے ہم نے اس کا نام کلیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا۔ وہ قول خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

٤ ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْناً»۝ قَالَ : الْاِقْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصِّدْقُ عَلَيْنَا وَأَلَّا يَكْذِبَ عَلَيْنَا

٤۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کریگا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق کہ اس میں اقتراف سے مراد ہے ہماری بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

٥ ـ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ بَشِيرٍ الدَّهَّانِ ، عَنْ كَامِلٍ التَّمَّارِ قَالَ : قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ»۝ أَتَدْرِي مَنْ هُمْ ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسَلِّمُونَ ، إِنَّ الْمُسَلِّمِينَ هُمُ النُّجَبَاءُ ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ

٥۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آیہ قد افلح المؤمنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا۔ آپ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہمارے احادیث کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے

راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے؟

فرمایا: جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔(اصول کافی جلد 4 صفحہ 370)

اب آپ لوگ توضیح اٹھائیں اور شروع سے لے کر آخر تک پڑھیں اگر تو وہ بحوالہ فرمان معصوم کے ساتھ ہے تو وہ معصومؑ کی طرف سے اور اگر اس میں ایک بھی حوالہ معصومؑ کی طرف سے نہیں تو وہ ایک مجتہد کا ظن و قیاس اور رائے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ اس میں جب بھی سوال کیا گیا تو اس مجتہد نے یہ نہیں کہا کہ میرے امامؑ نے اس مسئلے کو یوں بیان کیا ہے۔ یہی کہا کہ اس کا جواب یہ ہے۔ آگے اللہ کی مرضی ہے وہ بہتر جانتا ہے۔

تو خدارا ایک مجتہد بھی یہی کتابیں پڑھ کر مجتہد بنا ہے مگر اسے یہ باتیں اس لیے نظر نہیں آتیں کیونکہ اجتہاد کا بھوت اس پر سوار ہوتا ہے اور جب تک وہ بھوت اس پر سوار رہے گا وہ تقلید کرانے سے باز نہیں آئے گا۔ اور جب آپ اس کے بچھائے

ہوئے جال (تقلید) میں پھنس گئے تو پھر اب تم اللہ کی نہیں بلکہ مجتہد کی عبادت کرنے لگے۔ مجتہد کی حیثیت مقلدوں میں بچھڑے کے سوا کچھ نہیں ہے۔

يَكُونُ بِهِ الْإِنْسَانُ مُشْرِكاً ، قَالَ : فَقَالَ : مَنِ ابْتَدَعَ رَأْياً فَأَحَبَّ عَلَيْهِ أَوْأَبْغَضَ عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم وہ کونسی بات ہے جس سے انسان مشرک بن جاتا ہے فرمایا جس نے کوئی نئی رائے بطور ظن و قیاس قائم کر کے کسی سے محبت کی یا بغض کیا۔

۳ ۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ وَ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ » قَالَ : يُطِيعُ الشَّيْطَانَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ فَيُشْرِكُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "ان میں سے بہت سے ایمان نہیں لاتے اور وہ مشرک ہی رہے کہ انھوں نے شیطان کی اطاعت اس طرح لاعلمی میں کی کہ انھیں پتہ ہی نہ چلا پس اس سے شرک ان میں آگیا۔

٤ ۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ ضُرَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ »(۱) قَالَ : شِرْكُ طَاعَةٍ وَلَيْسَ شِرْكَ عِبَادَةٍ . وَعَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعْبُدُاللهَ عَلَى حَرْفٍ »(۲) قَالَ : إِنَّ الْآيَةَ تَنْزِلُ فِي الرَّجُلِ ثُمَّ تَكُونُ فِي أَتْبَاعِهِ ثُمَّ قُلْتُ : كُلُّ مَنْ نَصَبَ دُونَكُمْ شَيْئاً فَهُوَ مِمَّنْ يَعْبُدُاللهَ عَلَى حَرْفٍ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَقَدْ يَكُونُ مَحْضاً .

۴۔ فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق "نہیں ایمان لائے اللہ پر ان میں سے اکثر مگر یہ کہ وہ مشرک بنے رہے کہ اس سے مراد شرک طاعت ہے نہ کہ شرک عبادت اور اس آیت کے متعلق کچھ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر کھڑے ہو کر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ آیت نازل تو ہوئی تھی ایک شخص کے بارے میں لیکن اس کا مصداق وہ سب بنے جنھوں نے اس شخص کی پیروی کی۔ میں نے پوچھا جو آپ کی جگہ دوسرے کو امام مانے وہ بھی اس آیت کا مصداق ہے۔ فرمایا ہاں۔ کبھی جزوی صورت بھی ہوتی ہے یعنی ایک شخص خود ہی ایسا کرتا ہے بغیر تابعین۔

٥ ۔ يُونُسُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ ، عَنْ حَسَّانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ عُمَيْرَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أُمِرَ النَّاسُ بِمَعْرِفَتِنَا وَالرَّدِّ إِلَيْنَا وَالتَّسْلِيمِ لَنَا ، ثُمَّ قَالَ : وَإِنْ صَامُوا وَصَلَّوْا وَشَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَجَعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يَرُدُّوا إِلَيْنَا كَانُوا بِذٰلِكَ مُشْرِكِينَ .

۵۔ راوی کہتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا لوگوں کو ہماری معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہماری طرف رجوع کرنے، ہماری بات کو ماننے کا بھی۔ پھر فرمایا اگر وہ لوگ روزہ رکھیں، نماز پڑھیں اور لا الہ الا اللہ کی گواہی دیں

1-

مولا امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں

إن الله عز و جل نصب عليا عليه السلام علما بينه وبين خلقه، فمن عرفه كان مؤمنا ومن أنكره كان كافرا ومن جهله كان ضالا ومن نصب معه شيئا كان مشركا، ومن جاء بولايته دخل الجنة.

"اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے درمیان مولا علیؑ کو بطور ایک علم (نشان) کے نصب کیا ہے۔ پس جس نے اس کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے نہ پہچانا وہ کافر ہے اور جس نے جہالت کی چادر اوڑھے رکھی وہ گمراہ ہوا اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا وہ مشرک ہوا اور جو ان کی ولایت کا تسلیم کرنے والا ہو گا جنت میں داخل ہو گا"۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجۃ

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ **اصول کافی** جلد دوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

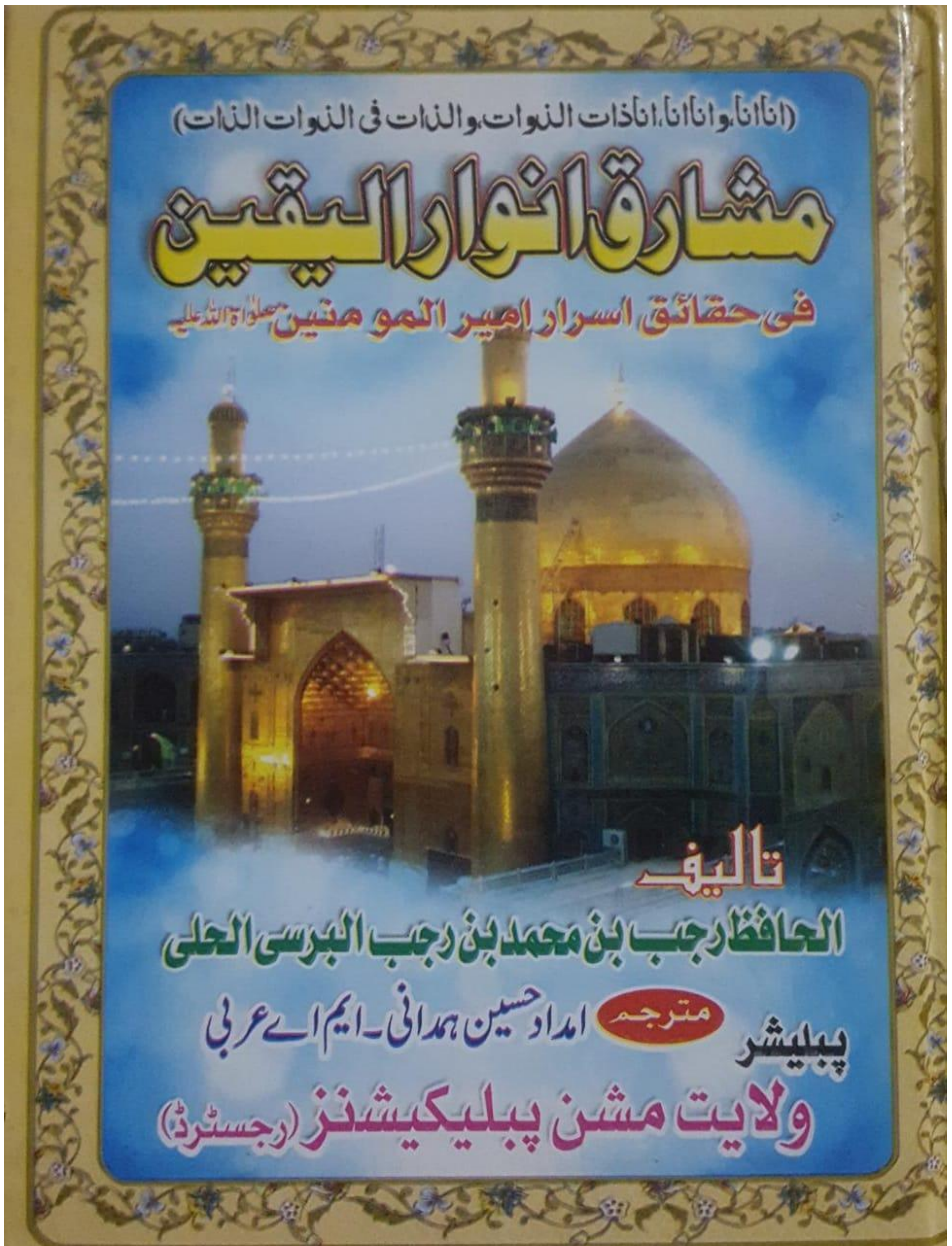
٧ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عليه السلام عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالاًّ وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

[redacted]

٧ ۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے جس نے انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا ۔

٨ ـ اَلْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاجَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيّاً عليه السلام بَابٌ فَتَحَهُ اللهُ ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِناً وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِراً وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لِي فِيهِمُ الْمَشِيَّةُ .

٨ ۔ ابوحمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے متعلق خدا نے کہا ہے کہ اس کے لئے میری مشیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں ۔


(انا انا و انا انا انا ذات الذوات و الذات فی الذوات الذات)
مشارق انوار الیقین
فی حقائق اسرار امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ
تالیف
الحافظ رجب بن محمد بن رجب البرسی الحلی
مترجم امداد حسین ہمدانی۔ ایم اے عربی
پبلیشر
ولایت مشن پبلیکیشنز (رجسٹرڈ)

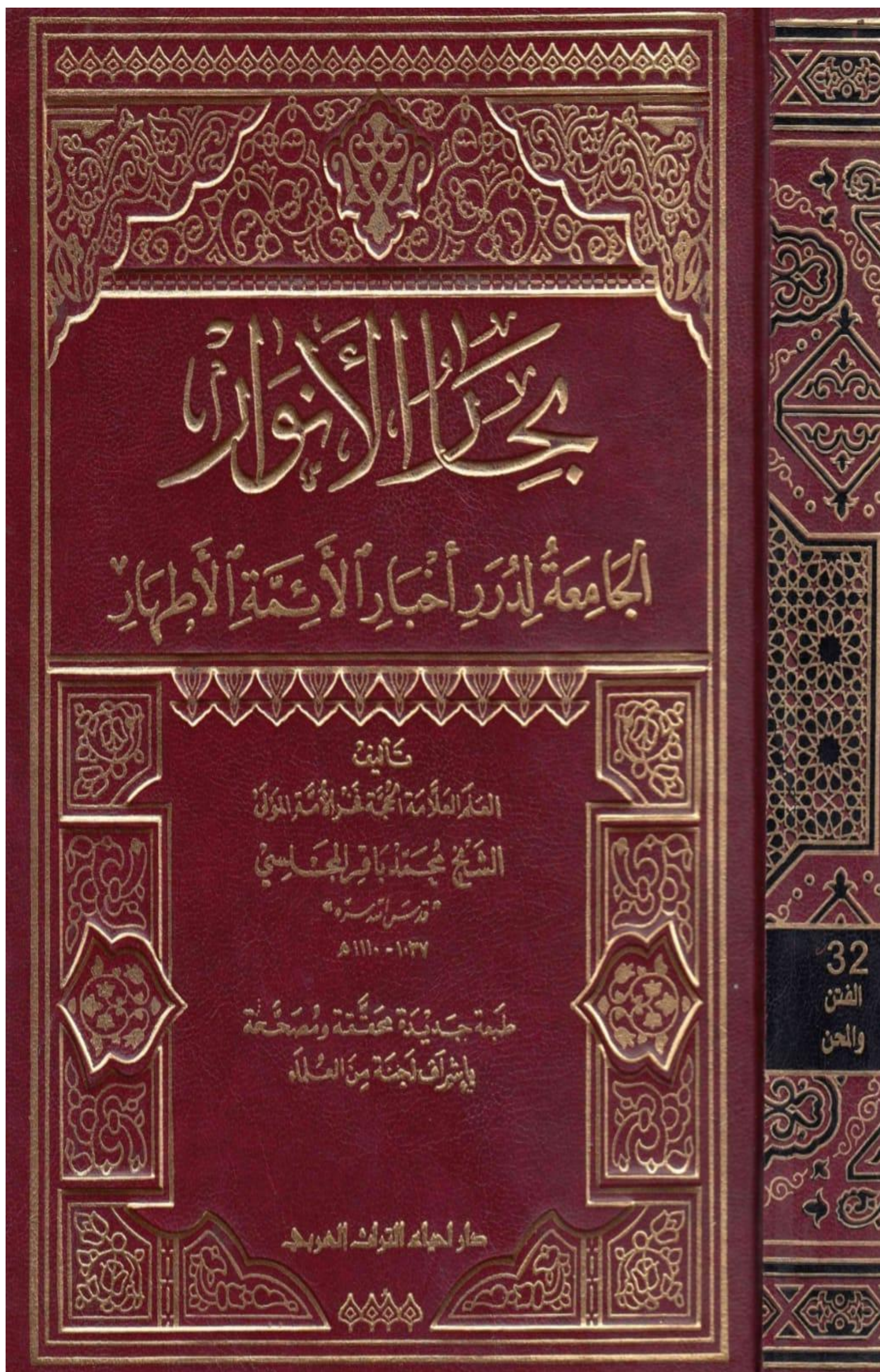
علیؑ کی محبت اور بغض کے اثرات

عبداللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ ''اللہ نے علیؑ کو معیار و کسوٹی بنا کر پرچم کی طرح لوگوں کے درمیان نصب کر دیا ہے۔ پس جو علیؑ کو امام جان کر مانتا ہے وہ مومن ہے جو اُن کو نہ مانے وہ کافر ہے جو اُن کو نظر انداز کرے وہ گمراہ اور جو کسی اور کو اُن کے برابر مانے وہ مشرک ہے جو انکی ولایت کو لے کر خدا کے سامنے جائے گا وہ کامیاب و کامران ہے اور سکون سے جنت میں چلا جائے گا اور جو انکی دشمنی لے کر آئے گا وہ ذلت و خواری کے ساتھ جہنم میں جھونک دیا جائے گا''۔

سدیف نے جناب جابر ابن عبداللہ انصاری سے انہوں نے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور رسولؐ اللہ سے نقل کیا ہے۔ فرمایا رسالت مآبؐ نے کہ'' اے علیؑ تم حوض کے مالک اور میرے علم کے وارث ہو۔ تم میرے علمدار اور وعدے پورے کرنے والے ہو اور تم میرے ہم و غم کو دور کرنے والے ہو اور انبیاء کی میراث کے محافظ ہو۔ تم زمینِ خدا میں اللہ کے امین ہو اور اُسکے خلیفہ ہو مخلوق پر اور نجات دینے والا چراغ ہو۔ ہدایت کا راستہ اور متقیوں کے امام ہو اور لوگوں پر اللہ کی حجت ہو۔ تم دنیا میں بلند و بالا عَلَم ہو اور قیامت کے دن صراطِ مستقیم ہو''۔

ابوسعید خدری کہتے ہیں رسولؐ اللہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا۔ ''اے لوگو! جو بھی ہم اہلبیتؑ سے بغض رکھتا ہے اللہ اُسے یہود کے مذہب پر قبر سے اُٹھائے گا اُسکا اسلام تو اُس کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اگر مبغض اہل بیت دجال کے زمانے میں ہوگا تو دجال پر ایمان لے آئے گا اور اگر پہلے مر گیا تو اللہ اُسے قبر سے اُٹھائے گا تا کہ دجال پر ایمان لے آئے''۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے۔ ''جو ہم اہل بیتؑ سے بغض رکھتا ہے اللہ اُسے یہودی یا


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار إحياء التراث العربي
32
الفتن
والمحن

وآله لم يقروا بالإسلام وإنّ حرب عليّ (عليه السلام) أقرّوا بالإسلام ثم جحدوه.

٢٩٧ ـ ب: ابن طريف عن ابن علوان عن جعفر عن أبيه أنّ عليّاً (عليه السلام) كان يقول لأهل حربه: إنّا لم نقاتلهم على التكفير لهم ولم نقاتلهم على التكفير لنا ولكنّا رأينا أنّا على حق ورأوا أنّهم على حق.

٢٩٨ ـ ب: بالإسناد قال: إنّ علياً لم يكن ينسب أحداً من أهل حربه إلى الشرك ولا إلى النفاق ولكنّه كان يقول: هم أخواننا بغوا علينا.

٢٩٩ ـ ما: المفيد عن أبي عبد الله المرزباني قال: وجدت بخطّ محمد بن القاسم بن مهرويه قال: حدّثني الحمدوني الشاعر قال: سمعت الرياشي ينشد للسّيد بن محمّد الحميري:

أن امـرءاً خـصمـه أبـو حسن لعـازب الـرأي داحض الحجـج
لا يـقـبـل الله مـنـه مـعـذرة ولا يـلقّـنـه حـجّـة الـفـلج

٣٠٠ـ٣٠٣ ـ كا بإسناده عن الفضيل بن يسار عن أبي جعفر (عليه السلام) قال: إنّ الله عزّ وجلّ نصب عليّاً (عليه السلام) عَلَماً بينه وبين خلقه فمن عرفه كان مؤمناً ومن أنكره كان كافراً ومن جهله كان ضالاً ومن نصب معه شيئاً كان مشركاً ومن جاء بولايته دخل الجنة

وعن أبي حمزة قال: سمعت أبا جعفر (عليه السلام) يقول: إنّ عليّاً

٢٩٧ـ ٢٩٨ـ رواه الحميري رحمه الله في الحديث: « ٢٩٧ و ٣٠٢ » من كتاب قرب الإسناد، ص ٤٥ ط ١.

٢٩٩ـ رواه الشيخ الطوسي في الحديث: ٥٦ من الجزء (٨) من أماليه: ج ١ ص ٢٣٤.

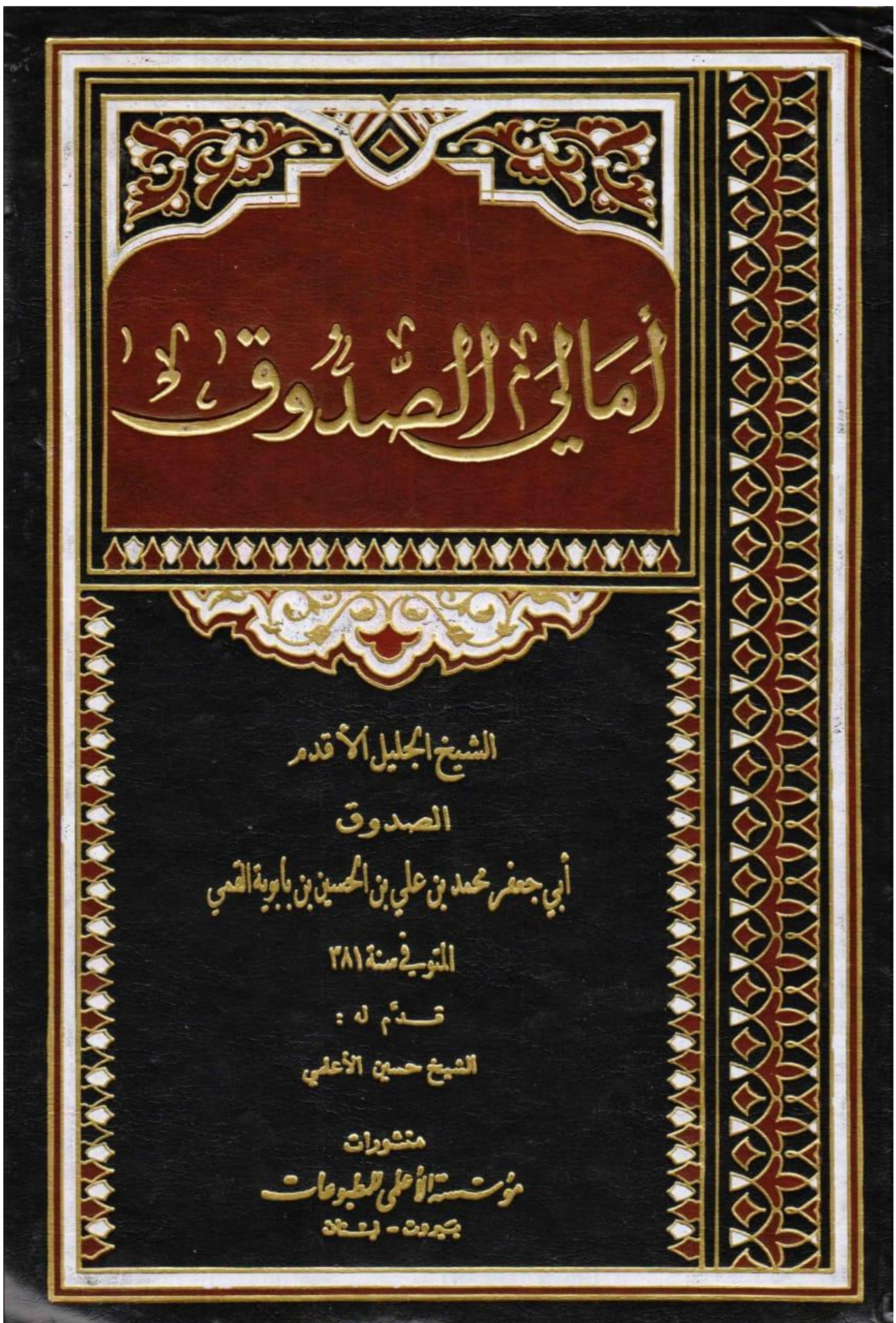
٣٠٠ـ ٣٠٣ـ رواهما ثقة الإسلام الكليني رفع الله مقامه في « باب فرض طاعة الأئمة » وفي باب: « نتف وجوامع من الرواية في الولاية » من كتاب الحجة من أصول الكافي: ج ١، ص ١٨٧، و ٤٣٧ ط الآخوندي.

2۔

أمالي الصدوق: ماجيلويه، عن عمه، عن محمد بن علي الكوفي، عن محمد بن سنان، عن زياد بن المنذر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): المخالف على علي بن أبي طالب بعدي كافر، والمشرك به مشرك، والمحب له مؤمن، والمبغض له منافق، والمقتفى لاثره لاحق، والمحارب له مارق، والراد عليه زاهق، علي نور الله في بلاده وحجته على عباده، علي سيف الله على أعدائه و وارث علم أنبيائه: علي كلمة الله العليا. وكلمة أعدائه السفلى، علي سيد الأوصياء ووصي سيد الأنبياء، علي أمير المؤمنين و قائد الغر المحجلين وإمام المسلمين، لا يقبل الله الايمان إلا بولايته وطاعته

ابن عباس سے نقل ہوا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے میرے بعد علیؑ کی مخالفت کی کافر ہے جس نے (علیؑ) میں شرک کیا وہ مشرک ہے جو ان (علیؑ) سے حُب رکھے وہ مومن جو بغض رکھے وہ منافق جو ان (علیؑ) کے نقش قدم پر چلا حق کو پا گیا جس نے ان (علیؑ) سے جنگ کی دین سے خارج ہو گیا جس نے اس (علیؑ) کو نہ مانا ہلاک ہوا علیؑ اللہ کا نور ہیں اللہ کے ملک (کائنات) پر اور اللہ کی حُجت ہیں بندوں

پر علیؑ اللہ کی تلوار ہیں اللہ کے دشمنوں پر اور انبیاء کا علم علیؑ کے پاس ھے علیؑ کلمۃ اللہ ہیں اور جو اس (کلمۃ اللہ) سے عداوت رکھے وہ علیؑ کے پاؤں کے نیچے ھے علیؑ سید الاوصیاء ہیں اور محمدؐ کے وصی ہیں علي أمير المؤمنين و قائد الغرا لمحجلين و امام المسلمين ہیں اللہ عزوجل اُس کے ایمان کو قبول نہیں کرتا جس میں (علیؑ) کی ولایت واطاعت نہ ہو۔


أمالي الصدوق
الشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١
قدم له :
الشيخ حسين الأعلمي
منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

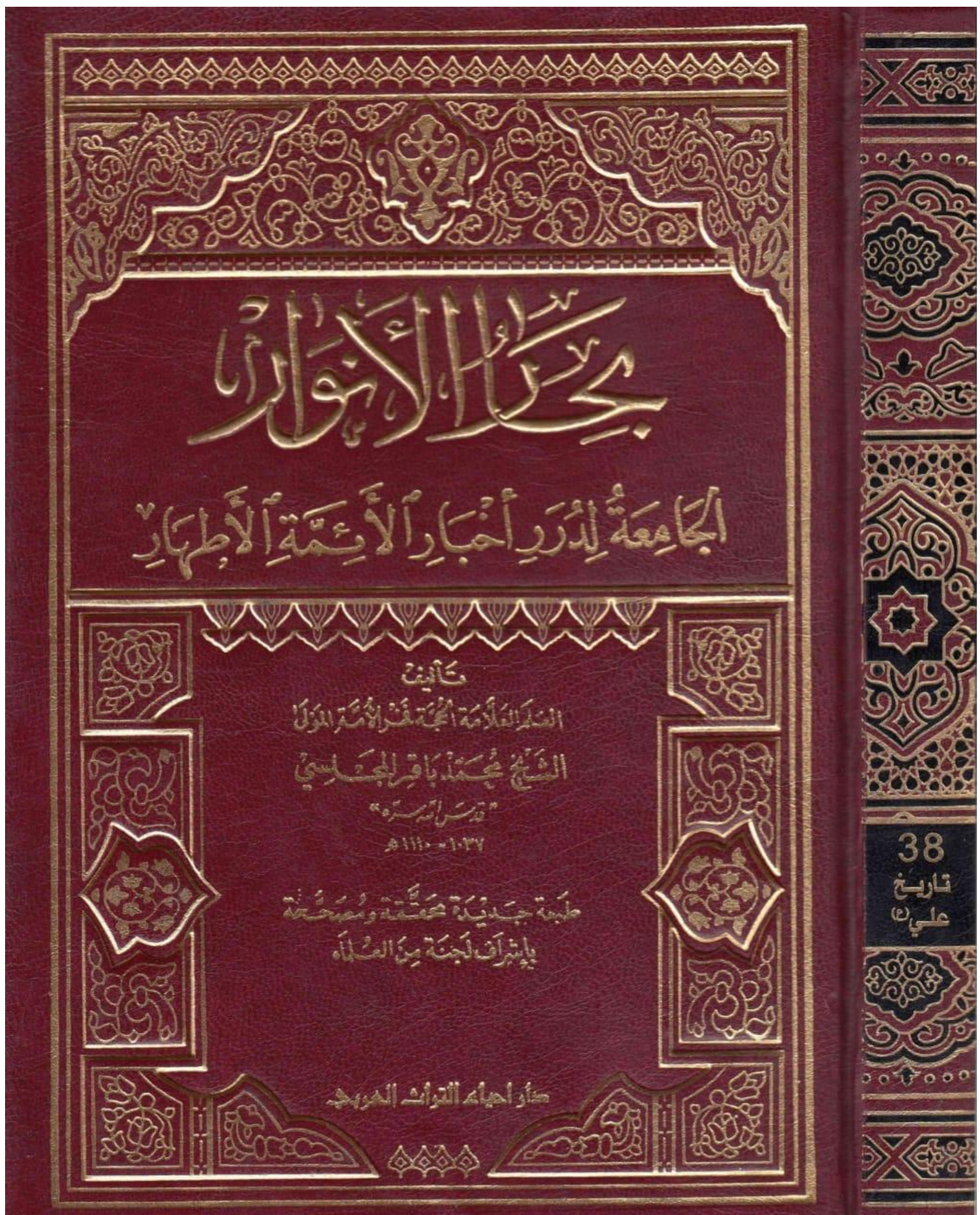
عن سيف بن عميرة، عن سليمان بن جعفر النخعي، عن محمد بن مسلم وغيره، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام، قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن خيار العباد، فقال: الذين إذا أحسنوا استبشروا، وإذا أساءوا استغفروا، وإذا أُعطوا شكروا، وإذا ابتلوا صبروا، وإذا غضبوا غفروا.

٥ — **حدثنا** محمد بن موسى بن المتوكل رحمه الله، قال: حدثنا علي بن الحسين السعد آبادي، عن أحمد بن أبي عبد الله البرقي، عن أبيه، عن زرعة، عن سماعة بن مهران، عن الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه عليهما السلام، أنه قال: أيما مسافر صلى الجمعة رغبة فيها وحباً لها، أعطاه الله عز وجل أجر مائة جمعة للمقيم.

٦ — **حدثنا** محمد بن علي رحمه الله، عن عمه محمد بن أبي القاسم، عن محمد ابن علي الكوفي، عن محمد بن سنان، عن زياد بن المنذر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: المخالف على علي بن أبي طالب بعدي كافر، والمشرك به مشرك، والمحب له مؤمن، والمبغض له منافق، والمقتفي لأثره لاحق، والمحارب له مارق، والراد عليه زاهق، علي نور الله في بلاده، وحجته على عباده، علي سيف الله على أعدائه، ووارث علم أنبيائه، علي كلمة الله العليا، وكلمة أعدائه السفلى، علي سيد الأوصياء، ووصي سيد الأنبياء، علي أمير المؤمنين، وقائد الغر المحجلين، وإمام المسلمين، لا يقبل الله الإيمان إلا بولايته وطاعته.

٧ — **حدثنا** محمد بن القاسم، قال: حدثنا يوسف بن محمد بن زياد وعلي ابن محمد بن يسار[١]، عن أبويهما، عن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى ابن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام، عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لبعض أصحابه ذات يوم: يا عبد الله، أحبب في الله وأبغض في الله، ووال في الله، وعاد في الله، فإنه لا تنال ولاية الله إلا بذلك، ولا يجد رجل طعم الإيمان وإن كثرت صلاته وصيامه حتى يكون كذلك، وقد صارت مؤاخاة الناس يومكم هذا أكثرها في الدنيا، عليها يتوادون، وعليها يتباغضون، وذلك لا يغني عنهم من الله شيئاً. فقال له: وكيف لي أن أعلم أني قد واليت وعاديت في الله عز وجل، فمن وليّ الله عز وجل حتى أواليه، ومن عدوه حتى أُعاديه؟ فأشار له رسول الله صلى الله عليه وآله إلى علي عليه السلام، وقال: أترى هذا؟ فقال: بلى. قال: وليّ هذا

(١) وفي نسخة ثانية: سيار.


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى
الشيخ محمد باقر المجلسي
"قدس الله سره"
١٠٣٧ - ١١١٠ هـ
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
دار احياء التراث العربي
38
تاريخ
علي ع

٦١
﴿باب﴾
✿ (جوامع الاخبار الدالة على امامته من طرق الخاصة والعامة) ✿

١ ـ **لى** : ابن سعيد الهاشمي ، عن فرات ، عن محمد بن علي بن معمر ، عن أحمد بن علي الرملي ، عن محمد بن موسى ، عن يعقوب بن إسحاق ، عن عمرو بن منصور ، عن إسماعيل بن أبان ، عن يحيى بن أبي كثير ، عن أبيه ، عن أبي هارون العبدي ، عن جابر بن عبدالله الأنصاري قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله علي بن أبي طالب عليه السلام أقدم اُمتي سلماً وأكثرهم علماً وأصحهم ديناً وأفضلهم يقيناً وأحلمهم حلماً وأسمحهم كفاً وأشجعهم قلباً ، وهو الإمام والخليفة بعدي (١).

٢ ـ **لى** : أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي بن يحيى ، عن أبي بكر بن نافع ، عن اُمية بن خالد ، عن حماد بن سلمة ، عن علي بن زيد ، عن علي بن الحسين ، عن أبيه ، عن جده عليهم السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : ياعلي والذي فلق الحبة وبرىء النسمة إنك لأفضل الخليقة بعدي ، يا علي أنت وصيي وإمام اُمتي ، من أطاعك أطاعني ومن عصاك عصاني (٢).

٣ ـ **لى** : ما جيلويه ، عن عمه ، عن محمد بن علي الكوفي ، عن محمد بن سنان ، عن زياد بن المنذر ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : المخالف على علي بن أبي طالب بعدي كافر ، و المشرك به مشرك ، و المحب له مؤمن ، والمبغض له منافق ، والمقتفي لأثره لاحق ، والمحارب له مارق ، والراد عليه زاهق ، علي نور الله في بلاده و حجته على عباده ، علي سيف الله على أعدائه و وارث علم أنبيائه : علي كلمة الله العليا و كلمة أعدائه السفلى ، علي سيد الأوصياء ووصي سيد الأنبياء ، علي أمير المؤمنين و

(١) أمالي الصدوق : ٦ .
(٢) » » : ٩ .

[redacted]

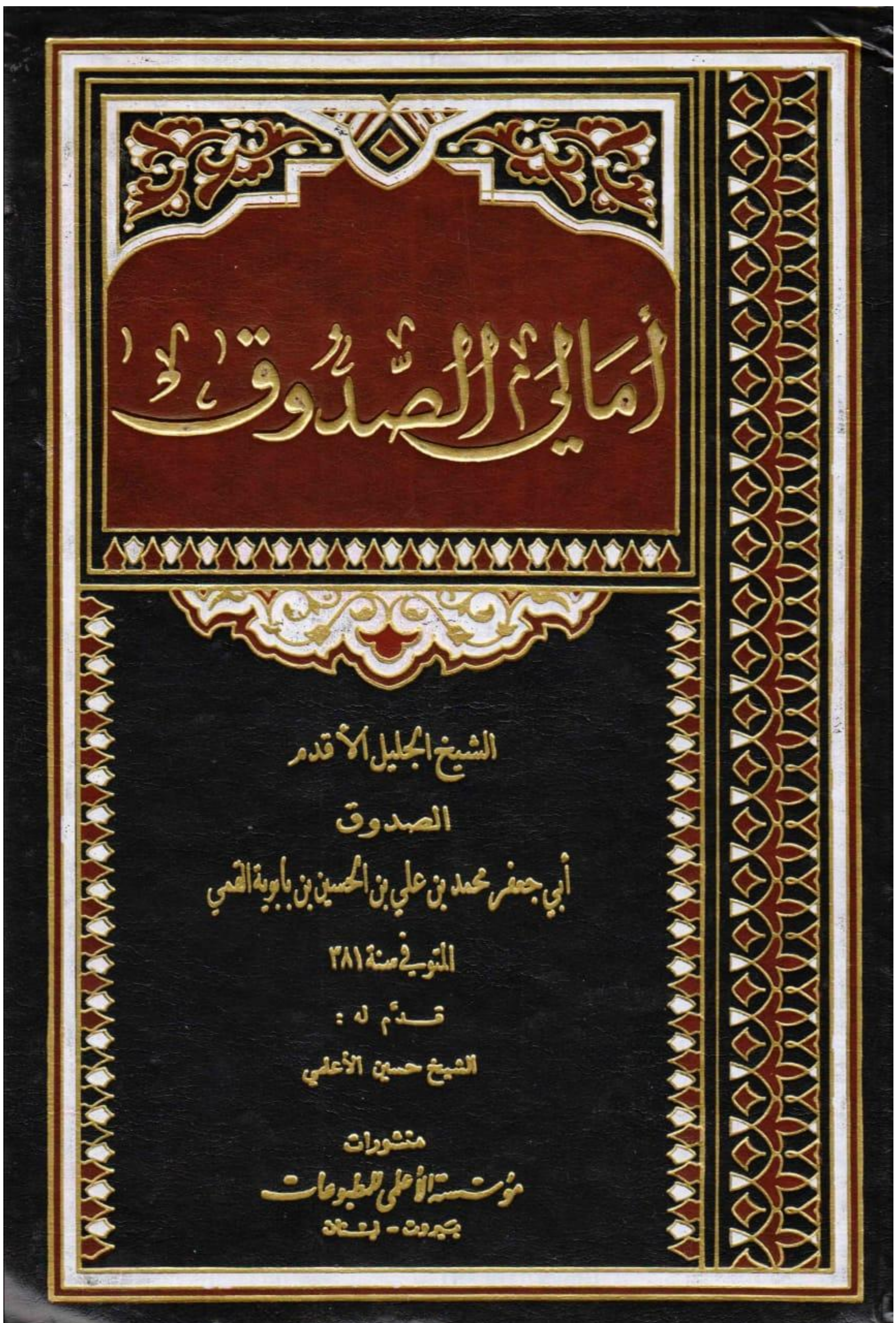
قائد الغر المحجلين و إمام المسلمين ، لايقبل الله الإيمان إلا بولايته وطاعته (١).

قال امام باقر سلام اللہ علیہ یا جابر:

فاذا ورد علیک یا جابر شی من امرنا فلان له قلبک فاحمد اللہ وان انکرۃ فردہ الینا اہل بیت ولا تقل کیف جاء ہذا و کیف کان فان ہذا واللہ ہوالشرک بااللہ العظیم

اے جابر!!! جب بھی تمہارے پاس ہمارے فضائل و کمالات سے متعلق کوئی حدیث پہنچے اور تمہارا دل اس کو نرمی سے مان لے تو اللہ کی حمد بجالاؤ اور اگر نہ مانے تو اس کو ہماری طرف لوٹادو اور ایسا نہ کہو، یہ حدیث کیوں کر اور کیسے ہو سکتی ہے۔

ایسا کہنا اللہ کی قسم شرک بااللہ عظیم ہے۔


أمالي الصدوق
الشيخ الجليل الأقدم
الصدوق
أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي
المتوفى سنة ٣٨١
قدم له :
الشيخ حسين الأعلمي
منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

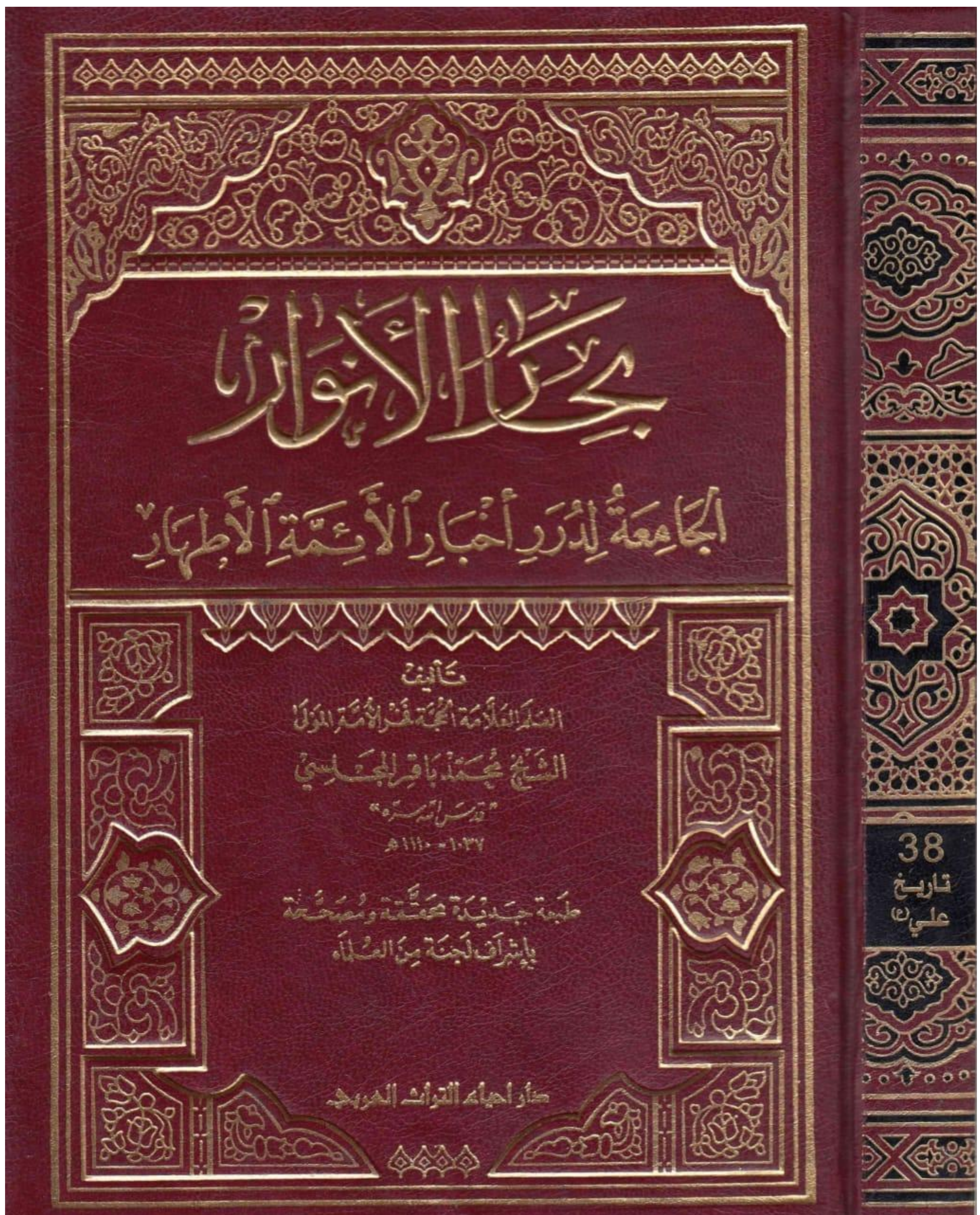
عن سيف بن عميرة، عن سليمان بن جعفر النخعي، عن محمد بن مسلم وغيره، عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر عليه السلام، قال: سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن خيار العباد، فقال: الذين إذا أحسنوا استبشروا، وإذا أساءوا استغفروا، وإذا أُعطوا شكروا، وإذا ابتلوا صبروا، وإذا غضبوا غفروا.

٥ — **حدثنا** محمد بن موسى بن المتوكل رحمه الله، قال: حدثنا علي بن الحسين السعد آبادي، عن أحمد بن أبي عبد الله البرقي، عن أبيه، عن زرعة، عن سماعة بن مهران، عن الصادق جعفر بن محمد، عن أبيه عليهما السلام، أنه قال: أيما مسافر صلى الجمعة رغبة فيها وحباً لها، أعطاه الله عز وجل أجر مائة جمعة للمقيم.

٦ — **حدثنا** محمد بن علي رحمه الله، عن عمه محمد بن أبي القاسم، عن محمد ابن علي الكوفي، عن محمد بن سنان، عن زياد بن المنذر، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: المخالف على علي بن أبي طالب بعدي كافر، والمشرك به مشرك، والمحب له مؤمن، والمبغض له منافق، والمقتفي لأثره لاحق، والمحارب له مارق، والراد عليه زاهق، علي نور الله في بلاده، وحجته على عباده، علي سيف الله على أعدائه، ووارث علم أنبيائه، علي كلمة الله العليا، وكلمة أعدائه السفلى، علي سيد الأوصياء، ووصي سيد الأنبياء، علي أمير المؤمنين، وقائد الغر المحجلين، وإمام المسلمين، لا يقبل الله الإيمان إلا بولايته وطاعته.

٧ — **حدثنا** محمد بن القاسم، قال: حدثنا يوسف بن محمد بن زياد وعلي ابن محمد بن يسار[1]، عن أبويهما، عن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى ابن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام، عن أبيه، عن آبائه عليهم السلام، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لبعض أصحابه ذات يوم: يا عبد الله، أحبب في الله وأبغض في الله، ووال في الله، وعاد في الله، فإنه لا تنال ولاية الله إلا بذلك، ولا يجد رجل طعم الإيمان وإن كثرت صلاته وصيامه حتى يكون كذلك، وقد صارت مؤاخاة الناس يومكم هذا أكثرها في الدنيا، عليها يتوادون، وعليها يتباغضون، وذلك لا يغني عنهم من الله شيئاً. فقال له: وكيف لي أن أعلم أني قد واليت وعاديت في الله عز وجل، فمن وليّ الله عز وجل حتى أواليه، ومن عدوه حتى أُعاديه؟ فأشار له رسول الله صلى الله عليه وآله إلى علي عليه السلام، وقال: أترى هذا؟ فقال: بلى. قال: وليّ هذا

(١) وفي نسخة ثانية: سيار.


بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار
تأليف
الشيخ محمد باقر المجلسي
طبعة جديدة محققة ومصححة
بإشراف لجنة من العلماء
38
تاريخ
علي

٦١
«باب»
(جوامع الاخبار الدالة على امامته من طرق الخاصة والعامة)

١ ـ **لى** : ابن سعيد الهاشمي ، عن فرات ، عن محمد بن علي بن معمر ، عن أحمد بن علي الرملي ، عن محمد بن موسى ، عن يعقوب بن إسحاق ، عن عمرو بن منصور ، عن إسماعيل بن أبان ، عن يحيى بن أبي كثير ، عن أبيه ، عن أبي هارون العبدي ، عن جابر بن عبدالله الأنصاري قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : علي بن أبي طالب عليه السلام أقدم اُمتي سلماً وأكثرهم علماً وأصحهم ديناً وأفضلهم يقيناً وأحلمهم حلماً وأسمحهم كفاً وأشجعهم قلباً ، وهو الإمام والخليفة بعدي (١).

٢ ـ **لى** : أحمد بن محمد ، عن محمد بن علي بن يحيى ، عن أبي بكر بن نافع ، عن اُمية بن خالد ، عن حماد بن سلمة ، عن علي بن زيد ، عن علي بن الحسين ، عن أبيه ، عن جده عليهم السلام قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله يقول : ياعلي والذي فلق الحبة وبرىء النسمة إنك لأفضل الخليقة بعدي ، يا علي أنت وصيي وإمام اُمتي ، من أطاعك أطاعني ومن عصاك عصاني (٢).

٣ ـ **لى** : ما جيلويه ، عن عمه ، عن محمد بن علي الكوفي ، عن محمد بن سنان ، عن زياد بن المنذر ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله : المخالف على علي بن أبي طالب بعدي كافر ، و المشرك به مشرك ، و المحب له مؤمن ، والمبغض له منافق ، والمقتفي لأثره لاحق ، والمحارب له مارق ، والراد عليه زاهق ، علي نور الله في بلاده و حجته على عباده ، علي سيف الله على أعدائه و وارث علم أنبيائه : علي كلمة الله العليا وكلمة أعدائه السفلى ، علي سيد الأوصياء ووصي سيد الأنبياء ، علي أمير المؤمنين و

(١) أمالي الصدوق : ٦ .
(٢) » » : ٩ .

[redacted]

قائد الغرّ المحجّلين و إمام المسلمين ، لايقبل الله الإيمان إلّا بولايته وطاعته (١).

مرسل۔ (راوی کہتا ہے) پھر امامؑ نے فرمایا وہ شخص اپنا سکتا ہے جسے میں امتحان شدہ مومنین میں افضل پاتا ہوں۔

حدیث ⑨ حدّثنا أحمد بن الحسين بن سعيد، عن أبيه، عن منصور بن يونس، عن أبي بصير، عن أبي عبدالله عليه السلام قال: حديثنا صعب مستصعب ذكوان أمرد مُقَنَّع). قال: قلت: فسّر لي جعلت فداك قال: ذكوان ذكيٌّ أبداً قلت: (أمرد)؟ قال: طريٌّ أبدا. قلت: مقنّع؟ قال: مستور.

ابوبصیر نے روایت کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب ذکوان، امرد، مقنع ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؑ پر قربان جاؤں! وضاحت سے مجھے بتائیے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ذکوان سے مراد زود فہم ہے۔ میں نے کہا امرد سے مراد؟۔ فرمایا ہمیشہ تازہ وخوشگوار۔ میں نے کہا مقنع؟۔ فرمایا مستور ڈھانپی ہوئی۔

حدیث ⑩ حدثنا عبدالله بن محمد عن محمد بن الحسين عن عبدالرحمن بن ابي هاشم عن عمرو بن شمر (عن جابر) عن ابي جعفر عليه السلام قال ان حديثنا صعب مستصعب (اجرد) ذكوان وعر شريف كريم فاذا سمعتم منه شيئا ولانت له قلوبكم (فاحتملتموه فاحمدوا) الله عليه و ان لم (تحتملوه) ولم تطيقوه فردوه إلى الامام العالم من آل محمد صلى الله عليه وآله فانما الشقي الهالك الذي يقول والله ما كان هذا ثم قال يا جابر ان الانكار هو الكفر بالله العظيم.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، اجرد، ذکوان اور شریف کریم ہے جب تم اس میں سے کچھ سنو اور تمہارے دل اس کی طرف مائل

ہوتے ہوں تو اس کو اپنا لو اور اللہ کی حمد بجالاؤ اور اگر تمھارے دل اس کے متحمل نہ ہوں تو آل محمدؐ کے کسی عالم امامؑ کی طرف لوٹا دو۔ (پھر فرمایا) برباد ہونے والا اور بدبخت ہے وہ شخص جو کہتا ہے: اللہ کی قسم! یہ حدیث تو ہے ہی نہیں۔ پھر فرمایا: اے جابر! ہماری حدیث کا انکار کرنا اللہ کا انکار کرنا ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا احمد بن ابراهيم عن اسمعيل بن (مهران) عن عثمان بن جبلة عن ابى الصامت قال(قال) ابو عبدالله عليه السلام (ان) حديثنا صعب مستصعب شريف كريم ذكوان ذكى وعر لايحتمله ملك مقرب ولا نبى مرسل ولا مؤمن ممتحن قلت فمن يحتمله (جعلت فداك) قال من شئنا ياابا الصامت قال ابو الصامت فظننت ان لله عبادا هم افضل من هؤلاء الثلثه.

ابی صامت نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہماری حدیث صعب، مستصعب، شریف کریم، ذکوان اور واضح ہے اسکا متحمل نہ ہی ملک مقرب ہوسکتا ہے اور نہ ہی نبی مرسل اور نہ ہی مومن ممتحن۔ (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر کون اپنا سکتا ہے؟۔ فرمایا: اے ابوصامت! جسے ہم چاہیں۔ ابوصامت نے کہا: میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے کچھ بندے ان تینوں (یعنی ملک مقرب، نبی مرسل اور مومن ممتحن) سے افضل ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا احمد بن (الحسين) عن احمد بن ابراهيم عن محمد بن جمهور عن احمد بن محمد بن ابى نصر عن عيسى الفراء عن ابى الصامت قال سمعت ابا عبدالله ع يقول ان من حديثنا مالا يحتمله ملك مقرب ولا نبى مرسل ولا عبد مؤمن قلت فمن يحتمله قال نحن نحتمله.

ابوصامت نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: ہماری حدیث کا متحمل نہ ہی ملک

نتیجہ

اوپر جتنے بھی حوالاجات تفاسیر واحدیث معصومؑ سے میں نے پیش کیے ان سب سے چند باتیں ثابت ہوتی ہیں وہ یہ ہیں۔

- آل محمدؐ کی احادیث کا انکار کرنے والا مشرک ہے۔
- آل محمدؐ کو چھوڑ کر کسی اور کی اطاعت کرنے والا یا دین لینے والا مشرک ہے۔
- آل محمدؑ کی ولایت میں کسی کو شریک کرنے والا یا ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والا مشرک ہے۔
- دین میں قیاس کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔
- آئمہؑ کو چھوڑ کر کسی کو امام ماننے والا مشرک ہے۔
- آل محمدؑ کی ولایت کے مقابلے میں کسی اور کی ولایت لانے والے مشرک ہیں۔
- آل محمدؐ کے القابات کو اپنے ساتھ لگانے والا مشرک ہے۔

بہت شکریہ

مہدی حسن بھائی کا اور فیضان علوی بھائی کا ان دونوں نے بہت مدد کی یہ کتاب لکھنے میں مولا آپ دونوں کے علم میں مزید اضافہ فرمائیں اور ہم سب کو مولا کی معرفت نورانیہ عصا فرمائیں۔

مزید کچھ کتابیں میں نے بنائی ہے مومنین سے گزارش ہے کہ اسکا بھی مطالعہ کریں۔ لنک دے رہا ہوں کتاب کے وہاں سے ڈاونلوڈ کرلیں۔ تمام کتب سکین پیجز کے ساتھ بنائی گئی ہیں۔

1۔ علیؑ رب

http://www.mediafire.com/file/unsc73zixeobe9t/%25D8%25B9%25D9%2584%25DB%258C_%25D8%25B1%25D8%25A8.pdf/file

2۔ اناصلاۃ المومنین (تشہد پر سکین پیجز کے ساتھ مفصل کتاب)

http://www.mediafire.com/file/d89ll4wp0n137pv/%25D8%25A7%25D9%2586%25D8%25A7_%25D8%25B5%25D9%2584%25D8%25A7%25D8%25A9_%25D8%25A7%25D9%2584%25D9%2585%25D9%2588%25D9%2585%25D9%2586%25DB%258C%25D9%2586%25D8%258C%25D8%25AA%25D8%25B4%25DB%2581%25D8%25AF.pdf/file

3۔ دروازہ سیدہؑ

http://www.mediafire.com/file/9bu0hljt3zzqu55/%25D8%25AF%25D8%25B1%25D9%2588%25D8%25A7%25D8%25B2%25DB%2581_%25D8%25B3%25DB%258C%25D8%25AF%25DB%2581_%25D8%25B5.pdf/file

4۔ فدک

http://www.mediafire.com/file/vd6pnmqls9g7tzx/fidaq.pdf/file

5۔ شیخین کا فرار

http://www.mediafire.com/file/6z4l715heyajgy5/sheikhan_ka_faraar%2528Ali%2529.pdf/file

6۔ آل اللہ

http://www.mediafire.com/file/8t859pmhb8zme7x/%25D8%25A2%25D9%2584_%25D8%25A7%25D9%2584%25D9%2584%25DB%2581.pdf/file